

کتاب عجیب و غریب سی

ملفوظ العجیب است

مؤلفہ

جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب ساکن
نوٹ تار ضلع اندور ملخص بطالب غلام حضرت
شاہ غلام جیلانی صاحب قند قادری ظہیر

بفرمائش

جناب صاحب علی صاحب برادر دینی مصنف

بدار طبع فنون واقع پھر گھڑی حیدر آباد کرن طبع شد



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد ہے خلاقِ اکبر کے لئے
وہ خدا ہے ذاتِ جبکی بے زوال
وہ بنی ہے جو حبیب اللہ کا
وہ شہ ہے پاک جس کی شان ہے
ہے خدائے نور اور بنی نور خدا
ہی خلاصہ یہ ہے میرے تمہید کا
دور جب پردہ دوئے کا ہو گیا
آپ ہے مجنون کہیں لیلیٰ کہیں
آپ حامد آپ ہے محمود ہے
ہے کہیں طالب کہیں مطلوب ہے
آپ ہی ناظر ہے اور منظور ہے
دورے دورے میں وجود ذات ہے
آب اور قطرہ صفت اور ذات ہے
شمع کا رستہ دام و مہنی
بے نشان ہے جب نشان حمد و

نعت ہے حضرت پیمبر کے لیے
بے چگونہ بے نمونہ بے مثال
قاصد و مقصود الا اللہ کا
وہ بنی لولاک جس کی شان ہے
ہے ناظر اور یہ منظور ہے
کہل گیا عقدہ یہاں تو حیر
ورد ذکر کو توئی کا ہو گیا
آپ ہے واسق کہیں عذر کہیں
آپ قاصد آپ ہے مقصود ہے
ہے کہیں راغب کہیں مرغوب ہے
آپ ہے ذکر ہے اور مذکور ہے
انفس و آفاق بود ذات
موج اور دریا صفت اور ذات
یہاں نہیں اصلاً مقام دم
ختم کرتا ہوں بیان حمد و

ہوں درو دین اور علما میں بیشمار
اور اون کے آل و اصحاب پر
رمز و حدت کو عیان کرتا ہوں نہیں

سہ و در عالم بہ تار و زریہ شمار
اور حضرت کے تمام احباب پر
حال کچھ اپنا بیان کرتا ہوں نہیں

سبب لطیف مثنوی

مثنوی کی بوجھ سے تسلیم ہے
ہر سہ حضرت کی صحبت کا اثر
دل جو چہشتاد ہی چہتا ہوں میں
دل سے جو باتیں سنا کرتا ہوں نہیں
ایک دن دل لئے کھا بچکو عزیز
پیر و مرشد کی حضور سی میں رہا
ہے اگر واقف تو ہو واقف بیان
کہہ تو خالات اور عادات آپ کے
اس لیے اب کچھ بیان کرتا ہوں نہیں
سرگذشت اپنی بیان کرتا ہوں نہیں

خاص فیض حضرت تسلیم ہے
ورنہ یہ فیضان اور میں بے خبر
دل جو کہہ سکتے وہی کہتا ہوں میں
خامہ فرسائی کیا کرتا ہوں میں
کس تصور میں ہے تو لے لے تیر
کیا ہوا حاصل کہ دودھی میں رہا
کہ خاتم سب مدعی مقف بیان
کچھ تو ظاہر کر کمالات آپ کے
امر و نہی کو عیان کرتا ہوں میں
کیون نہان رکھوں عیان کرتا ہوں نہیں

سرگذشت مصنف

شکر ہے اللہ کا اے دوستو
میں و با بی نام کو مشہور تھا
تہا لکھا قسمت میرے جس قدر
پر پہلائی تھے مری منظور رب
گلشن آباد اش کا بے تازہ لقب
مقصود ہے سرکار ہے گلزار ہے
ہے وہ گلشن کی بہت دلکش ہو

دل لگا کر ماجرا میرا سنو
اور تمیز نیک و بد سے دور تھا
عمر اک گذری رہا میں بے خبر
ہو گیا سبدک کو آنے کا سبب
اور وہاں کے رہنے والی گل ہیں
راحت جان نہ بہت انظار ہے
خوش فزا ہے خوش نما ہے خوش ہوا

جو وہاں آتا ہے پھر جاتا ہے
پیش آیا جو سب سے مومنو

جو وہاں چہ ہوتا ہے گر جانا نہیں
عالم رویا کی کیفیت سنو

کیفیت رویت

کہ ہو وہی غفلت سی بیداری عجیب
یا فرشتوں کی لگی ہاتھوں سے سخی
شرق سے تا غرب تھے پیٹے ہوئے
اک تماشا اگیا مجھ کو نظر
آئے اور لیٹے رشن سے حجاب
ہو گئے بے پوش سارے لے گمان
دیکھتا تھا کہ آنکھیں کھل گئی
وہ تجلی وہ اوجالا اور وہ نور
تھا پریشان جی دل بیتاب سے
پھر تماشا دوسرا ہوا یا نہیں
دل گواہی مجھ کو بیعت کی دیا
تھا وہ بیعت کا اشارہ ہر
پیر و مرشد کی ہدایت طالبو
بے تصنع صاف کرتا ہوں بیان
تا ہوں سب کو خواہش را خدا
میں جو لکھا ہوں وہ آنکھوں دیکھیں
مرشد موصوف کا دامن ہونہیں
طالب را خدا ہمارا ہوں
مفت یہ موتی ہیں چن لو طالبو

دیکھا میں اک رات پیر و پانچب
ہتی رشن اک مشرق و مغرب بند ہی
ہتی ہزار و مردمان بکڑے ہوئے
میں بھی جا پکڑا او سے مضبوط تر
آسمان سے آفتاب اور ماہتاب
اور گرے آکر زمین پر ناگھسان
پر تھے مرد و دہ رشن تہا بنے ہوئے
جو طرف دیکھا نہ دیکھا وہ ظہور
ہو گیا بیدار جب میں خواب سے
وہ تماشا تو نظر آیا نہیں
ہتی جو وہ جبل المتین کبریا
تھا وہ رحمت کا بشارت
اب سنو احوال بیعت طالبو
پیر کے اوصاف کرتا ہوں بیان
اس بیان سے ہے یہ میرا اندھا
اور میرے پیر و مرشد ملین
حالتوں سے آپ کی واقف ہون
شاہد ابواب ہدایت باز ہوں
مختصر احوال رشن لو طالبو

درسیاس فیض اساس حضرت پیر و مرشد طائفہ

پیر و مرشد سالک راہ خدا
شیخ کامل صاحب شرع و طریق
غنیہ وحدت بین میرے راہبر
صُن حال اُنکے ہمدوش لقا
حالت اُن کی غیریت سے دور ہے
حال ادن کا خلیق پر ظاہر نہیں
چشم سے بیدار دل ہشیار ہے
اللہ اللہ عارف کامل ہیں وہ
جن کے دیکھے سے خدا آتا ہے یاد
بین تصوف و بیچ وہ عالی مقام
سلسلہ سے قادریہ آپ کا ہے
پیر و مرشد بین میرے روشن ضمیر
پیر و مرشد بین میرے دریاغ فیض
رہنمے گریبان قطب زمان
آپ کا فیضان ہے ایسا بسیط
ذی معارف ذی کرم ذی جود
رات دن ذکر خدا کرتے ہیں آپ
جو خیالات آپ کے ہیں اور ہیں
گرچہ وہ کرتے ہیں دنیا کے کلام
مثنوی مولوی معنوی سے
آن خیا لاتی کہ دایم اولیاست

شاہ جیلانی دُر بحسبہ صفا
معتقد بین جن سے وہ دونوں لیا
گلشن کثرت بین میرے راہبر
ابرین پوشیدہ ہو جو ن آفتاب
عنایت ہر حال میں منتظر ہے
کوئی اُن کے حال سے ماہر نہیں
ہر جگہ ہر وقت ذکر یار ہے
اللہ اللہ سالک واصل ہیں وہ
جان و دل کا دعا آتا ہے یاد
بین محقق اور صوفی لا کلام
حق پرستی ہے رویہ آپ کا
عاصیون اور بکیون کے تذکیر
رہنمے مردم جو یاے فیض
سالک مجذوب ظاہر و نہان
نور ہے خورشید کا جیسا محیط
عارف باللہ و عالی جو صلہ
دل کے کاموں میں رہا کرتے ہیں آپ
وہ جو حالات آپ کے ہیں اور ہیں
پر خدا کے ساتھ ہیں سب اُنکے کام
دیکھ لو دینی گواہی ہے قوس
عکس مہر دیان بستان خداست

لیک جب آتے ہیں خدمتین تمام
 بائیں کرتے ہیں خدا کی راہ کے
 ہے بیان میں ادن کے تقریر اور حدیث
 جب غزل کہتے ہیں دل کے حال پر
 شوق سے آتی ہیں جو حضرت کے پاس
 چہوڑاں قدموں کو جاسکتے نہیں
 جس جگہ تعلق لائے ہیں جناب
 سے سراپا نور کا جلوہ دمان
 جس جگہ آتے ہیں اقدام آپ کے
 ذکر سے سرور ہوتی ہے زمین
 فخر کرتی ہے زمین دور پر ہوا
 ہوتا ہے رحمت کا اس جابر نزل
 ہے موثر آپ کا ایسا کلام
 حق ہے تحریک و توقف آپ کا
 معرفت کیشی بہت ہے آپ میں
 عاقبت اندیش خیر اندیش ہیں
 مخزنِ فطرت ہیں میرے رہنما
 ذمیِ مردت ہیں میرے روشن ضمیر
 اور سخاوت آپ کی مشہور ہے
 خسرو ملک ولایت آپ ہیں
 زہد و تقویٰ اور وظائف نام ہے
 گرچہ دل لاکھوں ہیں یہ دل اور ہے

دن کے برلائے ہیں سب دلی مرام
 اور اذکار اولیاء اللہ کے
 ہے زبان پر او کی تغیر اور حدیث
 جی فد ہوتا ہے او کی قال پر
 بہول جاتی ہیں وہ اپنی بہوک بیاس
 حرفِ رحمت منہ پہلا سکتے نہیں
 وہ جگہ ہوتی ہے ایسی خفیہ سیاب
 سے عیان کہ طور کا جلوہ دمان
 ایک رونق ہے برستی اس جگہ
 نور سے سمور ہوتی ہے زمین
 ہیں کہ ہوں اب جلسے ذکر و ادگر
 مشک ہو جاتی دمان کی خاک بہول
 ہے اثر کرتا دلون میں لا کلام
 اور بہانہ ہے تصرف آپ کا
 وحدت اندیشی بہت ہے آپ میں
 شاہِ معنی صورتِ درویش ہیں
 معدنِ حکمت ہیں میرے رہنما
 ذمیِ قوت ہیں میرے روشن ضمیر
 جمع کر رکھنا تو کو سون و ور ہے
 منظرِ کثافت و کرامت آپ ہیں
 دید سے اور دم سے دل سے کام ہے
 راستہ یہہ اور منزل اور ہے

ان زہ علم حقیقت حاصل
خوش مزاج و خوش مل و خوش رنگ بن
آپ میں ہے علم کا جو ہر عجیب
کوئی جاہل اگرے گر جاہلی
سن کے حضرت سے لطافت کے کلام

آپ کی مشہور تر ہے فاضلی
پر یہ سب میں معرفت کے دہنگ بن
غور سے دیکھا ہوں میں رکھر قیاس
شک سے کرتا ہے حاصل خوش دلی
چہرہ دیتا ہے جہالت کے کلام

حکایت

ایک نے حضرت سے آنکر ارکی
پوچھا اس کا بھی کچھ بیجا تھا
اس کی فہمائش کئے ہر طرح سے
تھا جو کج فہمی سے وہ نیزنگ دل
کچھ سمجھتا ہی نہ تھا مرد جوہر ل
دو بجی سے باج تک تقہیم سم تہ
کج مزاجی سے نہ رنجیدہ ہوئے
اہل محفل ہو گئے مجبور رجب
عصر کا نزدیک عرصہ آگیا
نہر جو کج بختی کے فہمائش میں تھے
باجوہر اسکی کہ وہ جاہل مزاج
وقت حضرت کا لحاظ اوسکو نہ تھا
آخر شش کچھ دن رہا باقی عزیز
اپنی کج بختی پہ قائل ہو گیا
اہل محفل حیرت آگین ہو گئے

حجت اس کی جان کو بے زار کی
پر مسائل تھی کہ وہ سمجھا تھا
اور جواب اس کو دئی ہر طرح سے
اہل محفل ہو گئے سب تنگ دل
دل ہوئی سب اہل محفل کے ملول
کیا مزاج حضرت تسلیم تھے
حلم کے میزان میں سنجیدہ رہے
عرض یوں کرنے لگے حضرت سب
ناستے کا وقت بھی جا تا رہا
ہاں چلا کہتے مگر اُسے نہ تھے
چہرہ کر بیٹھا تھا اپنے کام و کاج
تنگ ہٹ دہرمی سے لوگوں کو کیا
حب کہین پیدا ہوا اس کو تمیز
اور قد سبوسی پر مائل ہو گیا
کیونکہ تھا یہ علم حکمت کے لئے

حکم حضرت کا کیا وہ کام آج
 ورنہ نہ تہا حجت سے ایمان کو زوال :-
 اور عبادت آپ کی مشہور ہے
 کوئی جیب بیمار ہو جائے جہان
 بے تسلی کے سخن کرتے نہیں
 ہر کے خوش بیمار کہتے کہ آج
 فقیر حضرت کے یہ عادات ہیں
 حق تعالیٰ چھپہ جب رحمت کیا
 ایک مدت نہ تہا میں آشفتم نفس
 موت ہی آگئی خبر داری نہیں
 اعتبار زندگے سو ہوم مے
 نیند میں غفلت کے کہا سوتا ہے تو
 منکر کا کیا تجھ کو سر نہا یہ نہیں
 بیربانی سے ہے یہ دل کی مراد
 گو وسیلہ تو نے پیدا کر لیا
 خیر اب بے کچھہ تو اپنی فکر کر :-
 دل کے کہنے پر بھی گما ہی رہے
 ہو گئی توفیق حق جب دستگیری
 میرے مولا میرے مادی میرے پر
 کچھہ لقصوف دیکھ لے میری سے تو
 ستون سے اجزا حضور ستانکی دیکھ
 پہلے واقف علم حق دانی سے ہو

کہ ہوا جاہل کا خیر انجام آج
 پر رکھا محفوظ فضل ذوالجلال
 کہ خدا والوں کا یہ دستور ہے
 آپ خود لفت لہاتے ہیں وہاں :-
 فکر و غم میں مرتہن کرتے نہیں
 ہو گیا میرا صحیح سالم مزاج
 کیا لکھوں میں جس قدر حالات ہیں
 الغرض حضرت سے میں بیعت کیا
 ایک دن دل نے کھا اسے بوالہوس
 کون ہے تو اپنی ہشیاری نہیں
 بے وفائی عمر کے معلوم ہے
 وقت کو کیوں راہیگان کہوتا ہے تو
 پیر یا پیر خدا یا یا نہیں
 تا ہو طالب واصل رب العباد
 پیر را اللہ سے نا آشنا :-
 سبکہ مرشد سے خدا کا ذکر کر
 پیر ما دل کو خلش جا رہی وہے
 خواب میں لفت لہاتے میرے پر
 ہوں کئے ارشاد اسے غفلت پذیر
 پیغمبر ہوتا ہے کیوں اپنے سے تو
 جلوئی کیا کیا ہیں تھے جانان کو دیکھ
 تا عمل اس رہ کا آسانے سے ہو

اور سوا اس کے جو غزلین وہ جناب
 لکھ کے دیتی تھی کہ خوش آوار سے
 پوچھی مطلب اسکا مجھ سے جب حضور
 میں کہا واقف نہیں کیا بات ہے
 آپ نے اس وقت منگوایا کتب
 فصل حق سے جو سبق جاری ہوا
 پھر تو میں مسیت شراب شوق تھا
 پیرو مرشد کی وہ بتلانے کے لیے
 رہبر راہِ محبت ہو گئے دیو
 پیر میرے جان اور ایمان میں
 سچ تھا جو حق سے دوری کا ملا
 آفت و رنج و بلا سہتا رہا
 گرچہ مدت میری بی کاری ہے
 برق دم میں پیر کے چہرہ نہیں
 کیا کہوں کیا عشق ہے کیا بات ہے
 جب میں گلشن میں رہا اور گل ہوا
 آشنا سے آشنا نے کے رنگ
 دیکھتا تھا شوق بڑھتا تھا مرا
 جبکہ میں یہہ حال سے واقف ہوا
 پہنچا جب میں منزل مقصود کو
 تاکتے پھرنے لگے رنجن مجھے
 سبکدوش جب و سیر کرنے لگے

جس کا ہر پر شعر ہے لب لباب
 میں بڑھوں واقف ہی ہوں تاراز سے
 کیا ہے یہ سرمایہ لطف و سرور
 کچھ سمجھ سکتا نہیں یہ بات ہے
 جو حضورِ ستان ہے تصنیف جناب
 دل میں میرے ذکر حق جاری ہوا
 عاشقانہ دل میں میرے ذوق تھا
 شوق سے الہ کو پانی کے لیے
 دل سی غفلت کی سیاہی دھو گئے
 جن پر ہم سو جان سے قربان ہیں
 لطف مجھ کو اس حضورِ ی کا ملا
 پر حضورِ ی میں سدا رہتا رہا
 اسمانون سے بلا جاری ہے
 رخ حضورِ ی سے کبھی سوز نہیں
 کہ حضورِ ی چھوڑنا سکتا ہے
 بوی گل پہ دل مرا لبس ہوا
 رہزنوں سے راہ میں پیکار جنگ
 نفس پہلو سے اکھڑتا تھا میرا
 پیر کے حالات کا داصف ہوا
 اور کیا نابود اپنے بود کو
 کوہ و صحرا سا دکھا سکے مجھے
 صورتین وحشت کی بتلانے لگے

رہز نو لئی تہا بچے جنک وصال
 پیر و مرشد کی رہی مہر مدد
 شکر کرتا ہوں شکایت سے گذر
 ذائقہ تو حید کلمات آگیا
 بندہ محسوس محرم ہو گیا
 خدۂ عادات جناب مرشد
 اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا ہوں
 طالبو لکھتا ہوں رعیت کے صنو

پر نہ آیا ملک ایمان میں زوال
 ہو گئے سب دوسو سے بیچو وہ رد
 با تیر ہوں جب سے ہوں میں بیخبر
 راستہ امید کلمات آگیا
 زور دل سے سچ اور غم ہو گیا
 کتنی دیر یہ سر سر سے
 اور سائن اور جو سنتا ہوں میں
 سؤق سے دل سے محبت کے صنو

نقصات و تائیدات حضرت پیر و مرشد مدظلہ العالی

ایا جب اس سال میں ماہ صیام نکلتا
 آسمان پر تخی نظر سب کے محیط
 اس لیے دیکھا نہیں کوئی ہلال
 روزہ رکھے اور کبے روزہ رکھو
 نفل کی گویئے نیت کی ضرور
 ہم بھی اور سب معتقد روزہ رکھے
 دیکھئے اہل دلوں کی آکھے
 دوپہر گذرے پہ آئی یہ خبر
 اعتقاد اس امر میں درخواست ہے
 پیر و مرشد کے نصرت کو سنو
 عید و بچہ جو گذری حال میں
 پیر کو انشتیوں میں تہی ابرہتا
 ہر ہمارے رہنا ہے جستجو

بڑ بکلیا تہا لفرقہ در خاص و عام
 پیر ہوا تہا جو طرف بادل محیط
 پیر مرے مولاے فرخندہ خصال
 نفل کی نیت رکھو شک ل سے ہو
 کل خبر آوے گی رویت کی ضرور
 اہل بستی شک کئے اور رکھے
 غزہ ماہ مبارک ستاوت
 کہ ہلال ماہِ صوم آیا نظر
 حضرت دل کی گواہی راست ہے
 دیکھئے روشن ضمیری مو سنو
 ہما ملال اسکا ہی قبیل و قال میں
 سب نے عرفہ بخشنہ پر رکھا
 چار شنبہ کو کہیں عرفہ کرو

اور روزہ بھی رکھو چ کج سے
لوگ سب علم کے شا کی ہونی
پیر و مرشد کے محلہ والے سے
حکم کے موجب جس انتظام
وہ کئے سب جن کو تنہا ظہر مزید
بعد اکناف و جواب سے خیر
پیر کو رویت نہ نو کی ہوئے
سب گئے برجائیکید الہیہ
ہر طرف سے لوگ آئی اور کئے
سن کے یہ شا کی جو تہی نام ہوئے
یہہ لقصرف یہہ کراست دیکھئے
جلوہ مینمان ہوتے آپ ہین
لطف دنیا آپ ہین دین آپ ہین
یہہ مجازی ہے رسائی آپ کی
طالب خادم جو لکھا حال ہے
مین جو لکھتا ہوں یہ ملفوظ العجیب
خوش نصیبو دولت بیدار ہے
پیر و مرشد سے مرید بیعت کرو
یہ زمانہ اوریہ دولت دیکھئے

کہ تہم تاریخ درج کج سے
بے خیر تھے اس لئے شا کی ہونی
اور خادم اور مرید اہل طلب
چار شنبہ کو کئے غرضہ تمام
غرضہ پنجشنبہ کو اور جمعہ کو عید
اور بلدہ سے ہوئی یون ششہ
اور گواہی ایک سے سو کی ہوئے
چار شنبہ غرضہ پنجشنبہ کو عید
پنجشنبہ کو تو سم خطبہ کئے
نساد و خدم آپ کے خادم ہوئے
اہل باطن کی ہدایت دیکھئے
جان کرا سجان ہوتے آپ ہین
خود نمائی مین خدا ہین آپ ہین
ہے حقیقی خود نمائی آپ کی یہ
حالتین پچھلی ہین فی الحال ہے
مدعا ہے لوگ ہوں بیعت نصیب
نور ہے اور فیض کا دربار ہے
سفت حاصل دین کی دولت کرو
دین و دنیا کی صلوات دیکھئے

حکایت

صاحب عزت ہین باندہ پیر مرد
پیر و مرشد سے ہے اون کو اعتقاد

ایک ہین یعقوب صاحب پیر مرد
خوش طبیعت خوش مزاج و خوش نہاد

پاک دل میں صاف سینہ نیک خو
 منشی صاحب عمیر زائق العزیز
 صاحب علم و عمل میں حق شناس
 با سحرہ حال نیکو فال نگو
 پیر و مرشد پاس اک دن آگئے
 پیر و مرشد اسم تھے بتلار سے
 وہ سنے طالب اجازت کی مجھے
 پس اس عرصہ میں ضرورت کیلئے
 یاد کرتے راہ لے جاتے گئے
 پھر قضا را ایک جملہ اسم کا
 بس یہی تکرار کرتے کرتے سن
 اس سب جملہ جو کہ تھا بھولا ہوا
 جوشش دل سے اور عقیدے تمام
 دیکھنے کیا ہیں کہ از فیضان ہو
 جمیلے جو بھولے تھی وہ سکھادے
 جب باپٹ کر آئے سید کہ وہ سعید
 اور طالب سے ہی وہ ظاہر کیے
 اللہ اللہ دیکھیں کیا بات ہے
 ہشتالہ جو خدا کے دوست ہیں
 شتوی میں لکے ہیں مولانا روم
 صد ہزار اندر ہزار ان یک تن اند
 بدلوں کی دایا تین اور ہیں

واقعہ انکا عجیب ہے سنو
 ذی مروت ذی فتوت ذی تمیز
 نیک بنت نیک دل فطرت اساس
 نکتہ بین ہیں نکتہ دان ہیں نکتہ گو
 استیازت کوئی اساکے سے
 اتنے میں یعقوب صاحب آگئے
 پیر و مرشد نے اجازت دی ہے
 سنگا زید بی بیہ کو راہی ہوئے
 جی میں لذت اوسکی وہ ہانے لگے
 اس قدر بھولے کہ یاد آتا نہ تھا
 طے کئے راہ مسافت سے گروہ
 یاد آیا کچھ نہ ان کو بر ملا
 پیر و مرشد کو پکارے لیکے نام
 پیر و مرشد اکبر سے ہیں روبرو
 جب وہ سیکھے پیر و مرشد کم ہے
 منشی صاحب کو سنائی خوش نوید
 اور دل کو سب کے مستثر کیے
 چونہ سمجھے اس پہ بھی ہبیات ہے
 نوز باطن میں ہیں ظاہر بوستین
 لو سمجھے اس کو اگر ہو دے فہوم
 مان و مان این دلی پوشان سن اند
 با خدا لوگون کی بار میں اور ہیں

حکایت

پیر بہائی مسکے سید مرتضیٰ
جب قریب المرگ حالت ہو گئی
پوچھے لوگ اُن سے کہو کیا حال
روبرو جب صورتِ دلدار ہوئی
کیون اُسے ہو گی پریشانی پہلا
لوگ پوچھے کون وہ دلدار ہے
کون ہے کہیے بند دگار آپ کا
وہ کہا بہن پیر و مرشد روبرو
واہ کیسی خوش پیری تقدیر ہے
ہو گئی تائید میرے پیر کے
خوف کچھ مجھ کو نہیں ڈرتا نہیں
سب پریشان اور دہ خوش ہوئے
شکر ہے اللہ کا صحت ہوئے
سیدک اور اندر گرچہ دور تھے
حالیو تائید حضرت دیکھئے
پیر و مرشد جن کے ہوں حاکم

ہو گئے یکبارہ بیمار و با
پیر و مرشد کی بشارت ہو گئی
وہ کہے فی الحال اچھا حال ہے
کیون نہ اوس کا غم سے بیزار ہو
کب رہیگی اس کی حیرانی پہلا
جو اس آفت میں تمہارا ایا ہے
ایسی سخت آفت میں غم خوار آپ کا
دیکھ لو تم کو یہی ہے گر آرزو
پیر کی تدبیر نظر تصور ہے
فکر کچھ مجھ کو نہیں تدبیر کے
پیر کی تائید ہے مرتا نہیں
پیر و مرشد روبرو موجود تھے
سنئے والوں کو بہت حیرت ہوئی
پر لطف کا یہ دستور ہے
اور غلاموں کی حمایت دیکھئے
کیون مرید اُن کے ہون فخر کا

حکایت

پیر و مرشد سے شاہوں ایک دن
ایک دختر خوش لقائے خدا
پیر و مرشد سے اسی تھا اعتقاد
جب قصار ہو گئے بیمار دن

ول مرید دینی ہوں بس سے مطمئن
خوشش نہاد و ہارساد با خدا
دیکھئے اب رحمت رب العباد
بے چلنے سے رہے ناچار وہ

ہو گئے دختِ چو مغذور المزلج
ایک دن حالت ہوئی اُس کی تباہ
ہو گئے بے ہوش جب اپنے مینہ
باتین کرتے تھی وہ آہ سرد سے
ہو گئے بیدار وہ صحت کے ساتھ
کون تھا تو کس سے کرتے تھے کلام
وہ کہے آیا خدا تھا سیکر پاس
وہ کہا اچھا کیا مین بگلو اب
سب کہے پیارے زبان کو کہوں تو
پیر و مرشد کے لئے وہ نام کو
اَن واحد مین شفا چھہ کو دیا
ہے یہاں باریک نکتہ طالبو
پارسانی معتقد کو دیکھئے ۛ ۛ ۛ

ہو گئے سارے معالج لاعلاج
دیکھئے اب پیر و مرشد کی پناہ
دیکھئے نادر واقعہ سپنے مین وہ
کہ ابھی محب کو شفا درد سے
لوگ بوجھی اس سون میر کے تار
آرزو مندوں کو بنڈا اُس کا نام
کر رہی تھی مینی اُس سے التماس
مین ہون شافی مین ہون کافی مین ہوا
کیسا تھا اللہ ہم سے بول تو
تھا خدا ویسا ہے سن لو ہو ہو
سن لیا رمت سے میری التماس
جس سے جو جاتا ہے سکتا طا لبو
پیر و مرشد کی مدد کو دیکھئے

حکایت

عائشہ بے نام ہے اک پارسا
اک دن مجھ سے سنے اوصافِ پیر
خرقہ عادات آپ کے ظاہر کیا
پہر طریقت اور شریعت کا بیان
ہو گئے پہر اُن کو الفت پیر سے
کب فدیو سہی بجا لاؤن گی مین
مین کہا رکھو خدا پر تم نظر
وقت اچانکے گا جب چاہے خدا

نیک نیت نیک طینت با خدا
پارسا کا دل ہوا جس سے اسیر
پارسا کے دل سے شک باہر کیا
ہو چکا جب عائشہ بی پر عیان
اور کہی اس طور پہہ دل گیر سے
کس طرح سے پیر کو پاؤن گی مین
سُوق کی رہ سے نہو ہی گم نظر
ہو و گیا حاصل تمہارا مدعا

سن کہے ہمہ مجھے لجا ہے
 تم مجھے سیدک کو لجانا ضرور
 میں کہا دل کو پریشان مت کرو
 یا تمہارا شوق دمان لجا دو گا
 اللہ اللہ اشتیاق الیا تو ہو
 سینے اب حسن عقیدت کا بیان
 شوق سے انسان ہوتا ہے ملک
 عشق سے کہہ طور نکڑے ہو گیا
 عشق کی دنیا میں نیرنگ اور ہن
 حق کو ہوتی ہے محبت عشق سے
 عشق سے ہوتا ہے انسان سرخرو
 واہ کیا عورت کے خوش تقدیر سے
 تہی جو عورت ارزو میں ذوق میں
 پرو مرشد کی کرامت دیکھئے
 خواب میں یکرات دیکھے پیر کو
 شوق سے لائے قدمو سہی حبا
 مرشد ابیعت میں مجھ کو سیلجئے
 یوں ہوا ارشاد حضرت کا انہن
 ہر بہ دنیا ہوں خدا سے میں نوید
 ہو گے تم پر رحمت رب العباد
 پیر کے وعدے کا تھا بس انتظار
 پیر دوبار خواب میں آئی میں پیر

بہائی اپنے پیر سے ملواٹے
 ورنہ یہاں تک پیر کو لانا ضرور
 وقت لا دے خدا بیعت کرو
 یا یہاں پر پیر کو بلواٹے گا
 جان کو سچ فداق الیا تو ہو
 شوق تلاتا ہے کیا کیا خوبیاں
 شوق سے تنقاد ہوتا ہے فلک
 عشق سے تہی خیر موسی صاعقا
 عشق کے رنگ لہو میں دینگا
 مرد ہو جاتی ہے عورت عشق سے
 عشق برلاتا ہے دل کی آرزو
 دیکھتے کی عشق کی تاشیہ سے
 یوں ہی گذرا اک مہینا شوق میں
 بیہ عنایت بیہ ہدایت دیکھئے
 دے دعائیں اپنی خوش نقشہ پر کو
 عرض کی اے میرے مولا مر جا
 اک نظر رحمت کے چہرہ کیجئے
 اب نہیں لیتا ہوں بیعت میں تجھے
 چند دن کے بعد تم ہو گے مرید
 حبلہ اپنے دل لگی پاؤ گے مراد
 الغرض چند سے رہی وہ بیقرار
 چہرہ پیر نور تبتلائے ہیں پس

وقت آیا ہو گئی عورت خرید
بعد بیعت اس کے مامون نے کہا
الغرض دی نذر اس نے پیر کو
دل میں اپنے اس قدر نادان ہو
جب ہوئی تسکین دل بیتاب کو
میں مبارک باد دے کر یوں کہا
زندگی میں جب یہ کچھ تائید ہے
پیر و مرشد سے کہا بیعت کا حال
گوشت فرما کر یہ حالت یوں کہے
کیا تقریف ہے کہ مردان خدا
صاحب نسبت جو ہوتے ہیں بشر
اک ولی کا تذکرہ یاد آگیا
یوں کہے اک روز پیر با شکوہ

شوق سے کر لے سادت کو خرید
نذر دے حضرت کو کچھ اسے اپنا
آفرین کرنے لگے لقتدر کو
خوش دلی سے آنکھ اڑکی کہیں
من و عن اُسنی بیان کی خواب کو
تم بہن میری سوئین اسے پارسا
اس سے بڑھ کر نفع میں اسید ہے
کی جو حاصل پارسا فی خوشحصال
خوش نصیبوں کے نتیجے میں بھلے
لیتے ہیں بیعت تن ممکن سے آ
یہ کرشنے ان سے آتے ہیں نظر
یاداب حضرت کا ارشاد آگیا
ہن سفینہ میں کہے دارا شکوہ

حکایت

اک بزرگ دین کو از چند سال
پہر کوئی ان کو نظر آنا نہ تھا
ایک شب مایوس ہو روئے لگے
عرصہ کرتے تھے کہ لے مولا مرے
بیر کامل کوئی ماہ تہہ آتا نہیں
ہو گیا مجھو میں نقدیر سے جو
سوچے روئے تھے وہ خیر حال
کہتے صدیق اکبر خواب میں

تہی تلماش مرشد صاحب کمال
صاحب دل کا نہ ملت تھا پتا
آنسو دن سے اپنا منہ دہونے لگے
تجربے سے ہے فرمایا میری داد دے
شوق سیتے مرے جاتا نہیں
تو مجھے پارب ملا دے پیر سے
ہو گیا فی الحال فضل ذوالجلال
پای وہ تسکین دل بیتاب میں

دستِ شہری سے مریدان کو کہے
خسہ قد پہنای ہو ہی رخصت چٹا
دیکھتے کیا ہیں کہ خرقدہ ہے دہرا
جو مرید انکا ہو القصد یق سے
گرچہ وہ سب میں ہیں اور سب الگ

مہربانی سے خلافت بھی دے
ہو گئی بیدار آنکھ اُن کی شتاب
نور سے آیا نظر سینہ بہرا
اُن کے منزل اور مقامات اورین
پہنیں رہتے کبھی رب سے الگ

حکایت

پیر و مرشد تھے پہنچے خیر خواہ
دس برس سے سخت وہ بیمار تھے
وہ نہ تھا دمہ لگسکرات تھا
شب گذرتی تھی تو بیخوابی کے ساتھ
گو معالج تھے سیانے اور طبیب
گو بہت سادہ کئے بہر باد زر
اتفاقاً پیر و مرشد باجمہ سال
دو پہنچے تک گئے فکرمزاج
پیر و مرشد مسمدک جب کئے
میں بھی تھوڑی دور آتا ہوں ضرور
آپ نے فرمایا جلنے خوب ہے
پہلے وہ اسباب و ہر جو بہت
جب روانہ کار خانہ ہو گیا
پیر و مرشد اور حسنی بادشاہ
ایک ایک دہتہ کی شدت ہو گئی
وہ کہ اب میرا نا ہے محال ہے

نام ان کا ہے حسنی بادشاہ
یعنی دوسرے بہت لاچار تھے
دل پریشان رنج سے و نرات تھا
دن گذرتا تھا تو بیتابی کے ساتھ
پر شفا ہوتی نہ تھی اُن کی نصیب
پہنیں پائی وہ ذرہ بھی اثر نہ
حبیب آباد آئی اور دیکھے وہ حال
بہر اثر بخش نہیں کوئی علاج
تب چنے بادشاہ ایسا کھے
آپ کے ہمراہ لے میرے حضور
سیر ہو تفریح دل مطلوب ہے
باغ کو عالم علیخان کے گیا
اور زنا نہ بھے روانہ ہو گیا
ستعد بیٹے نے گویا بہراہ
زیر وبال ساری فرحت ہو گئے
پیر و مرشد کو ہوا رنج و ملال

کچھ دودا دے کر کہی کہا د چلو
 اثار اللہ شدت ضیق النفس
 وہ دوا کہا کر چلے ہو کر سوار ہو
 شکر ہے وہ باغ وہ ہنڈی ہوا
 نیند آئی اور سویرا ہو گیا ہوا
 طالبو اللہ والون سے ملو
 سب نے یہ جانادو تاثیر کے
 جس کو اس حالت کا حاصل چاہے
 یہ نکلے تعلق اور تدبیر سے ہو

اب سواری اپنی منگو او چلو
 تم کو دیوے گی ہنہن تکلیف پس
 پر نہ شدت ہو اسینہ پہ بار ہو
 شب کو حق محفوظ شدت سے رکھا
 بے خوشی کے سب کچھ دل پر تھا
 دیکھو منزل راہ والون سے ملو
 پر حقیقت میں مدد تھی پیر کی
 عارف حق واقف دل جا رہے
 پر زبان فیض کی تاثیر سے

حکایت

نام صدر الدین صاحب ایک
 سو کی ہین نزدیک اور مرد مسکن نہ
 شوق کی زنجیر میں ہو کر اسیر
 سے مری فریاد لے فریاد رس
 ہیر خانی ہو گیا بندہ تباہ
 شوق کا یارب اثر پایا نہیں
 سلسلہ میں غوث الاعظم کے مجھے
 گلشن قدرت کے گل پیر و گل پیر
 سلسلہ میں اُن کے کر حکو نیک
 ہیر ہیر غوث الورا سے ملتی
 سید محبوب سبحانی ہین آپ
 ہیر خانی ہو گیا بے پیر ہین

نیک نیت نیک باطن نیک مرد
 تہی تلاش پیران کو رات دن
 پیر صد سال سے چوپا سے پیر
 داد میرے شوق کی دے داد رس
 سامنے آنکھوں کے پہرتی ہو قضا
 پیر کو ڈھونڈا لگرایا نہیں
 اسے میں اللہ رسائی سے مجھے
 غوث الاعظم ہین جو کل پیر و نیک پیر
 تادم سے خاتمہ میرا ہو شہیک
 لے رئیس الاولیا نور سے
 سرور عاشق ربانی ہین آپ
 موت آئی کیا کروں تدبیر ہین

آنک سے منہ دھوتی دھوتی سو گئے
 پیر و مرشد خواب میں تشریف لا
 کیا تہنیں بیعت کی اب ہے آرزو
 ماتہ چڑھا تہہ اپنا رکھ دیئے ہو
 حالت بیعت میں آئی اک ندا
 حج او تہہ کر پیر و مرشد کے حضور
 مقصد دل آپ سے پایا ہوں میں
 خواب کی حالت مفصل عرض کی
 بیعت عینی تو میں نے کر چکا
 پہر تو وہ جسے سنائے پہر کو
 یاد تہم رکھو کہ وہ جلد ہے بہر

آرزو سے روتے روتے سو گئے
 یوں کہا اے سمند بے نوا
 مان کہی اور آگے بیٹھے رو برو
 مہربانی سے مرید اُن کو کیے
 کہو متی تھی دست بیعت میں سدا
 آئے اور بولے کہ اہی پیر کے حضور
 اس لئے خدمت میں اب آیا ہوں میں
 اور زبان سے خواہش دل عرض کی
 بیعت رسمی بھی فرماؤ ادا
 اور سمجھ خواب کی تفسیر کو
 فیض محبوب اور فضل الہی سے بہر

سُبْحَانَ الَّذِي يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ قُلُوبٍ وَالتَّائِيَّةِ

مرحباً صدمرحباً صدمرحباً
 یہہ کر ششائے عجیب دیکھئے
 فیض مرشد کا خدا کا فیض ہے
 سلمہ میں آؤ اور پاؤ مزا
 جس کے سنے سے ہو پیدا اعتقاد
 ہو دیگا انکا عقیدہ کے درست

بیعت رسمی کئے پہر وہ ادا
 آہ وزاری کا نتیجہ دیکھئے
 فیض باطن دیکھیے کیا فیض ہے
 طالبو طالب کی یہہ ہے التجا
 اک حکایت اور بھی آئی ہے یاد
 دل مریدوں کے اگر ہو جاہلست

حکایت

کرتے بیعت کی تھے وہ تہ پیر مرد
 بیعت اور شجرہ سی ہو جاؤں نہال

ایک عباس علی تھے پیر مرد
 پیر و مرشد سے عقیدہ تہا کمال

پیر زمانہ کے وجوہاتوں سے وہ
 ہو گئے بیمار سخت اور کم ہوئے
 خلق سے بانی اثر نہ تھا محال
 بہانے آنکے جو بہن اک احمد علی
 سیری مامو کو تھی بیعت کی کہوں
 فیض دل سے مستفید انکو کرد
 جب بہت اصرار اور زاری کئے
 ہوش تک ہی تو بہن باقی رہا
 خیر اب خالق بہ ان کو چھوڑ دو
 بہہ کہے اور ماتہ بین لیکر عصا
 جو دہرا ہے شربت وقت اخیر
 ان کی خاطر سے وہ شربت لب لگا
 جب وہ قطرہ خلق کے نیچے ہوا
 سرخ آنکھیں ہو گئیں پلٹا نظر
 اور پڑا کلمہ کیا پھر بند لب
 یہہ جو فیض مرحمت ایجاد ہے
 یہہ عنایت یہ ہدایت دیکھئے
 شک اگر پیدا کئے کے دل میں ہو
 اولیاء ہست قدرت از الہ

وقت فرصت کہو دینی مانتہ ہوتی
 تھی وہ بیہوشی کہ بکرم و ضم ہے
 دیکھے گھر والوں نے اُن کا جب حال
 پیر و مرشد باس اگر عرض کے
 کہیلتا ہے اب تو سیدہ بین نفس
 لاؤ تشریف اور مرید اون کو کرد
 پیر و مرشد آئی دیکھے ادب کہے
 بیعت ایسے حال میں کہ ہے روا
 رشتہ امید دل سے توڑ دو
 اُنہ کہے کہے کہے کہ ہوا شور و بکا
 لب لگا کر تو پلا دو دستگیر
 نہ بین اوس چھوش کے ذالی ذرا
 وہ پیالہ بہر کے شربت پے کیا
 پیر کی صورت کو دیکھا آنکھ بہر
 ہے یہ فیض دستگیر اور فضل رب
 لو مریدوں کو مبارک باد ہے
 دوستان حق کے طاقت دیکھئے
 مفتوی معنوی بین دیکھ لو
 تیر حبتہ را بگرداند نہ راہ

بہر

مگر کو دنیا ہوں میں فرزندہ نوید
 سوت ہے سر بہ بہنیں شکو خیر

دوست ہو جائیے جلد ہی مرید
 عمر فطرت میں جو کرتے ہو سیر

عذر بیوت کے پلے کرتے ہو کیوں
جان جب تک ہے کرے انسان ہم
خضر کا قصہ جو فرمایا خدا
رستگاری کو ہے حیلہ پیر کا
پیر بے توفیق حق ملتا نہیں
رب نچا ہے تو لبثہ کیا کر سکے
نقل اک سننے کہ کرتا ہوں پدید

دوست تو بے پیر ہو مرتے ہو کیوں
ہوتا ہے بے پیر کا شیطاں پیر
پیر بانی کا بتا یا راستہ
کام آتا ہے وسیلہ پیر کا
غنی ہے باد صبا کہلتا نہیں
پاؤں اس کو چہ دین کیونکر دہر سکے
عذر خوانان کے لئے ہے استفید

حکایت

ایک سہرے پیری شیخ امام
گرفراغت دے مجھے رب العبد
تہا کلام ان کا یہی ہر ایک سال
موت آنی سر پہ حسرت لگے
ہو گئے بیمار غفلت میں بے
دوست و شمار ہنا خوب ہے
مرشد کامل کو ڈھونڈو شوق سے
یا در کہو گر کتنا دل کی ہے
وہ شریعت سے رہی اگر استہ
ان سے تم بیعت کرو گر مرد ہو
صاحب علم و عمل ہوں کیا
رات دن ذکر خدا کرتے رہیں
ہوں رضا جوئی خدا شام و بھر
جن میں یہ اوصاف ہو دین کی

تہا زبانیہ ان کی اکثر یہ کلام
ہو دو گنا میں سال آئندہ مرید
پر نتھا قسمت میں انکی نیک سال
ساتھ اپنے نقد غفلت لگے
چھوڑ کر گہوار تر مت میں بے
عمر غفلت میں نہ کہونا خوب ہے
راستہ اللہ کا لو شوق سے
یہ نشانی مرشد کامل کی ہے
اور طریقت سے ہے پیر راستہ
برخدا ان کے جوہن ان کے بچو
ذی فتوت ذی مروت ذی وفا
دل کا آئینہ صفا کرتے رہیں
یختر خود سے خدا سے باخبر
میں باد و مالک ہیں وہ تائب ہیں

سولوی مسکو صاحب علوم بس ہر دست نباید داد دست نزع بین تائید ہوتی ہے پد پد	مثنوی بین بین لکھی مولانا روم امی لبالبیس آدم رومے بہت جو خدا والون کے ہوتے ہیں مرید
حکایت	

ہو گئے بیمار اور آئی قضا باجوین دن کہو لی کلمے زبان ہے بیعت کی برکت مرہب خوب ہے بابا مریدی نیک راہ پیر و مرشد کا کرشمہ دیکھئے تا عقیدت سے ہوں مومن سفید عقل سب کی اسجگے حیران ہے	تھی مری دینی بہن اک پارسا چار دن تک بند تھا باب دنان یا دکی گرمی سے ہنڈا دم ہوا تہا یہ اکشر قول محبوب الہ یہ مریدی کا نتیجہ دیکھئے دوست دل سے سنو تازہ نوید اویا الہ کی کی شان ہے
--	---

حکایت	
چہ پہینے سے ہر وہ بیمار سخت آگنی آکاس تن پر انہض اور یون کرنے لگے افسوس وہ دل میں بیعت کا نہایت فوق تھا تا ہنوی پائی میں اب تک مرید جاگتی تقدیر سے سو گئی حق تعالیٰ عطا دل کی مراد مدعا کو پیش لا کر یون کہے شوق میری دل کا دل میں رہ گیا دامی تقدیر عا ملت انہین	ایک عمو بی ہے عورت نیکخت چڑھتا جاتا تھا دوا سے وہ مرض زندگانی سے ہوئی بایکس وہ عالم طفلی سے مجکوشوق تھا باد و خواہش دل میں مزید اب تو حالت اور ہی کچھ ہو گئی پیر و مرشد سے تھا اوس کو اعتقاد پیر و مرشد کو بلا کر یون کھے تای کیا وقت اب لایا خدا آرزو کا گل ابھی کہلتا نہیں

مبتلا ہوں میں بلا میں مرشدا
 پیر و مرشد انکو بیعت میں لئے
 پنجشنبہ کو جو بیعت کی ادائے
 ساختہ تھے کہ حیرت خیز ہے
 قدرت حق کا تماشا دیکھئے نہ
 حال لکھتا ہوں کما ہی دیکھئے
 صبح یکشنبہ قضا را الغرض
 جان کنڈن کی ہوئی شدت فزون
 پیر و مرشد کو جو یہ پہنچی خبر
 دیکھ کر سکرات میں غمگین کوہ
 پڑھتے پڑھتے آئے جتنا لٹ سین
 پیر و مرشد کی وہ صورت دیکھ کر
 سن یہ کلمہ پیر و مرشد نے کھا
 شاہ جیلانی فرخندہ صفات
 تھی جو یہ حالت نہ تھامی تو کا ذکر
 مرزدہ باداے طالبانِ حق
 اللہ اللہ بول کر سننے لگے کوہ
 دیکھ کر کس کو تو ہنستے ہے کہو
 لائے ہیں تشریف شاہِ انبیا
 منظر دین اور دنیا آئے ہیں ہاں
 کیا مرے پیارے رسول اکرم
 محفلِ پو نور خاصانِ خدا

پیر ہوں بیعت کے ولایت مرشدا
 فیض محبوبی سے رحمت میں لیے
 با پنج دن گزرے کہ اتوار آگیا
 غافلون کو بلکہ عبرت خیز ہے
 رحمت حق کا تماشا دیکھئے نہ
 فیض محبوب الے دیکھئے نہ
 نزاع کی حالت کو بتلایا مرض
 ہو گیا سختی سے چہرہ نیلگون
 لیکن تلافی حضرت ان کے گھر
 پڑنے لگے سورہ یسین کو پڑ
 رنگ بدلے پارساے نیک دین
 کلمہ طیب پڑھے وہ خوش سیر
 مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
 پہر کئے تعلیم ذکر اسم ذات پڑ
 وہ بھی کرنے لگے اللہ ہو کا ذکر
 سننے کے قابل ہے اب حال عجیب
 پیر و مرشد نے جو استغفار کے
 پہر تو وہ آغاز کی یہ لفتگو
 نور حق جل و علاصل علی
 رونق عرش علی آئے ہیں
 عارف باللہ سب سب راہ بین
 دیکھتی ہوں ہے یہ احسانِ خدا

سید صاحب سینی پادشاہ
 لائے ہیں تفسیر شان کسبیا
 یہہ جو بائیں کر چکے وہ پارسا
 یا حبیب اللہ شاہ و دو جہان ناز
 یا حبیب اللہ کرومیرے مدد
 و ادريس ہن آب میری داہج
 جان کندن مین ہون مین ای لوزا
 تہی تمنا پیر کے دل مین مرے
 مل گئی بہت جو تہی بیعت کور
 اے حبیب مین ابھی آتی نہیں
 پیر در مشد کی قسم دیتی ہون مین
 قابض ارواح سے فرمائیے نہ
 جب یہہ زاری کر چکی وہ پارسا
 قابض ارواح سے فرماوے
 تہا یہہ چپاری کی شکر الہی
 سن یہہ حبز بہ قابض ارواح نکا
 حکم حضرت کا خدا کا حکم جان
 یون ہوا ارشاد ای شیدا ای پیر
 مرشد کامل کو تو پیدا کئے لہ نہ
 گر نہوتی تو مرید اسے سنتی وہ
 ہم جو آئے ہن بیان از حکم رب
 اب اگر تہہ ہو گئی رو بلا و بلا

ہن مرید دن کے جو وہ لیت دنیاہ
 آفتاب اسمان کسبیا
 کرنے لاکے یون دعائے مدعا
 مردم چشم نگاہ دو جہان بواہ
 یا رسول اللہ کر دیکر مدد
 ای مرے فریاد رس فرماوے
 نزع سے دلوائے ٹھکونجات
 آرزو تا شیر کے دل مین مرے
 ہر ہون مین اب پیر کی خدمت سے
 راگان دنیا سے مین با آئین
 اسدا اب آپ کا لیتی ہون مین
 جا ہی بجھے کا مزدہ لائے
 سرور عالم محمد مصطفیٰ سے اللہ سے
 جاو اللہ سے کہو اس کے لئے
 چند روزہ زندگی بچنے خدا
 طوعا و کرہا فروتر ہو گیا
 کر گئے پرواز سے آسمان
 ہم ہن مجبور اور خدا ہے دستگیر
 اور اپنے پیر پر شیدا ہوے
 یہہ ہماری صورتیں کب دیکھتے
 ہے تری حسن عقیدت کا سبب
 پر سرستی تو رہے گی پارسا

حق تھا لے کو اگر منظور ہے
 دل جو چاہے وہ غذا کھانا ضرور
 جب تک باتیں پیہ کچھ ہوتی ہے
 بعدہ پوچھی کہ اسے رحمت نصیب
 بہرین آنا ہوں کہ وہ پار سا
 تین ہار ایسا ہے پوچھے وہ کھے
 ہو گیا مسدود جب وہ فتح یاب
 لیکن تریف سب عالمے و قار
 سب نے پوچھا نکل عزا بسل کی
 کہ پاک آنکھ تھی اور ماترے
 نزع سے جب فارغ البالی ہے
 اٹھ کے بیٹھے شکر کر اللہ کا بیٹہ
 تھی کئی دن سے جو گردن جھک گئے
 خود بخود گردن کے سنکی اٹھ گئے
 صبح دم دیکھے تو بے فکر و علاج
 دوستو صحن عقیدت دیکھئے
 اولیاء اللہ کی دیکھو مدد
 اور ہوا دیدار حضرت کا نصیب
 شوہر اس عورت کی ہیں فرخندہ
 ویکھی اک روبرو بین پیش از واقعہ
 واقعہ ہونے کے آگے اٹھ روز
 خواب میں پیر و مرشد کے کہا

زندگی سیکے نہیں کچھ دور ہے
 خود دوا ہو جائے گی اسے ناصبور
 پیر و مرشد ہی دمان بیٹھے رستہ
 ظہر کا وقت آگیا ہے غنقریب
 بہن حبیب اللہ یہاں رونق دیا
 بہن ابھی رونق فزا حضرت نبی
 اس تجاوت سے انہی پہرہ پہنا
 ہو گیا بیمار کے جی کو قسار
 نہی کہو کیسی وہ حیرت سے نہی
 کشمکش کرتی ویرے ساتھ لکے
 کیا لکھوں جسے کہ خوش حالی سے
 دم زبان پر تہا رسول اللہ کا
 زور کرنے پر ہی وہ اٹھتی نہ تھے
 ساری تکلیفیں بدن کے اٹھ گئے
 عارضہ کم ہو گیا خوش تھا علاج
 اور مریدی کی یہ برکت دیکھئے
 قابض ارواح کو کی مسترد
 اور لقا حامی امت کا نصیب
 نام اسماعیل صاحب الکتاب ہے
 جو ہوا عورت پہ انکی حادۃ کا
 مجھ سے اگر یوں کہی بادرد و شور
 میری عورت کو نہیں ہوتی شفا

سخت ہے بیمار اور لاچار ہے
 سنگی یوں فرمایا میرے رہنما
 سخت حالت ایک دن ہو جاسی
 میں کہا تعبیر ان سے زود تر ہو
 دوستو دیکھو کرشمہ پیر کا
 عوٹ الا عظم کا سری ارشاد ہے
 نور ہے مشرق میں اسی سیر مرید
 تو اگر رنگا دکھی دنا پون گا میں نہ
 میں کہ حامی رات اور دن ہوں ترا
 دیکھ تو میری مدد سکرات میں
 قبر میں ہی دیکھ تو تاسید کو
 سلسلہ جو غوثیہ ہے خوب ہے
 سلسلہ حبیب آپ کا ماتہ الگ
 یہاں مریدوں کے مددگار آپ ہیں
 شاہ جیلانی رئیس الاولیاء
 کیا عجب ہے گرد دگار آپ ہوں
 آپ کے ادنی غلام اے طالبو
 بلکہ کرتے ہیں مگر نیاسے کون
 دوستو اب دور تم غفلت کرو
 دین و دنیا کا مزہ بیعت میں ہے
 پیر کے اب ماتہ میں تم ماتہ دو
 پیر کا ہے ماتہ ماتہ اللہ کا

کچھ بہین بامی پر اللہ بار ہے
 فکر کیوں کرتے ہو تم ہو گی شفا
 پھر شفا عورت تمہاری پالنے کی
 وہ ہوئی اوس وقت پر خوشنودر
 اور نتیجہ خواب کی تعبیر کا
 یہ مریدوں کو مبارک باد ہے
 میں رہوں مغرب میں سن یہ نوید
 وامن رحمت میں شکوہ لون کا میں
 تو سمجھ لے میں معاون ہوں یہ
 کام میں آؤں گا ہر آفات میں
 شہ میں ہی مجھے رکھ امید کو
 کیونکہ غوث اللہ کا محبوب ہے
 دو جہان کا مدعا ماتہ الگ
 وہاں مریدوں کے مددگار آپ ہیں
 نور چشم افغانی راغبیاء
 اور مریدوں کی نگہ دار آپ ہوں
 اگر گئے ایسے ہیں کام اے طالبو
 اب بھی میں صاحب نظر بننا کون
 دھونڈو گا نکل کو بیعت کرو
 لطف دیدار خدا بیعت میں ہے
 دوستو اللہ سے بیعت کرو
 پیر کا ہے ساتھ ساتھ اللہ کا

جس قدر رکھے گا دلی اعتقاد
 کہ ہوس ہے عاقبت ہو ٹھیک ٹھیک
 سلسلہ میں غوث کے آجائے
 دستویہ ناز بیعت دیکھئے
 جس طرح بابا پر کرتے ہیں ناز
 آپ نے بھی ناز برداری کی ہے
 پیر و مرشد کی طفیل اے دوستو
 کاملوں کے جو کہ ہوتی ہیں مرید
 می بنی سے جن کو دوری چاہیے
 ہے بہانہ افضال پاری آئے
 ایک حکایت اور لکھتا ہوں عجیب

آپ سے پاؤں گادہ دل کی مراد
 سلسلہ میں غوث کے ہو تو شریک
 دین و دنیا کی حالات ہائے
 ناز برداری حضرت دیکھئے
 اس طرح حضرت پر کی وہ بنیا
 دیکھئے کیا کچھ مددگارے کئے
 آگئی رحمت کی سیل اے دوستو
 سفت کرتے ہیں سعادت کو خرید
 پیر و مرشد کی حضور ہی چاہئے
 فیض کے چشمے میں جاری آجیے
 سنے اسکو دوستان خوش نصیب

حکایت

ایک مین از حوس علی مر ضعیف
 سوز و الطاف مولا سے کریم
 وہ قضا را ہو گئے بیدار سخت
 ہوش کے پرواز ظاہر ہو گئے
 آیا جب نہ گام فضل ذوالجلال
 یاس کی صورت کی ہر دم تہی جوید
 روح جب مجبور دریاں ہو گئے
 الغرض سامان مہیا ہو گیا
 تہی اسی تدبیر میں سب غم نصیب
 سب کے سب ابھی چو با سوز و آراز

مستی بہن با خدائین اور شریف
 گلشن آباد انکا مسکن ہے قدیم
 فکر صحت سے ہوئی ناچار سخت
 موت کے آثار ظاہر ہو گئے
 آگیا دل میں مریدی کا خیال
 ہو گئی وہ پیر و مرشد کے مرید
 نزع کی حالت نمایاں ہو گئے
 قبر کا تکفین کا تجھینہ کا
 آگیا بس وقت مغرب عنقریب
 پیر و مرشد بھی اوتھے پیر و مرشد

باہر آئے اور ان ہونیکے
 دیکھ وہ حالت جو تھا دل پر قلق
 بہتہ زمان دی پیسار کو
 فرض میں مصروف تھے بل سنے
 در قیام و در سجود و در رکوع
 بہتہ زمان پلا دی بے ہراس
 پیرو مرشد پر وہ خطرہ رد کئے
 پھر ہوا الہام حق لے ناگزیر
 یہ تو اتر تھا جو الہام خدا
 فرض سے فارغ ہوئی جب ہما
 تھوڑا سا شربت جو ہوا ای جناب
 اپنی ہے سگرات سے پانی نجات
 دست و پامین روح ساری ہو گئے
 جب نظریہ حالت عبرت کئے
 سو منو دیکھو خدا و الون کی رنگ
 وہ مریدی اور یہ رحمت دیکھئے

باندھے رکعت مقتدا اور مقتدی
 پیرو مرشد کو ہوا الہام حق
 کہنچ لے دامن سے گل کے خار کو
 و سو سہ دل کا سمجھ کر روئے
 ہو گیا الہام بے در پے شمع
 دے شفا شاید اسی سے رب نال
 ردیہ ہر چند المقصد کئے
 تو سمجھ کے شربت و نت آخر
 آخرش دل آپ کا راضی ہوا
 شربتہ زمان کا شیشہ تنکا
 استراحت کا ہوا بس فتح باب
 شربتہ زمان تھا یا آب حیات
 صحت انکو فضل باری ہو گئے
 پیرو مرشد سے بہت بیعت کئے
 کس طرح بتلاتے ہیں قدرت کی
 اہل نسبت کی کرامت دیکھئے

حکایت

ایک نابالغ تھے مرد سید
 شوق انکو خود شناسی کا ہوا
 اللہ اللہ وہ جو خوش تقدیر تھے
 ہو گئے فیضان حق سے فیض یاب
 غنی وحدت کا عقدہ کہل گیا

پیرو مرشد کی تھے وہ صادق مرید
 کون ہوں میں کیا ہوں پہچانوں ذرا
 پیرو مرشد کی حضوری میں رہے
 دل کی آنکھوں سے گیا غفلت کا ثوب
 رمز کثرت کا معنی کہل گیا

عمر شافل جو دوری میں رہے
 شربت دیدار کا تھا شنفند
 خوش دلی سے ولولہ سے ذوق سے
 تھا جو دل اُنکا حادت مستحق
 واقف اسرار جب ہونے لگے
 دل جو اُنکا صورت سیماں تھا
 غنیمت سے عذیت میں آگئے
 آپ تھے اور تھی حضور ہی پیر کے
 دوہینے تک رہے وہ مطمئن
 پیر و مرشد آگئے مکان کوہ
 عشق حب کرتا ہے جان و دل خرید
 وصل بستے ہے جدائی نیستی
 جو فنا فی اللہ کا ہے مرتب
 شوق والودل کے کالوں کدرا
 جب قضا را ہو گئے ہمار وہ
 جب ہر جن سے ہو گئے مجبور وہ
 اپنی عورت کو بلا کر اپون سکے
 کہہ دزاری تو نگر بہر شد انہ
 پیر و مرشد کے بشارت ہو گئے
 وار فانی سے سفر کرتے ہیں ہم
 دور ہو محبوب دل اب خوب ہے
 سنکے وہ عورت ہوئی جب النبی

دوہینے تک حضور ہی میں رہے
 اور حضورستان سے تھا ولولہ
 پڑھنے دو نور سالہ شوق سے
 پیر و مرشد سے وہ ہائے رمز حق
 بخود ہی میں وہ خودی کھولنے لگے
 دم بدم وحدت کا فتح باب تھا
 اور ہی کچھ کیفیت میں آگئے
 نین سے بڑھ کر تھی دوری پیر کے
 آگئے اُن کے جدا ہونے کے دن
 ومان تن خاکی قفس تھا جان کو
 دوستو در جدائی سے شدید ہوا
 ہے دکھائی آشنا فی نیستی و ہوا
 سالکان راہ کا ہے مرتب
 خادم کامل کا سینے ماتر
 اور مسالح سے ہوئے ناپار وہ
 کرتے دنیا کے جہلگرو دور وہ
 ہم ہیں رخصت یار غم دل پر ہلے
 اور نگر مجھ کو پریشان بارسا
 فیض باطن سے ہدایت ہو گئے
 کوچہ تن سے گذر کرتے ہیں ہم
 کیونکہ جھکو اور کچھ مطلوب ہے
 ذکر میں حق کی رہا اُن کو سرور

پیر و دعوت کو بلا کر یوں کہے
 بادشاہ صاحب اگرچہ تھے طبیب
 اسٹنا خالص تھے اور ہمدرد تھے
 دار دنیا سی سفر سے آج
 عرض اک تم سے ہو اس بہانگی
 وہ کہتے دو کے تاریخ آج
 آج ہے وہ روز آیا مر حباء
 شاہ معروف جن کا نام ہے
 بعد شجرہ پڑھو انسی کہے
 شجرہ چھاتی سے لگای ذوق بین
 پیر و مرشد ہوا بھی رونق فنا
 کیا تو مرنے سے پریشان دل ہوا
 اس لئے بین پوچھتا ہوں آپ سے
 پیر سے حاصل جو دو ارشاد ہیں
 نفی اور اثبات ہے ارشاد پیر
 آپ کو بتلادیا تفصیل میں
 وہ کہے کہے گا الا اللہ سے
 لیکے نام غوث فخر سلسلہ
 ذکر کرتے کرتے دم آخر ہوا
 ذکر میں جب وہ محقق ہو گئے
 وہ جو جو ذرا دل سے نکلے
 ذرہ ذرہ وہ جان کا آفتاب

بادشاہ صاحب کو بلوایے نہ
 طالب سحر لی تھی بروہ نفس قسیب
 آئے قابض اسم ان سے یوں کہے
 غوث میرا راہ پیر ہے آج
 کون سی تاریخ ہے شعبان کی
 سنکے یہ کہنے لگے وہ خوش مزاج
 غرض دادا پیر کے ہے پیر کا
 حکم کو اس کعبہ کا اب احرام ہے
 پڑھتے وہ تھے اور پڑھتے ہے
 انکے آئینہ ہائے شوق بین
 یوں کہے ارشاد اسی مرد خدا
 کیون مرے ارشاد سے غافل ہوا
 وقت سے کچھ صلح میں لون آپ سے
 دل پر میرے نقش ہیں اور یاد ہیں
 ورد اسم ذات ہے ارشاد پیر
 روح کو کس سے کروں تحلیل میں
 وہ کہے کرتا ہوں میں اللہ سے
 اور اسم ذات کو ہو سے ملائے
 اللہ اللہ باقی اللہ رہ گیا
 اللہ اللہ بولتے حق ہو گئے
 پیر و مرشد کی غلاموں کا یہ طور
 ہے جہان ذرہ جہان کا آفتاب

شان مرشد کی ہے کیا شان خدا
فیض طالب اہل نسبت دیکھئے
پیر و مرشد کی کراست دیکھئے
طالبو مت کو اگر کچھ شوق ہے
پیر و مرشد سے مرے بیعت کرو
یہ حضور کی گرتھین منظور ہے
حق کی اور باطل کی جب ہو گی تمیز
آشیائون کی نکلتے ہے فنا
طالبو طالب کو مطلب مل گیا
ہین لقر ف پیر کے صد با عزیز
جو لقر ف آپ کے کھیا ہون میں
ایک شمع ہین یہ حالات آپ کے
مختصر ہے خوش مطالب مثنوی
مانگتا ہون میں دعا اللہ سے

فیض مرشد کا ہے فیضان خدا
اور حضور کی یہ برکت دیکھئے
وقت آخر میں ہدایت دیکھئے
اور خدا بینے کا دل کو ذوق ہے
تھوڑی مدت آپ کی خدمت کرو
کچھ بہنیں اللہ تم سے دور ہے با
پہر تو کہلاؤ گے تم حق کے عزیز
شاہ باز و بہنیں جلو دیکھو مزا
عبدیت میں جلوہ رب مل گیا
حوصلہ مجھ میں بہنیں ہون بے تمیز
یہ ہی ہے تائید و رنہ کیا ہون میں
ہین بہت ایسے کمالات آپ کے
ختم اب کرتا ہے طالب مثنوی
تالگا رکھے وہ اپنی راہ سے

مناجات

یا الہی یا الہی یا کریم
دو جہان میں داورس میری کون
تجربے ہے فریاد سیری داگر
کس قدر احسان ہے مجھ پر ترا
کر دعا مقبول میری لئے مجیب
پیر و مرشد سے مجھے مت دور کر
پیر و مرشد سے مجھے دوری نہ ہو

یا کریم دیارِ وف و یارِ کریم
بے ترے فریاد رس میرے کون
دے کرم سے داد سیری داگر
پیر و مرشد سے دیا محب کو ملا با
حرمت ارواح محبوب مجیب
یہ حضور کی تو میری منظور کر
دور کی طالب کو مزدوری نہ ہو

گلشن آباد امی خدا آباد رکھ
کہوں میرے آرزو کا گل کھر کم
تو ہے جب رزاق اور روزی رسان
دی مجھے روزی تو ایسے یا غفور
فکر روزی سے ندوری میں ہوں
زنگ غفلت دل سے میری دور کر
سینہ میرا مہر اسرار کر
یا الہی کوئی غم حاصل نہ ہو
یا دین تیری ہمیشہ میں ہوں
حقی کو غفلت سے پریشان نہ ہو
نفس کے سوا اسے محفوظ رکھ
پیر و مرشد کو مرے خوشنود رکھ
عمر کر ان کے دراز لے بے نیاز
تندرستے سے ہمیشہ شاد رکھ
فیض جاری آپ کا دایم رہے
خادمونکی عاقبت محمود کر
حرمیت خیر الہی اسے مستطاب
شنوی کو دیکھ خوش ہو رہنما
پیر و مرشد جب مجھے طالب کہا
ختم یہ کرتا ہوں ملفوظ العجیب
مستوی آغاز جب طالب کیا

میں ہوں بیل گل سے محکوم شاد رکھ
مار ہے میدک میں یہ عبد الکریم
ہیجری یارب مری روزی ہیاں
پیر سے ابنی زمین ہو جان دور
پیر و مرشد کی حضور میں ہوں
حق شناسی سے مجھے مسہر کر
دل کو میرے مظہر انوار کر
ذکر سے دل ایک دم غافل نہ ہو
تسلسلہ بارہ پانچسٹھ میں ہوں
سید علی سے دل کو پیر الہی ہوں
یا دین تیری مجھے محفوظ رکھ
شاہدی کو آپ کی شہد رکھ
دولت عقبی سے کرتو نیر
اکل اور اولاد کو آباد رکھ
ارسا یہ آپ کا دایم رہے
یہ دعا مقبول اے معبود کر
یہ دعا طالب الہی کر تو مستطاب
شکر سے مقطع میرا طالب رکھا
طالب المولیٰ کرے محکوم خدا
خاتمہ کر خیر اے میرے عجیب
تیرا سے برتتا ہر بس وہ تیسرا

دل سے سال ابتدا ہجرت و کد	مادہ تاریخ آغاز	یولائی تقیم کلشن سن ۱۳۸۱
سال ختم شنوی فکر رسا	تاریخ ختم	ویکندہ اگلوار مستطاب ۱۳۸۱

فہرست مضامین کتاب ہدایتہ القضاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	تقریر وجہ تالیف -	۶	مسئلہ قاضی لایئہ لاوار لڑکیوں کے نکاح کی جرح نہیں
۳	نکاح کے معاملات کا بیان -	۷	مسئلہ مرد اپنی عورت کو بدو مردنی اسکے وطن اسی سے
۴	تعریف نکاح -	۸	بابہ نہیں لیجاسکتا -
۵	مسئلہ نکاح کس وقت واجب ہو	۹	مسئلہ خلعی بیوہ لڑکی کا نکاح مشتری کی اجازت پر موقوف
۶	مسئلہ آزاد شخص چار عورتوں تک نکاح کر سکتا ہے	۱۰	مسئلہ زوجہ اپنے زوج کے گم ہو جانے سے دوسرا نکاح کر سکتی
۷	مسئلہ نکاح کا انعقاد ارکان اور شرائط پر موقوف ہے	۱۱	مسئلہ نکاح موقت اور تنہہ دونوں باطل ہیں
۸	مسئلہ نکاح تعلیق یا بشرط سے صحیح نہ ہوگا -	۱۲	بحث تنقیحات
۹	مسئلہ نکاح زانیہ حاملہ سے جائز ہے -	۱۳	تنقیح اول دریا نہیں اون لوگوں کے جو قاضی اسکے
۱۰	مسئلہ نکاح اور طلاق کا باطل ہو جبکہ حمل نسب معلوم ہو	۱۴	پاس اجازت حاصل کرنے آتے ہیں -
۱۱	مسئلہ نکاح حقیقی مذہب دلی کا رافضی اور معتزلہ	۱۵	تنقیح دوم دریافت میں ولی مجاز کے
۱۲	کے ساتھ ناجائز ہے -	۱۶	ولی کی تعریف
۱۳	رافضی کا لغوی معنی	۱۷	ولایت کا چار سببوں سے ثابت ہونا
۱۴	معتزلہ کی تعریف	۱۸	ترتیب ولایت عصبہ
۱۵	مسئلہ کا فرم وادو کا فرہ عورت کا پہلا نکاح باہم	۱۹	ولایت کے اقسام
۱۶	اسلام لانے کے بعد باقی رہیگا	۲۰	مسئلہ نکاح دلی کے عصبہ خانی اور عصبہ دلی کے انعقاد
۱۷	مسئلہ عورت کے ارتداد سے نکاح کی جبرائیل	۲۱	مسئلہ نکاح دلی کے عصبہ خانی اور عصبہ دلی کے انعقاد
۱۸	مسئلہ ولی بغیر علم عورت کو قومی شخص کے ساتھ نکاح	۲۲	دلی کی تعریف
۱۹	سے مانع و مزاحم نہ ہوگا -	۲۳	تنقیح سوم دریافت میں نسبی حرام نا توہنج کے
۲۰	مسئلہ لڑکھا اشارۃ نکاح کر سکتا ہے -	۲۴	تنقیح چہارم دریافت میں ضامی حرام نا توہنج کے
۲۱	مسئلہ زوج زوجہ کے وفات کے دوسرے روز سالی سے	۲۵	حدیث رضاعت اور دست نسب میں چند صورتوں کا
۲۲	نکاح کر سکتا ہے	۲۶	احکامات
۲۳	مسئلہ قاضی لایئہ لاوار لڑکیوں کے نکاح اپنا نکاح نہیں	۲۷	رضاعت کی تعریف

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	تنقیح پنجم دریافت مین حرمت سسرالگی کے	۲۱	کفادت نسب کا ذکر
۱۴	مسئلہ زنا اور بوسہ وغیرہ کا حکم	۲۲	اسلام کا ذکر
۱۵	مصا حرت کی تعریف	۲۳	حریت کا ذکر
۱۶	تنقیح ششم دریافت مین حرمت جمع کر نی کے	۲۴	دیانت کا بیان
۱۷	تنقیح ہفتم دریافت مین ملک غیر کے	۲۵	حرفہ کا بیان
۱۸	مسئلہ شہادت موت کا عجیب مسئلہ	۲۶	مال کا بیان
۱۹	تنقیح ہشتم دریافت مین حرمت مین جمع بی بی و بچہ کے	۲۷	مہر کا بیان
۲۰	تنقیح نہم دریافت مین حرمت مطلقہ نشہ کے	۲۸	مہر کی تعریف
۲۱	تنقیح دہم دریافت مین انتظار عدت اور رفع موانع شرعی کے	۲۹	مسئلہ نکاح کے لئے مہر ضرور ہے
۲۲	۱۰ گیارہ صورتیں جنہیں انتظار ضرور ہے	۳۰	مسئلہ کم سے کم مہر کتنا ہے
۲۳	تنقیح یازدہم دریافت مین حرمت شرک کے	۳۱	مسئلہ مہر کے لئے مال مقوم ہونا ضرور ہے
۲۴	تنقیح دوازدہم دریافت مین حرمت ملک کے	۳۲	مہر کے اقسام
۲۵	ابواب صحیح نکاح	۳۳	مسئلہ استقرار مہر کن چیزوں سے ہوتا ہے
۲۶	ایجاب و قبول کا بیان	۳۴	مسئلہ عورت کا مہر کب نصف ہو جائے
۲۷	مسئلہ بیچون کے نکاح مین ترہیم	۳۵	مسئلہ عورت کا مہر مرد کے دنہ سے
۲۸	مسئلہ نکاح مین متاقدین کا شہور نام بیان کرنا سخت ضرور ہوگا	۳۶	کن صورتوں مین ساقط ہوتا ہے
۲۹	گواہوں کا بیان	۳۷	مسئلہ عورت مہر مؤجل کو میعاد کے
۳۰	مسئلہ کون شخص نکاح کا گواہ ہو سکتا ہے	۳۸	اندر مطالبہ نہیں کر سکتی
۳۱	رضامی زن و شوہر کا بیان	۳۹	نکاح قاضی کے معرفت سے ہو سکتا ہے
۳۲	حضور رحی دلی کا بیان	۴۰	نکاح بڑا سیکھا طریقہ
۳۳	صلاحت زوجین کا بیان	۴۱	نکاح کا خطبہ
۳۴	کفادت کا بیان	۴۲	ترکیب ایجاب و قبول
		۴۳	الفاظ ایجاب
		۴۴	قبول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵	الدعاء	۳۲	ایلا کا بیان
۲۶	طلاق کا بیان	۳۳	ایلا کی تعریف
۳۱	طلاق کی تعریف	۳۴	مشملہ رکیت ایلا کیا ہے۔
۳۲	مشملہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے۔	۳۵	مشملہ شرط ایلا کیا ہے۔
۳۳	طلاق کے اقسام	۳۶	مشملہ حکم ایلا کیا ہے
۳۴	طلاق بدعی کے اٹھ قسم ہیں	۳۷	ایلا میں بھی دو قسم الفاظ ہیں
۳۵	طلاق کے الفاظ تین ہیں	۳۸	مشملہ سخت ترکوت ایلا ہے۔
۳۸	مشملہ طلاق رجعی اور بائن اور شکشہ کا فرق۔	۳۹	مشملہ ایلا سے کس طرح رجوع ہوتا ہے۔
۳۹	مشملہ طلاق کا اثر زوجہ پر کس وقت ہوتا ہے۔	۴۰	خلع کا بیان
۴۰	مشملہ طلاق مجبور کی لغو نہیں ہے۔	۴۱	خلع کی تعریف
۴۱	کناح کے فسخ کا بیان	۴۲	مشملہ خلع سے طلاق بائنین واقع ہوتی ہے
۴۲	فسخ کی تعریف	۴۳	مشملہ خلع کے بعد تبرا ضنی طرفین دوسرا کناح ہو سکتا ہے۔
۴۳	مشملہ فسخ کر ایسا حق عورت کو حاصل ہے۔	۴۴	مشملہ لڑکی کا باپ خلع کر سکتا ہے
۴۴	مشملہ ساتھ اسباب میں کناح بدون تفریق کراے قاضی کے فسخ نہوگا۔	۴۵	مشملہ لڑکے کا باپ خلع نہیں کر سکتا۔
۴۵	تفصیل اسباب	۴۶	لعان کا بیان
۴۶	مشملہ اٹھ اسباب میں کناح بدون تفریق کراے قاضی کے فسخ ہو جاتا ہے۔	۴۷	لعان کی تعریف
۴۷	تفصیل اسباب	۴۸	شوہر کے قسم کہا بیگنا طریقہ
۴۸	دارالہرب کی تعریف	۴۹	عورت کے قسم کہا بیگنا طریقہ
۴۹	دارالاسلام کی تعریف	۵۰	عنین وغیرہ کا بیان
۵۰	مشملہ عورت شوہر کے جنون اور برص اور جذام اور حضرت کناح کو فسخ کر سکتی ہے۔	۵۱	عنین کی تعریف
۵۱	مشملہ عورت شوہر کے جنون اور برص اور جذام اور حضرت کناح کو فسخ کر سکتی ہے۔	۵۲	مشملہ عورت کو جنون مرد عنین سے کناح کو فسخ نہیں کر سکتی
۵۲	مشملہ عورت شوہر کے جنون اور برص اور جذام اور حضرت کناح کو فسخ کر سکتی ہے۔	۵۳	مشملہ مرد عنین کے زوجہ کا سکوت کناح کے فسخ کر سکتا ہے عارض نہیں ہو سکتا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۷	مسئلہ ۱۰۴ مرد کے ایک بار جمع کرنے سے عورت کا حق ادا ہو جاتا ہے۔	۳۹	مسئلہ ۱۰۴ عورت کو کس صورت میں نکاح ملے گا۔
۳۸	مسئلہ ۱۰۵ مرد عین کے ایام عذر شرعی مجبوری ہو سکتے ہیں۔	۳۹	مسئلہ ۱۰۵ عورت کو کس وقت نکاح ملے گا۔
۳۸	مسئلہ ۱۰۶ عین کے حکم میں خصی نبی علیہ السلام	۳۹	مسئلہ ۱۰۶ عورت کو کس وقت نکاح ملے گا۔
۳۸	مسئلہ ۱۰۷ مرد عین کے خلوت صحیح سے	۳۹	مسئلہ ۱۰۷ مرد عورت کو کن صورتوں میں
۳۸	پورا ہر لازم آتا ہے	۳۹	بہر جا نیکی اجازت دیکھتا ہے۔
۳۸	نصفہ کا بیان	۳۹	مسئلہ ۱۰۸ عورت کن صورتوں میں بلا اجازت
۳۸	نصفہ کی تعریف	۳۹	زوج کے باہر جا سکتی ہے۔
۳۸	مسئلہ ۱۰۹ مرد پر زوجہ کا نصفہ کس طرح ہے	۳۹	مسئلہ ۱۰۹ زوج چار صورتوں میں زوجہ
۳۸	مسئلہ ۱۱۰ مرد کو اختیار ہے کہ نصفہ میں	۳۹	مار پیٹ کر سکتا ہے۔
۳۸	روٹی کچی پکائی دے یا آٹا۔	۳۹	مسئلہ ۱۱۱ عورت کو کس وقت نکاح ملے گا۔
۳۸	مسئلہ ۱۱۱ مرد کی خدمت عورت پر واجب نہیں	۳۹	مسئلہ ۱۱۲ عورت کو کس وقت نکاح ملے گا۔
۳۸	مسئلہ ۱۱۲ عورت کا نصفہ کس عورت میں	۳۹	مسئلہ ۱۱۳ عورت ابوبن اور عورت کو کس وقت نکاح
۳۸	مرد پر واجب ہے۔	۳۹	ملے گا۔



کتاب الاجاب ہدایہ القضاۃ

جس میں رواجی مسائل مفتی ابیہا سلمہ سرکارم
یعنی

منکاح طلاق فسخ وغیرہ جو معاملات ازدواج میں بکار آمد اور مفید عام ہیں
نہایت کوشش کے ساتھ معتبر کتب فقہ سے لکھے گئے جسکے فوائد نہایت کتاب سے ظاہر
جناب مولوی قاضی احمد محمد الدین صاحب قاضی ضلع

کے تصنیف سے واسطے

رفاہ عام علی الخصوص عہدہ داران دارالقضا اور نائبین دارالقضا

وکلالت دیوانی اور امیداران امتحان وکالت طالبین علم و تحقیقین

شرع متین کے

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن محلہ فضل گنج طبع فی

بزن



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین۔ والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین۔ وعلیٰ آلہ الطیبین واجبی الطہارین
بعد منہ اذ انت کے پیارے پیغمبر مبتلا سے سات ابوالبرکات محمد قطب اللہ بنوہ قاہنی احمد علی الدین
بن علی محمد عرف قاضی تھریکن الدین بن قاضی محمد شکر اللہ قاضی سرکار بیر صوبہ حیدر آباد اور گت آباد
شرف اللہ والوالدیہ عرض پر اور اس کے کہ جب نہایت مذہب دہی قوم مافی جاتی ہی جو خدا کے کتاب منزل
یعنی خرقان جمید پر قیل اور احکام الہی کا امتثال پورے طور سے کرے۔ اور دنیا کے تمام قومن میں سے
وہی لوگ عالی ہمت اور پورے خیر اندیش تصور کئے جاتے ہیں جنہوں نے خدا کے پیچھے ہوئے قانون
شرعی کو عمدہ اور نیک نیتی سے اور ارادہ کے ساتھ عمل میں لایا ہو خصوص ہماری سرکار نظام
میں جو اسلامی سلطنت کے بقا اور ہمیشہ سے قانون شرعی کے اجرا کی سعی و مدد گاہی
اس احکام شرعی کے اجرا کا اہتمام پیش از پیش کیا گیا چنانچہ طریقہ معذات کے بنیاد جمائیکے لئے اور خلیفہ
کو کامل ایمان اور یقین لائیکے لئے شرعی معاملات مثل نکاح اور طلاق وغیرہ کے عدالت
دار القضا سے متعلق کرادی تاکہ ان شرعی معاملات کا تصفیہ قانون شرعی کے موافق اس محکمہ
میں ہوا کرے۔ لہذا اس خیر خواہ کو نہایت کا خیال ایک جوش گئے ساتھ پیدا ہوا کہ ان شرعی معاملات
مردوم الصدرا کا ایک ایسا مختصر مبالغہ بہ متنہا ط مسائل شرعی تیار کیا جائے کہ جس سے وہ ضابطہ
بآسانی کارروائی اور کارپردازی میں ان معاملات شرعی کے کام آوے اس لئے
عاجز نے اس ضابطہ کو اردو زبان میں مرتب کر کے اسکا نام ہدایت القضاۃ
رکھا صاحبان فہم و ذکاوت و تراست و الحمد و التملکے حیدر کہ احقر کے سہو و شیان سے
درگزر کر رکھنے اصلاح سے ملاحظہ فرماوینگے۔



قاضی احمد علی الدین

کنح کے معاملات کا بیان

تعریف کنح

کنح ایک معاملہ ہے جو متعلق عورت کے موجودہ مخصوص (قصداً) روپر دو گواہوں کے (ساتھ صلاحیت عاقدین کے)

توضیح کنح میں بھی مثل بیہ کے احباب و قبل ضروری لیکن اتنا فرق ہے کہ وہاں صرف ایجاب قبول سے معاملہ مہر باقی ہے اور یہاں بدولت دو گواہ کے بیہ معاملہ تمام نہیں ہو سکتا کیونکہ حبیہ عقد ہوتا ہے وہ عورت کا بدن نہائی ہے اور اسکا بدلہ مہر اور بدن نہائی ایسی چیز نہیں کہ اس پر قبضہ مہر دینے والی اسطورت ہو سکے جیسا شے بیعہ پر شتری کا قبضہ ہو سکتا ہے لہذا شارع نے بمنزلہ اس قبضہ کے دو گواہ قرار دئے کہ وہ قائم مقام قبضہ کے ہوں قصہ اس کے لفظ سے یہ ظہور ہوا کہ جو شخص باندی کو خرید کر تا ہو اگر چاہے اس سے مثل عورت منگو سکے صحبت کر لی جائز ہے لیکن وہاں معاملہ قصداً اس کے ذات سے ہے نہ کہ اس کے عضو مخصوص سے بلکہ یہ جواز و طہی بعض ملک اس کے ذات کے مشتری کو حاصل ہو گئی اور صلاحیت متعاقدین سے یہ مراد ہے کہ عاقدین میں کوئی نامائست کا نہ ہو۔

مسئلہ کنح کرنا واسطے صیانت نفس کے زنا سے واجب ہے۔

توضیح اگر کوئی شخص حالت اعتدال میں ہو یعنی روٹی کھا دینے کی اسکو طاقت ہو اور غرض نفسانی پیدا ہو اگر شدت شہوت نہ ہو تو کنح کرنا سنت مکرہ ہے۔ اور اگر شہوت کی شدت زمان میں مبتلا ہو یا خوف ہو تو واجب ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ حق نفقہ وغیرہ پورا ادا نہیں کیگا تو منع ہے دیکھئے فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ (۹۷) مطبوعہ احمدی۔

مسئلہ نرالسان کو چار عورتوں سے کنح کرنا ایک عقد میں یا متفرق عقود میں جائز ہے

توضیح آزاد مرد و مجاز ہے کہ چار عورتوں تک کنح کرے خواہ وہ تمام عورتیں حرمہ ہوں یا بانیئین یا بعض اوغنین یا غنین لیکن حرمہ پر باندی سے کنح نہیں کر سکتا دیکھئے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ (۲۹۱) جلد بین اولین۔

مسئلہ کنح منعقد نہیں ہوتا یا وقتیکہ اس کے شرائط و ارکان ادا نہ ہوں

توضیح اگر زید نے بکر کو سرف اپنی بیٹی دینے کا وعدہ کیا تھا یا اس صندوق کو قلم بند کر کے حوالہ کیا تھا یا پھر سگاری کے منسوب کر دیا تھا یا اپنی بیٹی کو بوجھن و نقد کے کنح

کر رہے تھے غرض سے بیکر کے حوالہ کر دیا اور اس سے اس پر کچھ تعیل نہیں کیا تو ان تمام صورتوں میں
غرض تھا کہ لازم نہیں آیا کہ ایسا نکاح کا وعدہ شرعاً قابلِ نفاذ ہے اور نہ کاغذ معاہدہ نکاح کے باعث
سودا قابل ہو سکتی ہو اور نہ خواہ مخواہی کا شرعاً کوئی اعتبار ہو دیکھتے ہو تو ان اقسام اور فاقہ خان
میں سے تعلیق بالشرط سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔

تیسرے ہندو نے کسی مرد سے یوں کہو کہ میں تجھ سے نکاح کرتی ہوں بشرطیکہ
میرا بیٹا مرنے نہ ہو۔ تو نکاح صحیح ہوگا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۲) جلد دوم سری مطبوعہ نو لکھنؤ
نکاح کرنا عورت زانیہ حاملہ کے ساتھ جایز ہے۔

تیسرے اگر کوئی عورت زانیہ سے حاملہ ہو تو اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے لیکن
شرعاً اور منع محل اوٹنے کے ساتھ مصاحبت نہ کرنی چاہئے اگر وہ مزینہ غیر کہ جو (دیکھئے ہدایہ مطبوعہ
مصطفائی صفحہ (۲۹۲) جلدین اولین) اگر زانیہ حاملہ سے زانی مرد سے نکاح کیا تو اس کا واسطے تھا
قبل از نکاح بھی وطنی کرنا با اتفاق حضرت خفی اور شافعی کے حلال ہے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲) جلد ۲)
مسئلہ نکاح اس حاملہ باطل ہے جس کا حمل نسباً معلوم ہو۔

تیسرے اگر کوئی عورت (معلوم النسب) رکھتی ہو لینے اور نہ کے وطنی بلکہ نکاح یا نکاح
یہاں ہرگز وہ عدت میں کیوں نہ ہو اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اس لئے کہ اس کا نسب ثابت ہو کر ہے
مل کا جو بی سے ہو یا لونڈی کے لیے مالک سے ہو جو اس کا اقرار کرتا ہو اور اگر اقرار نہ کرے تو نکاح
حالیہ سے درست ہے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد دوم سری)

مسئلہ نکاح حنفی مذہب والیکہ رافضی اور معتزلہ کے ساتھ ناجائز ہے۔
تیسرے رافضی اور معتزلہ مثل اہل کتاب کے ہیں مثنی عورت کا نکاح اور مثنی نہیں
لیکن اہل سنت کو ان کے عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے کیونکہ علامہ خیر الدین رحمہ نے ان کو
ان قبیل اہل کتاب قرار دیا ہے اور یہی قول عدل الاقوال ہے اسوہ طیکہ رافضیوں کے کفر میں شک
نہیں کہ سبب ان کے اعتقاد کفریات کے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۱۹۱ جلد ۲)۔

رافضی رافضی بیابے نسبتی عنوب براقصہ ماخوذ ہے رافضی سے جس کا معنی لغت
میں چھڑنا ہے۔ وہ ایک فرقہ ہے فرق اہل اسلام سے جنہوں نے زید بن علی بن حسین کو امیر
اور شہیدیت کرینک چھوڑ دیا ہے لہذا اس لقب سے ملقب ہوئے۔
معتزلہ ایک فرقہ ہے اہل اسلام سے جو قرآن مجید کو مخلوق کہتے ہیں اور دنیا

میں دیدار الہی کے منکر ہیں اور عباد کو خالق اپنے افعال کے جانتے ہیں وغیر ذلک من القباہج۔

مسئلہ جب عورت اور مرد باہم اسلام لادیں تو ان کے درمیان فی ہی نکاح ثابت رکھا جائیگا جو حالت کفر میں تھا گو وہ نکاح تھا ر اصول غلا ہو یا ہو

تقریح کافرون میں بدون گواہوں کے نکاح کرتے ہیں اور عدت میں بھی اون کے نزدیک نکاح درست ہی جب دن زوجین میں قبل اسلام لانی کے ایسا نکاح منعقد ہو گیا تھا اور بعد زوجین نے ملکر اسلام لائے تو وہ زوجین دوسری نکاح پر ثابت رکھے جائیں گے (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲۲ جلدین اولین و دومین مصنف غامی) اور اگر صرف زوجہ نے اسلام لائی تو قاضی اوس کے مرد کو اسلام لانے کے لئے حکم کرے اگر اسلام لایا تو وہ عورت ایسی ہی اور اگر انکار کیا اسلام لانے سے تو قاضی اون دونوں میں تفریق کرادے اور حضرت امام ابوحنیفہ و محمد رحمہ کے نزدیک یہ تفریق طلاق ہو جائیگی (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲۶ جلدین اولین و دومین ملکر اسلام لادیں اور وہ دونوں محارم ہوں تو پہلی اسلام نیکیے بعد تفریق کرادیا جائیگی (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲۶ جلدین اولین)۔

مسئلہ مرتدہ عورت کے نکاح کی دوبارہ تجدید ہونی چاہئے۔

تصیح اگر عورت نکاح ٹوٹ جائے غرض سے ایسے کلمات کفر زبان پر آنا جس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہو تو قاضی کو ضرور یہ کہہ اوسکو جو مسلمان کر کے اوسکا نکاح اوس کے پہلے ہی شوہر کے ساتھ تہویسے مہر پر مثلاً ایک نیار پر زبردستی سے کراوے اگر اوسکا مرد راضی ہو اور در صورت عدم رضا اوس کے اور کسی شخص کے ساتھ اوسکا نکاح کرا دیا جائے۔ (دیکھئے غامی لا اوطار صفحہ ۵۵ جلد ۲) **مسئلہ** ولی طمع کے غرض سے عورت کو اوس کے کفو میں نکاح کر نہیں مانع اور مزاحم نہیں ہو سکتا۔

تصیح زینب کا بہائی زید جو فاسق اور بیباک ہے اگر طمع کے غرض سے اس بات راضی نہوتا ہو کہ زینب کا نکاح اپنے قبیلہ اور قوم میں کسی کے ساتھ کر دے تو شرعاً قاضی ناقد مجاز ہے کہ بلا فرامحت زید کے زینب کا نکاح اوس کے قومی شخص کے ساتھ زینب کے رضامندی پر پڑا دے (دیکھئے فتاویٰ شیبانی)

مسئلہ گونگا اپنے اشارہ معبودہ سے نکاح کرا سکتا ہے۔

تصیح ایک گونگے شخص نے اپنے بالغہ لڑکی کا نکاح اپنے معبودہ اشارہ پر کر دیا ہو اور وہ لڑکی راضی ہو گئی تو وہ نکاح نافذ ہو سکتا ہے۔ (دیکھئے عقود رویہ صفحہ ۱۹ جلد اول و ثانی)

مسئلہ زوج زوجہ کے بہن کو بعد وفات زوجہ کے نکاح کر سکتا ہے
گو ایک ہی روز زوجہ کے وفات پر گزرا ہو۔

تصریح عورت کے مرنے سے مرد پر عدت لازم نہیں آتی بخلاف مرد کے
مرنے سے عورت پر عدت لازم ہوتی ہے۔ دیکھئے فتاویٰ صغیرہ صفحہ (۲۰) جلد اول مطبوعہ مصر
مسئلہ جن لڑکیوں کا ولی قاضی ہو تو قاضی اذن لڑکیوں کا نکاح اپنے ساتھ
یا اپنے بیٹے کے ساتھ نہیں کر سکتا۔

تصریح صحیح نابالغ یا مجنون لڑکیاں لا وارث ہو جائیں تو ان کے نکاح کر اپنے
کی ولایت قاضی کو ہو جاتی ہے۔ تو اب قاضی ولایت اذن لڑکیوں کا نکاح اپنے ذات یا اپنے بیٹے
کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قاضی کا تصرف و حقیقت حکم ہی اور قاضی کو اپنے
ذات یا بیٹے کے تصرف کے لئے حکم نہیں جائز ہے۔ بخلاف دوسرے اولیاء کے (دیکھئے فتاویٰ)
مسئلہ قاضی غیر لا وارث کے نکاح میں اجرت نہیں لے سکتا
تصریح قاضی جیسے بچوں کے نکاح میں اجرت نہیں لے سکتا کہ جب کا نکاح کر دیا
قاضی پر ولایت واجب اور جیسے صغیر اور مجنون لا وارث کا نکاح اور جن کو بچہ کا نکاح کر دینا جب
نہو جیسے وارث دار کا نکاح اور حالت میں قاضی کو اجرت کا لینا شرعاً و علماً حلال ہے
دیکھئے فتاویٰ قنیہ اور فتاویٰ خلاصہ اور فتاویٰ فیض الکریمی۔

مسئلہ مرد اپنی مناکحہ کو بغیر رضا اور اس کے وطن اصلی سے باہر
نہیں لے جاسکتا اگرچہ اس کا مہر بھی ادا کر چکا ہو۔
دیکھئے رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ مطبوعہ طبع مجتبیٰ دہلی۔

مسئلہ شیطانی مبیعہ لڑکیوں کا نکاح یدون بالغ ہونے اور رضامندی
اون کے فرضی مولے کے نکاح کر اذن سے منع نہیں ہو سکتا
تصریح شریعت عترت نے غلام باندی کو صرف بوجہ کفر و لحوق دار الحرب اور
عقبہ مسلمانوں کے اور غیر مال قرار دیکر بزمن کمال ذلت و خواری صحت خرید و فروخت کا حکم
فرمایا پس سوا اسے ایسے غلام باندی یا اذن کے اولاد کے جو کسی قسم کا حق آزادی اور نہیں
حاصل نہیں ہے خرید و فروخت جائز نہیں ہے فی الحقیقت وہ حربین اور ایسے عکرم کو بچ کر چھوڑا گیا
حرام ہے کہ تمام کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے اور جو حکم جو ازین عکرم کا بعض عوہشات میں محیط

سے بروایت امام محمد رحمہ اللہ کہ مفقود ہوتا ہو وہ صرف بخوف تلف تھا و بغير ضرر نہ تھا
نفس کے ہلاکت سے پہلے اگر کوئی شخص سبب قحط یا بابت کسی اور ضرورت کے جان کے تلف
کا خوف کرتا ہو تو اسکو جائز ہو کہ اپنے آپ کو یا اولاد کو فروخت کر کر اس کے پیسے سے قوت لازم
وسد رمق کرے۔ اور جو بابت و علت کہ بوجہ ضرورت پیدا ہوتی ہے بعد رفع ضرورت کے اسکا
حکم باقی نہیں رہتا جیسا کہ میتہ کو مخصوص کیا گیا ہے لیکن بعد رفع خوف ہلاکت کے وہ
اسپر حرام ہو جاتا ہے اگر کسی نے اپنی ذات یا اولاد کو فروخت کر کر کچھ پیسہ جمع کیا تاکہ ایسے
میں اسکی وہ شدت رفع ہو گئی تو وہ باقی پیسا اسکو اپنے صرف میں لانا جائز نہیں بلکہ اس
مالک کو دریافت کر کے حوالہ کرنا ضروری۔ الحاصل جواز بیع ایسے شرط پر کا محض جیلہ ہے حق نفس
کے لئے نہیں مرتب ہو سکتے ہیں اور سچر حکام ملک جواز استمتاع وغیرہ کے اور جو روایت امام محمد
سے کہ بعض خوشیات میں محیط سے جواز وطی ایسے مبیعہ کی سمجھی جاتی ہے وہ محض اسکا
رفع حد زمانہ کے ہے اسکو در حقیقت محیط پر مشتبہ سمجھنا چاہئے کہ جواز بیع کے ضمن میں علت
استمتاع کا مشتبہ پیدا ہونے سے وہ حد ساقط ہو گئی جب اس تمام تفسیر سے یہ بات ثابت
ہوئی کہ قحط کے نوڈھی غلام پر کوئی حکم بیع کا نافذ نہیں ہوتا یعنی مولیٰ اسکا در حقیقت مولیٰ نہوا
اور کوئی اقتدار اسکو اس کے ذات پر نہیں رہتا تو بغیر رضا اس کے ذات کے مولیٰ بذات خود

اقتدار نکاح میں مستبد نہیں ہو سکتا۔
مسئلہ زوجہ اپنے زوج کے مفقود ہونے سے دوسرا نکاح کر سکتی ہے
توضیح مفقود اسکو کہتے ہیں کہ وہ چلا گیا ہو اور اسکا ہرنا اور جینا معلوم
نہوا اور اس کے غائب بے خبر ہو جانے پر وقت ولادت سے اس غائب کے نو سال گزر
گئے ہوں۔ یا اس کے فقدان میں اتنا انتظار کیا گیا ہو کہ اس مفقود کے ویسے ہم عمر لوگ
سب مر گئے ہوں اور زوجہ کے درخواست کے بعد حاکم دارالقضا نے اس کے موت کا
حکم دیا ہو اور وقت حکم سے موت کے چار مہینے دس دن ایام عدت و فوات تمام ہو چکے
ہوں تب اسکو باہر مذہب حضرت امام اعظم کے دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اور اگر نکاح کے
بعد زوج اول آگیا تو زوجہ کو زوج ثانی سے پہر واپس نہیں لے سکتا۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے
فرمایا ہے کہ جب زوج کے مفقود پر چار سال گزر جائیں تو قاضی درمیان زوجین کے
تفریق کر دے اور وہ عورت عدت و فوات بیٹھ جاوے اور جس سے چاہئے کہ

کر لے۔ اور امام شافعی رحمہ کو بھی مذہب قدیم میں امام مالک کے قول سے اتفاق ہے اور
 امام احمد جبیل اوس کے فقدان کے حالات پر حکم دیتے ہیں یعنی اگر اوس حالت سے
 اوس کا مرنا پایا جاتا ہو تو اوس سے مراقبہ کرنا چاہئے ورنہ نہیں مثلاً کوئی شخص لڑائی کے
 دو مصفون میں گم ہوا یا جہاز ٹوٹ گیا یا ایسے نزدیک سے کام کو گیا کہ بالکل مجبور
 ٹوٹ کر آسکتا تھا نہ آیا تو ایسے صورتوں میں بعد چار برس کے اوسکی جو روح مدت موت بعینہ
 سکتی ہے ورنہ تاریخ بیدایش سے نو سال گزرنیکے بعد صاحب جامع الزوکر کہتا ہے کہ ہر اوضاع و احوال
 میں امام مالک کے قول پر فتوے ہی صاحب نہر الفائق وغیرہ نے اعتراض کیا ہے کہ ہمیں
 کوئی سبب نہیں ہے کہ امام مالک کے مذہب پر حکم کریں کسی لئے کہ حاکم مالکی الذہب کہتے ہیں
 رجوع ہونا ممکن ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی کہتے ہیں کہ کلام اس میں ہے کہ جس جگہ ضرورت تحقیق
 ہو اور وہ مالکی الذہب نہ ہو تو حنفی اس مسئلہ پر حکم دے سکتا ہے۔ دیکھئے مسئلہ کو درالمختار جلد ۱۰
 دہلی جلد (۳) صفحہ (۳۰۳) اور فتاویٰ عالمگیریہ اور ہدایہ کے باب المفقود میں۔

مسئلہ نکاح موقت اور متعہ دو نون باطل ہیں۔

تقریر صحیح نکاح موقت اور متعہ کہتے ہیں کہ مرد عورت سے ایشیا دو دن یا دو
 وقت معین مثلاً دس دن کے لئے نکاح کرے ایسا نکاح ہرگز صحیح نہیں دیکھئے ہدایہ صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳
 اور نکاح متعہ اور متعہ کہتے ہیں کہ مرد عورت کو کسی مقدار معین مال سے ایک مدت معین تک اپنے پاس
 رکھے اور متعہ ہو دسے اور اس میں ایجاب قبول شرط ہی اس سے واضح ہوا کہ فرق درمیان نکاح
 موقت اور نکاح متعہ کے شہادت کے تحقق و عدم تحقق کا ہے۔ اور جہہ و راست کا اس اتفاق
 سے کہ یہ نکاح خفاک خفیہ اور جنگ مکہ میں جائز ہوا تھا پیر اور سکو جناب سرور کائنات صلعم
 ابتدا فرمایا دیکھئے بھیج بخاری اور صحیح مسلم۔

بحث تنقیحات

قاضی کو چاہئے کہ انعقاد نکاح کے قبل حسب ذیل تنقیحات قائم کرے
 تنقیح اول۔ تم لوگ جو درمیان متعاقبین کے نکاح ہو
 کر آیا جاتے ہو یا نہ بیان کرو کہ عاقدین سے تمہارا کیا رشتہ
 نصیح اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف اجازت انعقاد نکاح کے حاصل کر نیکی لئے
 اجنبی لوگ حاضر ہو کر پردہ انگلی انعقاد نکاح کی حاصل کرتے ہیں اور اصل اولیٰ متعاقبین

جلسہ انکسار میں حاضر نہیں رہتے لہذا انکسار دار القضا کو اصل اولیا و مستعاقین کے استرضاء کا علم حاصل نہیں ہوتا حالانکہ اولیا و مستعاقین کے رضامندی کا علم حکم دار القضا کو ہونا نہایت ضروریات ہے ہر پس چاہئے کہ اولیا و مستعاقین اصل یا وکالت حاضر ہو کر انکسار کی اجازت کی درخواست پیش کریں تاکہ آئندہ کوئی ولی القضا انکسار کے بعد اپنی عدم رضامندی کا انکار نہ کر سکے۔

تفتیح و وہم۔ تم جو یہ قرابت اپنی ظاہر کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور بھی کوئی مستعاقین کے رشتہ دار نہیں۔
تصیح۔ اس تفتیح کی اسلئے ضرورت ہے کہ ولی قریب جس کو صغار کے انکسار کرانے کا حق ہو جو بیستین ہو یا دسے اور ولی قریب کے ہوتے ہوئے ولی بعید کو خود اسے سے انکسار کرنا چاہتا ہو تو اسے منع ہے۔

ولی۔ شرع میں اس کو کہتے ہیں جو بالغ اور عقل اور وارث ہو اگرچہ باقی تین بنا بر ذہب صحیح کے بشرطیکہ حرمت کہولنے والا ہو۔

پھر یہ ولایت حسب ذیل چار سببوں سے ترتیب وار ثابت ہوتی ہے یعنی پہلے سب کے اولیا موجود ہونے پر دوسرے اور کسی قسم کے اولیا کو حق نہیں الیہا ہی دوسرے میسرے چوتھے میں بھی ترتیب آجھی جاوے۔

سبب اول۔ ولایت نسبی جو عصبات کو حاصل ہے۔
سبب دوم۔ ولایت ملکی جو مالک کو بہ نسبت اپنے نوڈی علامہ کا
سبب سوم۔ ولایت اعماق جو آزاد کنندہ کو بہ نسبت آزاد شدہ کو حاصل ہے
سبب چہارم۔ ولایت امامت جو حاکم یا قاضی وقت کو بہ نسبت صغار لاادبائے کے حاصل ہے۔

(پھر عصبات کے ولایت میں ذیل ترتیب متفق ہے)

عصبات میں ہر اول بیٹے کو ولایت حاصل ہے اور ہر تقدیر ہونے اور سکے پوترے اور وہ نہ ہونے پر پڑ پوترے وغیرہ کو نیچے تک حاصل ہے بعدہ باب کو اور وہ ہوا تو اس کے دادا کو اور ستھے ہو تو پردادا کو اور اسی طرح اوپر تک بعدہ حقیقی بیانی۔ بعدہ پدری بیانی۔ بعدہ حقیقی بیانی کا بیٹا۔ بعدہ پدری بیانی کا بیٹا اسی طرح نیچے تک۔ پھر سکاچا۔ پھر سوتیل چاچا باب کے طرف سے پھر

چچا کا بیٹا۔ پھر سوتیلے چچا کا بیٹا اسی طرح نیچے تک پہر باب کا سکا چچا۔ پہر باب کا سوتیلہ چچا۔
 پہر باب کا سکا چچا پہر بابی پہر باب کا سوتیلہ چچا پہر بابی باب کے طرف سے پہر اسی طرح اولاد۔
 اولاد کی بعد والدہ بعد سگی بہن بعد سوتیلی بہن باب کی طرف سے پھر والدہ کی اولاد پھر دوسری
 بعد عالم بعد فاضی اگر حاکم نے اس کو تو بیع میں نکاح کرانے کی اجازت دیا ہو۔ اس ترتیب سے نکاح
 کے بیان کرنے سے صرف یہی غرض ہو کہ ان اولاد میں سے جو قریب ترین اولاد کے بغیر رضا
 کے بعد کے نکاح کرانے سے نکاح جائز نہ ہوگا ہاں اگر دلی قریب صغیر یا مجنون یا مملوک یا
 شہانہ روزہ کی سافت پر ہو تو اس بعد کو نکاح کر دینے کا حق حاصل ہو جائے اور بعد از نکاح
 کے دلی قریب اس نکاح کو جو اس کی غیبت کی وجہ سے ہوا ہر منسوخ نہیں کر سکتا۔
 دیکھئے نایۃ الاولیاء صفحہ (۲۵)۔

(ولایت کے حسب ذیل دو قسم ہیں)

قسم اول۔ ولایت استجابی۔

لنصرہ کج۔ سرہ بالنہ عاقہ کا نکاح عام اس سے کہ وہ بکر ہو یا ثیبہ جسے
 ولی کے اپنے کفو میں صحیح ہے لیکن دلی کی حضوری ایسے حال میں مستحب ہے کیونکہ سیدنا
 حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے نعمت اس نکاح کی اجازت دی
 پر موقوف نہیں رکھا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرف رجوع فرمایا ہر لذ اولی کا ہونا اس
 نکاح کے لئے ضروری نہیں دیکھئے ہدایہ صفحہ (۲۹۳) جلدین اولیں
 قسم دوم۔ ولایت زیر دستی۔

لنصرہ کج۔ نابالغ لڑکی اور مجنونہ اور باندی جو اپنے ذات سے تقرقات کا اقتدار

نہیں رکھتے ان کا نکاح اولیا و مالک کی اجازت پر منحصر اور موقوف ہو دیکھئے نایۃ الاولیاء صفحہ (۲۹۳) جلد

مسئلہ نکاح بسبب صرح نقصان اور ولی فاسق اور وصی کے انعقاد سے منع نہیں ہو سکتا۔

لنصرہ کج۔ اگر چہ اپنی صغیر بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ صرح نقصان سے

یا کسی غیر کفو کے ساتھ کرادے یا کوئی ایسا ولی بے باک اور بد تدبیر عام اس سے کہ وہ دلی باب

یا واد اور اس کا فاسق معروف ہو اور وہ اپنی ولایت سے نکاح کرادے۔ یا کسی شخص نے کسی

اجنبی کو مرتے وقت اپنی بیٹی کے نکاح کرانے کی وصیت کیا ہو اور ایسا وصی اپنی وصی ہو سکتا ہے راہ سے نکاح

کر دے تو ہرگز صحیح نہیں دیکھئے حقوق و درمیانہ صفحہ (۳۶) جلد اول طبو جہ صرا و نایۃ الاولیاء صفحہ (۳۱) جلد

وصی - اوس کو کہتے ہیں کہ کسی نابالغ کی جاہد اور عیترہ کی اصلاح کے لئے کوئی سرپرست مقرر کیا جاوے عام ہر اوس سے کہ وہ اوسکا رشتہ دار ہو یا نہ ہو۔

تفتیح سوم - آپس میں دولہ اور دولہن کے ہنسی کیا نا تاہر۔
تصریح - اللہ جل شانہ نے ساتھ ساتھ ہنسی ثابت فرمایا ہے۔ مان بیٹی بہن - بیوی - خالہ - بیٹی - بھانجی۔

مان - سے عرف شرع میں وہ سب عورتیں مراد ہیں کہ جس کے طرف سے مائدہ کا نسب منتہی ہو خواہ مان کی طرف سے خواہ باپ کے طرف سے جیسا کہ مانی پر مانی داوی پر داوی یہ سب مان کی حرمت میں داخل ہیں۔

بیٹی - سورہ تمام عورتیں مقصود ہیں کہ جس کا نسب انسان کے طرف سے خواہ بواسطہ غیر واسطہ منتہی ہو جیسا کہ بیٹی پوتی یا نواسی پر نواسی وغیرہ یہ سب بیٹی کی حرمت میں داخل ہیں۔
بہن - حقیقی اور علاقائی اور اخائی بہن مراد ہیں اور یہ سب بہن کی حرمت میں داخل ہیں۔
بیوی - بیوی سوا اوس مرد کی بہن مراد ہے جس کے جانب انسان کا نسب منتہی ہو خواہ باپ کی بیوی ہو یا دادا کی اسی طرح نانا کی بہن یہ سب بیوی کی حرمت میں داخل ہیں۔
خالہ - یعنی جس عورت کی طرف انسان کا نسب منتہی ہو اوس کی بہن خالہ ہو خواہ مان کی بہن حقیقی یا علاقائی یا اخائی ہو مانی یا پر مانی کی بہن یہ سب خالہ میں مراد ہر عام ہیں۔
بیٹی - خواہ یعنی بہن کی بیٹی ہو یا علاقائی یا اخائی کی یہ سب بیٹی ہیں حرمت میں بیٹی کے داخل ہیں۔

بھانجی - خواہ حقیقی ہو یا علاقائی ہو یا اخائی یہ سب بھانجیاں حرمت میں داخل ہیں۔
یہ تمام عورتیں سبق الذکر نمبر ۱۱ سے نمبر ۱۲ تک ذکر کئے گئے وہ عورتیں ہیں کہ اگر کہی اور کسی وجہ سے کالج درست نہیں بلکہ اون کو عورات ابدیہ کہتے ہیں۔

تفتیح چہارم - کیا دولہ دولہن نے ڈھائی سال کی عمر میں کیدوسر کی ان یا کیدوسر کے مرضہ کا - (طریقین سے یا یک طرفہ) دو دو پیہن
تصریح - چونکہ عورتیں نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہ تمام مرضہ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں لہذا اس تفتیح کی ضرورت ہوئی اور دریافت کرنا پڑا تاکہ مرضہ کی مان - اور بیٹی اور بہن اور خالہ اور بیٹی - اور بھانجی - اور بیوی یہ سب عام بیٹی ہیں اور اوس میں کالج نہ پڑا جائے۔

چند صورتیں ہیں جن میں سے ایک کے حسب ذیل ہیں جن میں سے ایک
حلال ہے۔

(حلال ہے بوسے کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہ ہے کہ بوسے کی مان میں شہوانی کا بیٹا محمود
اور محمود کا بیٹا نانا بوسے کی مان میں ایک ایک اجنبی عورت کریمہ سے دودھ پلایا تو زید کو کریمہ سے
کرنا حلال ہے۔ بخلاف اس کے بوسے کی مان میں باپ اور دادا کو حلال نہیں اس واسطے کہ خالہ
کی مان زوجہ محمود کی تو بہو بہن نہیں ہے۔

اوسکی دوسری صورت یہ ہے کہ رضاعی بوسے کی بستی ان سطح سر کی
مثال میں محمود کی زوجہ نے بیکر کو دودھ پلایا تو زید کو بیکر کی بستی مان سے نکاح درست ہے۔
اوسکی تیسری صورت یہ ہے کہ رضاعی بوسے کی رضاعی مان مثلاً بیکر کو
زوجہ محمود کے سواں اگر علیہ ہے بن دودھ پلایا ہو تو بستی مان یہ حلال ہے۔

اوسکی چوتھی صورت یہ ہے کہ بستی بیٹے کی رضاعی مان مثلاً زید کے بیٹے
عبداللہ کو حمیدہ سے دودھ پلایا تو حمیدہ کی مان رضاعی مان بنی عبداللہ کی تو زید کو حلال
برخلاف اس کے عبداللہ کی مان بستی نہیں ہے۔ زید کی تو دوسری صورت یہ ہے۔
اوسکی پانچویں صورت یہ ہے کہ رضاعی بیٹے کی بستی یا رضاعی مان
زید کا بیٹا ہو رضاعی مان اس کا نام بخلاف کی مان بستی ہو یا رضاعی زید کو حلال ہے۔

(حلال ہے بوسے کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہ ہے کہ بوسے کی مان رضاعی ہو اور بہن بستی مثلاً زید کی بستی بہن

کو خالہ سے دودھ پلایا تو زید کو خالہ سے نکاح درست ہے۔
اوس کی دوسری صورت یہ ہے کہ بہن رضاعی ہو اور اوس کی مان بستی

بیسے زید کی رضاعی بہن رشیدہ ہو تو زید پر رشیدہ کی مان بستی حلال ہے۔
اوس کی تیسری صورت یہ ہے کہ بہن رضاعی ہو اور بہن بھی رضاعی چچا
مثلاً بہن رشیدہ کے رضاعی مان زید پر حلال ہے۔

(حلال ہے بیٹے کی بہن)

اوسکی پہلی صورت یہ ہے کہ بہن رضاعی اور بیٹا بستی ہو چنانچہ زید کا بیٹا ہو

خالد اور اوس کی رضاعی بہن ہو زیدہ یعنی خالد اور فریدہ اکیٹ اجنبی عورت کا دودھ پیا تو زیدہ
فریدہ حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ کہ۔ بیٹا رضاعی ہوا اور بہن نبی جیسے زیدہ
بیٹا احمد رضاعی اور احمد کی بہن نبی جیمہ ہو تو زیدہ پر حرام حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ کہ بیٹا ہی رضاعی اور اوسکی بہن ہی رضاعی
جیسی کہ مثال سابق بن احمد کی بہن رضاعی زیدہ پر حلال ہے۔

(حلال ہے بیانی کی مان)

اسکی بھی تین صورتیں ہیں چنانچہ اوسکی لقمیل بہن کی مان میں مذکور ہو چکی

(حلال ہے مامون کی مان)

اوس کی پہلی صورت یہ کہ زیدہ کے مامون نبی کو دودھ پلایا اجنبیہ سے
زیدہ کو مامون کی دائمی حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ کہ زیدہ کے رضاعی مامون کی نبی مان

زیدہ کو حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ کہ زیدہ کے رضاعی مامون کی رضاعی مان

زیدہ پر حلال ہو اور اگر مامون اور اوسکی مان دونوں نبی ہوں تو حلال نہیں اسواسطیکہ مان
مان مانگی نامی ہو یا مانا کی منکوحہ۔

(حلال ہے بیٹے کی بیوی)

اوس کی پہلی صورت یہ کہ۔ زیدہ کا بیٹا نبی حسن اور اوس کا دودھ

پیا اجنبی عورت کا جو زیدہ سے خالد کی اور خالد کی بہن عظیمہ رضاعی بیوی ہوئی
حسن کی سو عظیمہ زیدہ پر حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ کہ۔ زیدہ کا بیٹا رضاعی ہو خالد سو خالد کے

نبی عمہ زیدہ پر حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ کہ۔ خالد نے زیدہ کے زوجہ کے سوا کسی

دودھ پیا تو کریمہ کے خاوند کی بہن زیدہ پر حلال ہے اور اگر بیٹا اور اوسکی عمہ دونوں نبی ہو

توزید پر اسکی عمر حلال نہوگی کیونکہ وہ بہن ہے و میر کی دیکھئے عاتقہ الاوطاف صفحہ (۸۳) و (۸۴) طبر (۲)
 رضاع - عورت کی جیہاتی سے دودھ جو سنے کو کھیتے ہیں مدت رضاعت تین
 حاملہ ہو کر وہ جو سنا ایک گھنٹہ ہو عورت کنواری نو برس کی عمر والی سے یا عورت مرد
 یا بڑی سے - اودیت رضاعت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسی سال یعنی تیس مہینے
 قمری کے اندر اگر بچہ کسی کا دودھ پوگا تو حرمت رضاعت ثابت نہوگی۔

تفتیح - کیا عاقد پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد کے تین
 کچھ نہانا رکھتا ہے۔

تصہیح - اکثر دیکھا گیا کہ زوج اپنی زوجہ کے وفات کے بعد اوسہی زوجہ کے
 قراہت وار نہیں ہے کسی کا خوشگوار ہوتا ہے ایسی حالت میں یہہ دیانت مافر وہ کاکاہہ
 عورت مخلوب پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد پر حلال نہو یا نہیں کیونکہ ہر عورت کو اصول
 نخل صحیح کرنے کے وجہ سے اوسکے شوہر پر ہمیشہ کو حرام میں عام اس کو کہ اوس عورت سے
 صحبت کی ہو یا نہ ہو۔ اور نیز عورت کے قرض بشرطیکہ اوس عورت کی صحبت کی ہو ہمیشہ کو ایک
 شوہر پر حرام میں۔ نخل صحیح سے یہاں ہ مراد یہ کہ تکلف نہ اپنا نخل کر لیا ہو یا ضمیر و جنوں کے
 جانب سے ولی نے قبول کیا ہو یا نہ کہ اگر کسی نے چار یا پنج برس کے بچے کا نخل
 اوسہی کے قبول کر لیا تھا اور یہ وہ منکوحہ مرگئی یا اوس کے گھر میں آئی تو اوس کی مان آئے
 شوہر پر حلال ہے کیونکہ وہ نخل و حقیقت درست نہ تھا۔

مسئلہ - زنا وغیرہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے
 تصہیح - اگر کسی شخص قابل شہوت نے عورت قابل شہوت سے زنا کیا
 یا شہوت سے اوس کو آہتہ لگایا اوس عورت نے اوس کو شہوتا آہتہ لگائی۔ یا مرد نے شہوتا
 عورت کے ستر خاص کو دیکھا یا عورت نے ذکر کو شہوتا دیکھی ہو تو عیسوی حرمت نخل سے ثابت
 ہوتی ہے اوسی طرح حرمت زنا اور شہوت سے چھوٹی اور شہوت بیکان کو دیکھنے سے بھی
 ثابت ہوتی ہے مگر اسوای زنا کے سب میں شرط یہ ہے کہ اترال ہوا ہو۔

مصاہرت - سسرالی رشتہ داری کو کہتے ہیں عام اس سے کہ وہ رشتہ
 نخل کے سبب ہو یا زنا کے یا وطی یا شہوت وغیرہ کے سبب ثابت ہو۔
 تفتیح ششم - کیا اس عاقد کی ادبھی کو عورت زندہ ہے

جو اس عاقدہ کے ساتھ قرابت رکھتی ہو۔

لھریج۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی شکوہ عورت پر او سہی لے سکتے ہیں اور
میں سے دوسری کو کرتے ہیں ایسی حالت میں یہ دریافت کرنا ضرور ہوگا کہ ان کے دہن
امکیہ، دوسرے کا محرم ہو یا نہیں کیونکہ حج کرنا ہر دوزی رحم محرم کا مثلاً وہ بیہوش کا اور
خالہ بہانہ کا اور خالہ بیہوش کا اور بیہوشی کا عام اس سے کہ یہ ہر دوزی رحم محرم آپس میں
ہوں یا ملائی یا اختیانی خدام کی شرکت میں جمع کرنا منع نہیں ہے یعنی وہ بیہوش
جو نوٹڈیاں ان اہلیت ساتھ خرید کر نامضایقہ نہیں ہو کر دوزن سے صحبت نہ کرے
تفتیح ہفتم۔ کیا اس عاقدہ کا کوئی شوہر زندہ موجود ہے۔

لھریج۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالت عفرین شادی کر کر دوزن کو دولہ کے
بیان روا نہ نہیں کرتے اور اس دوسرے ناراض ہو کر دوسرے کے بیان بٹھال کر دوسرا
نکاح کر دیتے ہیں لہذا اس تفتیح کی ضرورت ہونی اور یہ دریافت کرنا یہ عورت کبھی
شکوہ تو نہیں ہے کیونکہ شوہر دار عورتوں کا بموجب حکم قانون آسمانی کے کسی کو نکاح کرنا
مسئلہ۔ کوئی قاضی کسی شوہر دار عورت کا دوسرا نکاح نہیں کر سکتا
ان جبکہ زوج اول مر جاوے اور قرض او سے فرستے کی
گواہی دین اور بیان کریں کہ ہم نے اس کے خازنہ کی نماز پڑھی
ہی یا ہم نے اس کو دفن کیا ہے تب دوسرا نکاح وقت موت
سے القضاء عدت وفات کے بعد کرنا سکتا ہے
لھریج۔ شہادت موت میں ایک شخص کی گواہی قضاء قاضی کے لئے ہرگز

متغیر نہیں ہر اور نہ قاضی بدوین و شخص کے گواہی کے موت کا حکم دے سکتا ہے لہذا دو گواہ کا
ہونا ضرور ہوا۔ اور اگر موت کے وقت ایک ہی شخص تھا عام اس سے کہ وہ کہیں مر گیا ہو اور
طریقہ واسطے قبول ہونے شہادت کے یہ ہے کہ وہ دوسرے کو خبر دے موت کی ہر دوزن
ملکر قاضی کے پاس گواہی دین تب اس کے موت کا حکم دیا اور جب حکم دیا گیا اور اس نے دوسرے
نکاح بھی کر لی اور شوہر دل زندہ ہو کر آیا تو اپنی زوجہ کو بعد القضاء عدت واپس لے لیا جائے
نقادی مالکیت اور قادی خلاصہ۔

تفتیح۔ کیا حرمہ شکوہ کے ہوتے ہوئے لڑائی سے تو نکاح نہیں کیا جاتا۔

نقص ہے۔ چونکہ کسی شخص کا موجودگی عہد منکوحہ کے باندی سے نکاح جائز نہیں ہے اور نہ دونوں سے بوقت واحد نکاح میں اکٹھا کرنا درست ہے لہذا اس تنقیح کی ضرورت تھی باندی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو مسئلہ میں ذکر کی گئیں آج کل کے زمانہ میں جو غلطی لڑکیاں موجود ہیں وہ باندئیں نہیں ہیں بلکہ ملازمہ ہیں اور لیسے نکاح باوجود عہد کے جائز ہے۔

تنقیح نہم۔ کیا یہ عورت نکاح کی مطلقہ ٹائٹل سے جو جس کے دوبارہ نکاح کر لیا جائے نصیب ہے۔ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا ہے تو خاوند اور بی بی علاقہ مرتفع ہو جاتا ہے اور ان دونوں میں دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوتا تا آنکہ وہ علاقہ ٹھوٹے دوسرے نکاح اور وطنی کے جاکر جدائی حاصل نہ کی ہو اور ایسا ہی حرام ہے نکاح کرنا صغیر کے عورت مطلقہ ٹائٹل سے کیونکہ صغیر کا طلاق دنیا بالکل ٹھوٹا ہے اور اس کا نکاح تا بلوغ اس کے ایسا حکم ہے کہ طلاق ہی زائل نہیں ہوتا۔

تنقیح دہم۔ کیا یہ عورت کسی کی معتدہ ہے۔

نصیب ہے۔ معتدہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے نفس کو ایک مدت میں تک نکاح اور وطنی سے باہر غرض روک رکھی کہ جو اثر نکاح اور فراش سابق کا باقی باقی رہ جاتا ہے اور یہ مدت عورت پر تین وجہ سے واجب ہوتی ہے ایک تو طلاق کی وجہ سے دوسرا فسخ نکاح کے سبب سے تیسرا بیوہ ہو جانے کے باعث سے مثلاً کوئی عدولہ عورت طلاق یا فسخ کے باعث مدت بیٹھی ہو عام اس سے کہ وہ مدت طلاق بانیہ سے ہو یا طلاق بھیسے یا طلاق ٹائٹل سے اس کے لئے مدت تین حیض کی مقرر ہے جبکہ اس معتدہ کو حیض آتا ہو ورنہ تین مہینے کی مدت ہے یا کوئی عورت شوہر کے مرجائے مدت بیٹھ گئی ہو عام اس سے وہ بیوہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یا کافرہ یا مسلمہ موطورہ یا غیر موطورہ اس کے لئے مدت چار مہینے دس دن کی مقرر ہے پس کوئی شخص بدون اتمام ایام عدت کے کسی حالت میں کسی معتدہ عورت کے نکاح نہیں کر سکتا اور ایسا ہی حاملہ عورت کے ساتھ عام اس سے کہ وہ حاملہ عورت ہو یا لوطی یا یا بیوہ بدون وضع حمل کے نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ عدت کو مقصد حفظ نسب اور انتظار ہے مرناع شرعی ہے لہذا حسب ذیل صورتوں میں عدت اور رفع موانع شرعی کا انتظار کرنا ضروری ہے

صورت اول۔ کسی مسلمان کو دوسرے شخص کے عقدہ سے زمانِ عدت میں نکاح کرنا درست نہیں ہے خواہ وہ عدت کسی اور دن میں وجہ بیوق الذکر سے لاحق ہو۔
 عداوت دوم۔ ہر شخص کو اس کے عدت میں اس طرح کی بیوق اور عداوت سے بچنا چاہیے اور بیوق سے نکاح جائز نہیں ہے خواہ وہ وطی بہ نکاح صحیح ہو یا نکاح کسی شہید سے ہو۔

صورت سوم۔ کوئی شخص جو بیوق عداوت کے عدت میں یا بیوقین کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا خواہ وہ عدت نکاح صحیح سے ہو یا فاسد سے یا وطی بہ شہید سے ہو۔
صورت چہارم۔ مسلمان شخص اپنی بی بی کے طلاق کی عدت میں بائیکاٹ کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔
صورت پنجم۔ مسلمان شخص اپنی زوجہ مطلقہ شدہ کے ساتھ بغیر علامہ ہونے کے نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت ششم۔ مسلمان شخص اپنی خریدی ہوئی لونڈی کے ساتھ قبل از نکاح وطی نہیں کر سکتا لیکن استبراء کے بعد اپنے ایک حیض آجائے بعد وطی کر سکتا ہے۔
صورت ہفتم۔ مسلمان شخص اس عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئے ہو نکاح کر کے قبل ولادت وطی نہیں کر سکتا اگر اوس کا زانی اپنی مرضی سے نکاح کرے اور قبل ولادت وطی کرنا چاہئے تو مضائقہ نہیں۔

صورت ہشتم۔ مسلمان شخص قبل ولادت اس عورت حریہ حاملہ کے نکاح دار الحویلی میں مسلمان ہو کر دارالاسلام آئی ہو نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت نهم۔ مسلمان شخص اس عورت حریہ سے جو دار الحویلی سے گرفتار ہو کر آئی ہو خواہ غیرہ ہو یا کبیرہ بغیر ایک یا حیض آنے یا ایک مہینہ گزرنے کے نکاح کر سکتا۔
صورت دهم۔ مسلمان شخص اپنی کاتبہ کو بغیر آزاد کرنے یا عاجز ہو جانے اور اس کے بدل کثابت سے نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت یازدهم۔ مسلمان شخص عورت پرست اور مجوسہ اور مرتدہ کو بغیر مسلمان ہونے کے نکاح نہیں کر سکتا۔ دیکھئے باب العداوت کو غایتا لاوطار اور کثرینہ صحیح یا زودہم۔ کیا یہ عورت مشترکہ تو نہیں ہے۔

لصريح۔ جو عورتیں ایسی کافرہ ہوں کہ صاحب کتاب نہیں ہیں جیسے کہ ہندوستان کی بت پرست یا آتش پرست یا ستاروں کے پوجی والے اون سے نکاح جائز نہیں جب تک کہ مسلمان ہوں۔ لیکن عورت اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز ہے اگرچہ مسلمان نہ ہوں۔ اہل کتاب سے وہ عورتیں مراد ہیں کہ جو کسی پہلے نبی کے مذہب پر ہوں اگرچہ وہ مذہب اب منسوخ ہو گیا ہو لیکن اب وہ یہی کافر نہیں اور کتاب کے کتاب آسانی مراد جو کسی نبی پر نازل ہوئی ہو۔

تخت دو از دہم۔ کیا یہ عورت نکاح کی سیدہ ہے۔
 لصريح۔ کسی غلام کو اپنی مالکہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں ہے جاماس سے کہ وہ غلام غلام ہوں کچھ اوس میں ملا وجریب کا ہو جیسا کہ مکاتیب یاد بریا غلام مشترک اور چون کہ اس زمانہ میں یہ صورت عدم ولایت اور کسی پوری تفصیل کلمہ کی کوئی حاجت نہیں۔

(ابواب صحت نکاح)

یعنی وجود صحت نکاح کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے جن کی تفصیل حسب ذیل۔

ضرورت پہلی ایجاب و قبول کا ہونا ارکان نکاح سے ہے۔
 لصريح۔ متعاقبین میں سے پہلے کے قول کو ایجاب کہتے ہیں اور

دوسرے متعاقب کے قول کا نام قبول ہے یہ خواہ یہ ایجاب و قبول اصل عاقدین کے تہا سے ہو یا بذریعہ وکالت کے مگر شرط یہ ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہو۔ اگر وہ مجلس باقی نہ رہیگی تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ مثلاً مرد نے کسی عورت کو حالت قیام میں اوس کے کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا پھر وہ عورت کہہ کر کہی کہ میں نے قبول کی تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ کذا فی الشیانی اور ایسا ہی ایجاب و قبول میں فرد سے کہیہ دونوں لفظ ماضی کے یا اون میں کا ایک لفظ ماضی اور دوسرا مستقبل کا ہو مثلاً ایک کے کہنا کرتا ہوں اور دوسرے کہے کہ میں نے قبول کیا تب نکاح صحیح ہوگا ورنہ ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ کذا فی الشیانی اور ایسا ہی ایجاب و قبول میں فرد ہو کہ لفظ نکاح اور تزویج اور وہ الفاظ بوسلے ہمارے جو اس ہی کی معنی یا تاکید میں سے لئے وضع کئے گئے ہوں جیسا کہ مالک نے فرمایا ہے کہ

یا بیع کر دیا ان الفاظ کے ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے ورنہ لفظ مستقار یا ہجر
یا وصیت یا ہن کے ایجاب و قبول سے نکاح ہرگز منعقد نہ ہوگا کذا فی الہدایہ اور یہ بھی
ایجاب و قبول میں ضروری ہے کہ قبول مخالف ایجاب کے ہو مثلاً مرد نے کہا کہ میں نے تجھے ہزار
درہم پر نکاح کیا عورت نے جواب دیا کہ میں نے دو ہزار پر نکاح کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا
مسئلہ۔ صغیر لڑکا اور لڑکی کا ایجاب و قبول نکاح میں مقبر نہیں ہے۔
لصراحہ۔ ایجاب و قبول کے لئے عاقدین عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے
عوام لوگ چھوٹے بچے کا نکاح کرتے ہیں اور اس میں بچے سے مجلس عقد میں قبول کرتے
ہیں اور خود بھی حاضر نہیں رہتے اگر لڑکا بے سجدہ یا مجنون ہوگا اور اسی سے ایجاب و
قبول کرایا جاوے گا تو ہرگز نکاح جائز نہ ہوگا تا وقتیکہ اس کے طرف سے ولی خود بطریق نیابت
قبول نہ کرے ورنہ لڑکا نابالغ۔ سجدہ دار ہوگا تو اس کا ایجاب قبول صحیح ہے بشرطیکہ اس کا
ولی مجلس عقد میں اپنی رضامندی ظاہر کرے دیکھئے مالکگیریہ

مسئلہ۔ ایجاب و قبول میں متعاقبین کا مشہور نام بقصر کج نام کہ جس سے
تقین شخص میں شبہ نہ رہے ضروری بیان کیا جاوے۔
لصراحہ۔ اگر کسی شخص نے ایجاب و قبول کے وقت یوں کہا کہ میں
اپنی دختر کا ہجرت سے نکاح کر دیا اور اس کے دو بیٹیاں ہیں جن کا نکاح نہیں ہوا تھا
تو کسی ایک کا نکاح نہ ہوگا ان اگر اس کی ایک ہی بیٹی غیر منکوحہ ہو اور باقی منکوحہ ہوں
تب اس سے نکاح صحیح ہے کیونکہ خارجی طور سے سہین ہو گئی اور علی ہذا غیر متیقن لڑکی
نہی بھی صورت ہوگی دیکھئے محمودیہ صفحہ (۱۸) اور فتاویٰ مالکگیریہ۔

ضرورت دوسری۔ دو گواہ کا ہونا شرط نکاح سے ہے۔
لصراحہ۔ چونکہ نکاح امر سنگ ہے اس لئے اس میں نفس مبالغہ کی محبت
کے لئے گواہ کا ہونا ضروری ہوتا کہ عند التزاع ثبوت میں وقت واقع ہو پس اگر کوئی کا
بغیر حضور گواہوں کے منعقد ہو وہ بیکار اور باطل ہو جاوے گا۔ کیونکہ عقد بن بن نے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ لا نکاح الا بشہود۔

مسئلہ۔ متعاقبین مسلمان بنی اور کئے نکاح کی صحت کے لئے دو گواہ مرد و
مکلف و کلمان یا ایک مرد اور دو حرة اسی صفت کے اور

متعاقدین کے کلام کو سننے والے ہونا شرط ہے۔

لقہر سچ۔ نخل مانند اور مسالمت کے بہنیں ہر کہ اس میں گواہ عادل

کی ضرورت ہو پھر یہ شخص ساقط الہدایت ہو یا وہ شخص کہ بفرشتہ دار قریب ہو گواہ ہو۔
ہو۔ لہذا جو البتہ عقد نخل میں مسلمان عورت کے کافر گواہ نہیں ہو سکتا اور فقط عورتوں کی
گواہی ہی نخل میں معتبر نہیں ہے جب تک کوئی مرد ان کے ساتھ نہ ہو اور ایسا ہی عقد نخل
میں گواہی غلام اور مکاتب اور مدبرا اور لڑکے اور لڑکیاں اور صاحب بکر اور دیوانے
اور نابالغ اور فرستے اور سینا مبر اور انہما کی جتنی نہیں ہے دیکھی عالمگیر اور فیہ الکر
ضرورت عیتر می۔ زن مشوہہ اگر مرد بالغ عاقل نہیں تو اس کی
رضا مندی نخل کے شرط سے ہے۔

لقہر سچ۔ اگر زوج راضی ہو اور نہ پیر راضی ہو یا زوجہ ناراض ہو اور

زوجہ راضی ہو تو نخل ہرگز منعقد نہ ہو گا عام اس سے کہ وہ مرد جو بکر ہو یا ٹیبہ۔ اور اگر زن و
شوہر نابالغ ہوں یا مجنون یا کسی کے غلام یا ندی میں تو ان کے اولیا یا مالک کی رضامندی
پر صحت نخل ہو ورنہ اس ملک میں پروردگار شرم زیادہ ہے کہ کوئی عورت اپنے
بکر یا رضامندی نخل کے نسبت مراحتاً ظاہر نہیں کیا کرتی لہذا اگر اس کے باپ نے
اس کا نخل گویا ذکر ہر کسی عین شخص کے ساتھ کر دیا ہو تو اس عورت بالغ بکر کی رضامندی
ہے یا خاموش رہنے سے ثابت ہو جاوے گی اور نخل منعقد ہو جاوے گا
بشرطیکہ ہنسنا اس کا بطور استہزاء نہ ہو اور خاموشی وقت صحبت کے پائی جاوے اور
رونا ایسا ہو کہ آواز نہ سکے اور اگر اس کا نخل کسی اجنبی نے یا باپ کے ہوئے ہونے کی
فہم کر دیا ہو تو اس وقت اس بالغ بکر کو ضرور ہو گا کہ اپنی رضامندی زبان سے شہادت
یثبہ بالغ کے ظاہر کرے صرف ہنسنا یا خاموش رہنا یا رونا رضامندی کے لئے کافی نہ ہو گا اگر
ایسے دلی ابد کے یا کسی اجنبی کے نخل کرادیں میں یہ بھی شرط ہے کہ ذکر ہر کا کر دیا گیا ہو
اور جزمین کا نام بھی اس کے روبرو لیا گیا ہو۔

ضرورت چوتھی۔ نخل کے وقت معیر اور صغیرہ کے ولی

کا اصالۃ یا وکالۃ حاضر نہ ہونا شرط نخل سے ہے۔

لقہر سچ۔ کیونکہ صغیرہ اور معیرہ کا نخل بدون حضور اور اجازت عیتر

مصدق نہیں ہوتا ان اگر بالغ عاقل حرہ ہو تو منعقد ہو جاتا ہے لیکن جب بھی ولی کا ہونا مستحب ہے تاکہ اختلافات فقہیہ سے بچے اور بددیہانی کو طرہ منسوب نہ ہو۔

ضرورت پانچویں۔ صلاحیت و میان و پس کے شرط نکاح کے

مفسر صحیح۔ صلاحیت زوجین سے یہ مطلب ہے کہ زوج زوجہ میں عقد کرنے کے لئے کوئی حرج فرعی مانع نہ ہو۔

ضرورت چھٹی۔ مرد کا سنگبوسہ کے کفو سے ہونا واسطے رفع کراہت اور دفع ہتک اولیاء کے نکاح کے شرط ہے۔

مفسر صحیح۔ مثلاً کسی شریف کی لڑکی کسی مرد وارذل اور کم ہمتہ والے کے ساتھ بلا استیجازت و حضور اولیاء کے نکاح کر لے تو سراسر اوس میں اولیاء کی توہین ہے لہذا اولیاء کو اختیار تفریق کا حاصل ہے۔ اور اس کفارت کا اعتبار ابتدا فی عقد میں جبر ہے بعد عقد کے متبرین مثلاً ابتدا فی عقد کے وقت مرد و عورت تباہ اور انعقاد عقد کے بعد فاسق ہو گیا تو اب نکاح منہج نہیں ہو سکتا دیکھئے درختنا۔ کا باب الکفارت۔

(کفارت میں حسب ذیل چھ ضروریات ہیں)

نائب۔ یعنی مسلمانوں میں سے جس شخص کا نسب قبائل عرب میں

مشتبی ہوتا ہو وہ غیر ملک عرب کا کفو نہیں ہے پس جو شخص غیر اشرف النشب ہو اگر چاہے چال چلن اچھی ہو لیکن اشرف النشب کا کسی حال میں کفو نہیں ہو سکتا۔

اسلام۔ جس کی ایک پشت یا دو پشت سے اسلام ہو وہ۔

یہ اسے مسلمانوں کا کفو نہیں ہے اور بنی پشت کا مسلمان یہ اسے مسلمانوں کا کفو ہو سکتا ہے لیکن اس قید کے ساتھ کہ ہر قوم کا پرکھان اوس ہی قوم کے پرانے مسلمانوں کا کفو ہوگا۔

حریت۔ یعنی جو مرد و عورت اوس کا باپ کسی کا غلام آئندہ شدہ ہو وہ عورت حرہ اصلی کا ہم کفو نہیں ہے۔

وفاقت۔ یعنی مرد و فاسق عورت یا کداس کا ہم کفو نہیں ہے فاسق فاسق

اوس کو کہتے ہیں کہ جو شخص تک ہو گناہ کبیرہ کا مثل بے ناز چور۔ جوہر پسینہ والا۔ نہنگا لڑکی۔ نشہ کار۔ سود خوار۔ جادوگر۔ کاذب۔ وغیرہ۔

حرفہ۔ یعنی ذلیل پیشی والہ عمدہ پیشی والے کا کفو نہیں ہے ذلیل پیشی

مین جہاست۔ قوالی۔ روغن فروش۔ ولالی۔ تیرگری۔ رنگریزی۔ بافندگی۔ کمالی
خاکروہی۔ عنالی۔ ندانی۔ باغبانی۔ یہ تمام حرفے داخل ہیں اور ہمیشہ یہ تمام شے زیل
مقرر کئے جاتے ہیں۔

مال لینے مفلس مرد عورت سمول کا ہم کفو نہیں ہے۔ لیکن مرد اگر ہمیشہ بہر کا
خرچ عورت کو دیکے تو اوس کا ہم کفو ہو جاتا ہے۔

مہر کا بیان

مسئلہ ۲۵۔ مہر۔ اوس کو کہتے ہیں کہ اتفاقاً نکاح کے وقت جو نقد خیرین کے ہوتے ہیں
نکاح بکرا مہر نہیں ہو سکتا نکاح میں مہر بھی ضروری۔

تصریح۔ مہر جو وصحت نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ واسطے بقا
نکاح کے ضروری ہے سنا گوئی عورت ایسا نکاح بلا ذکر مہر یا بشرط نہ طلب کرے مہر کے
بے نکاح تو نکاح منعقد ہو جاوے گا مگر مہر مثل لا قوم آوے گا۔

مسئلہ ۲۶۔ تشریح میں کہتے کہ مقدار مہر کی دس درہم ہیں۔
تصریح۔ لینا خفی نہ طلب میں دس درہم سے مہر کم نہیں ہو سکتا اور
زیادہ دس درہم سے جان تک مرد کی طاقت ہو مہر ہو سکتا ہے۔ مگر استطاعت
سے زیادہ کر دہ اور نہ ہی عمدہ۔

مسئلہ ۲۷۔ یقین مہر کے لئے مال مقوم ہونا ضروری ہے۔

تصریح۔ یہ کہچہ ضروری نہیں ہے کہ مہر دس درہم ہی ہوں بلکہ جو چیز کہ مال
اور اوس کی قیمت اس کی ہو یا زیادہ وہ سب مہر ہو سکتے ہیں خواہ چاندی ہو یا سونا
یا اور کہچہ چیز جو گھوڑا بٹنس زمین وغیرہ ان شریعت محمدیہ میں شراب اور سورا و مردہ
اور آزاد آدمی کی خدمت ال نہیں ہے یہ مہر نہیں ہو سکتے ہیں۔

(حسب ذیل مہر کے دو قسم ہیں)

قسم اول مہر مہر۔ مہر مہر اوس کو کہتے ہیں کہ اوس وقت مہر بیا جاوے
یا اوس کے ادا کرنے کی کوئی سیوا مقرر نہ ہو جب چاہی عورت اوس کو وصول کر سکے۔

قسم دوم مہر مہر۔ مہر مہر اوس کو کہتے ہیں کہ جس کی اگر کسی سیوا
مستحق ہو موقوف رہی یا جاوے اور اگر مہر مہر بلا اقرار اہل مقرر ہو جاوے تو اوس کی سیوا

فہمائے موت یا طلاق کہی ہے۔

۲۸ مسئلہ۔ عورت کا مہر پیش حال میں شوہر پر پورا واجب ہوتا ہے
لنصر کج۔ یعنی جبکہ زوج نے عورت سے صحبت کر لی ہو خواہ وصحت

حقیقی ہو یا حکمی مثلاً مدت میں دوبا۔ نکاح کرے دوسرا مہر پورا ان زم آوے گا۔ یا خلوت
صحیحہ حاصل ہو گئی ہو یعنی زوجہ کے ساتھ ایسی جگہ جمع ہو کہ اگر چاہے صحبت کر سکے اور
وہ ان کو فی النفع جسی یعنی بیماری اور بالغ نہ ہو یعنی صوم رمضان اور احرام حج اور بالغ
نہا جی یعنی اولاد و دونوں میں کسی بستر کے کی مداخلت نہ ہو یا زوجین میں سے کسی کا
وفات قبل صحبت یا خلوت صحیحہ کے ہو جاوے ان تمام حالات میں پورا مہر وقتہ زوج پر
لازم ہو جاتا ہے۔

۲۹ مسئلہ۔ اگر مرد قبل صحبت او خلوت صحیحہ کے زوجہ کو طلاق دی حال آنکہ
نکاح کے وقت مہر بھی معین ہو گیا تھا تو جتنا مہر مقرر کیا گیا ہے
اوس کا آدھا دینا لازم آوے گا۔

۳۰ مسئلہ۔ عورت کا مہر و وصیت میں زوج کے ذمہ ہو سکتا ہے
صورت اول۔ جبکہ عورت قبل صحبت یا خلوت صحیحہ شوہر کے بیٹے
کو اپنے اوپر قدرت دے۔

صورت دوم جبکہ عورت قبل نکاح مرد ہو جاوے۔
۳۱ مسئلہ۔ جب کسی عورت کا مہر بوجہ مقرر کیا گیا ہو تو وہ عورت مہر
اپنا اندرون میں عاجز و صول نہیں کر سکتی اور نہ شوہر کو
صحبت کرنے سے منع کر سکتی ہے اور نہ شوہر کے ہاں
جائیشے انکار کر سکتی ہے۔ دیکھئے قاضی خان۔

(نکاح قاضی کی معرفت سے ہو چکا بیان)
یعنی نکاح کے پڑھانے میں قاضی یا نائب قاضی کا قاری الکناح
ہونا و مصلحت پر مبنی ہے۔

مصلحت اول۔ یہ کہ تہر لیتے ہوئے بطور اس کے کہ نکاح اہک امر
شرک اور جس کے وجہ پر ثبوت نسب عیزہ کا مدام ہو بر خلاف اور عقود کے خاتم

دوسرے کے اتفاق کو کوشش ہوا اور یہ موقوف رکھا تا عند التراجع ثبوت ہی آسانی مل جاوے
 مجلس جب اس زمانہ میں سے الگ ہو چکا تھا اور حنفیہ کے شرعی سے دست یاب
 ہوتی تھے علامہ اور دوسرے کے حافظہ زبانی کہاں تک کام آوے اور دفتر سرکاری زیادہ
 مستحضر اور دیر پا ہو اور جب قاضی یا نائب قاضی قاری النکاح ہونے کے دوسرے شخص کو
 نکاح پڑھا دیتے ہیں اور اس کا نتیجہ و نشان دفتر سرکاری میں نہیں رہ سکتا لہذا قاضی یا نائب
 قاضی اس کا قاری النکاح ہونا ضروری سمجھا گیا تا وہ اپنے قاعدہ کے موافق پوری پوری
 جانچ کر سنے کے بعد نکاح کر کرہ باب کو بشرح تفصیل درج سیام کر کے دفتر سرکاری میں
 ممانعت کرے و عند التراجع حاجت اثبات وغیرہ نہ پڑے۔

مصلحت دوسرے۔ یہ اگر قاضی کے سوا دوسرے شخص کو نکاح
 کہ انکی اجازت دیا دے تو بسا وقت اور دوسرے شخص کو ضوابط النکاح کے ناواقفیت سے
 غلطیاں پڑھ جائیں گے اور ممکن ہوگا کہ وہ ستمدہ غیر یا محرم نسبی وغیرہ یا فقود
 کی عورت کو جن کی تحقیقات نکاح کے وقت واجب و لازم سے ایلا دریافت تحقیقات
 نکاح کر دے اور اگر اس نے سرسری دریافت ہی کیا تو چونکہ وہ قاضی یا نائب قاضی
 نہیں ہے بسبب انتقائی حکم کے اسکی دریافت وغیرہ ثبوت نہیں بخشتی اور اگر
 لغو ہو جاتی ہو اور بعد کو سبب الہتمام و اسات قائم ہونے کی توقع ہو۔ لہذا حکم
 سرکار و بلحاظ انتظام مصلحت شرعی کے قاضی کے سوا دوسرے شخص کو قاری النکاح
 ہونے کی ممانعت کی گئی۔

نکاح پڑھانے کے طریقہ کا بیان

جب مجلس نکاح منعقد ہو جاوے اس وقت قبل باب و قبول صرف خطبہ کا پڑھنا مستحب
 اور واجب و قبول کا مستحب ہے اور اہل حق و دل کو در صورت عدم درستی۔
 عیت کے کلام طیب پڑھنا بھی ضروری اور جو خطبہ شکوۃ شریفین میں حضرت عبداللہ بن
 مسعود سے مروی ہے پڑھنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَنَشْفِئُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سِتْرِ دُوْہِ
 اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَبَبَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِہٖ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضِلِّہٖ

فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ أَنْفُسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
لَسَاءَ لَوْلَا بِهِ وَالْأَرْحَامُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَقْرِبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَعْتَذِرْكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

ترکیب ایجاب و قبول

جب خطبہ پڑھ لیا جاوے تو اوس کے بعد قاضی یا نائب قاضی جو قاری النکاح ہو اسکو
لازم ہے کہ حسب ذیل الفاظ ایجاب و قبول بآواز بلند ادا کرادے کیونکہ گو ایہوں کا او
عاقین کا ایجاب و قبول کو سنا سمجھتے نہ ہوتے ہیں۔

الفاظ ایجاب

سماۃ فلانی بنت فلان کو مقابلہ اس مقدار مہر رائج الوقت
مہجول یا مہجول کے ہشہادت ان فلان فلان دو شاہون و حضار
مجلس کے فلان صاحب کی وکالت سر میں نے آپ کے سنا
نکاح کرویا آپ نے قبول کئے۔

الفاظ قبول

قبول کیا میں نے اوس کو اوس ہی مقدار مہر پر اور رضی
ہو امین ساتھ اوس کے۔

(ایجاب قبول کے بعد حسب ذیل عاثر پڑھنا چاہیے)

اللَّهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللَّهُمَّ اَلْفَ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ مُوسَى وَصِفْوَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللَّهُمَّ اَلْفَ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ يُوسُفَ وَزُلَيْخَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللَّهُمَّ اَلْفَ

كَمَا الْفَتْ بَيْنَ سَلَامَانَ وَبَلْقِيسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُمَّ الْفَتْ
 كَمَا الْفَتْ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَحَاشِيَةَ وَشَدِيدَةَ اللَّيْلِ رَحِمَى اللَّهِ أَلَىٰ عَنْهُمَا
 الْفَتْ بَيْنَهُمَا كَمَا الْفَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ رَحِمَى اللَّهِ لَعَالِي
 اس دعا کے بعد با دام یا کہ میر کا طلاق دے دے کہ سر سے نہا کر دے۔ اور دوسرے رو
 د سے مکرنا سنون پر اور بعض روئے نے کہا واجب پر یا خندان روایتیں۔

طلاق کے بیان میں

طلاق۔ اوس قیہ کے اور تھا۔ نہ کو کہتے ہیں جو بسبب نکاح کے پیدا
 ہوئے ہو بشرطیکہ طلاق دینے والا عقل بالغ ہو چکے اور بارہا اور بیوہ اور عورت کے
 طلاق معتبر نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہی زوجہ کو حاصل نہیں ہے۔
 توضیح۔ مرد کو طلاق دینے کا اختیار اس واسطے حاصل ہوا ہے کہ با
 عورت نے باضافت نکاح صحیح کے اوس کے قید میں رہنے کو ذاتی رضامندی سے
 قبول کر لیا اور اوس پر وطی ہی حلال کر دی اور نظر شہوت اور ملکات شیعہ وغیرہ کا یہی
 مالک کر دیا ہے تو وہی شخص ان قیہ کے اور تھا دینے کا مالک اور مختار ہوگا۔

(طلاق کو حسب ذیل تین قسمیں)

الف	طلاق حسن
ب	العتس
ج	ایقت
	احسن
	بدعی

الف۔ طلاق حسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو نکاح کو تین طہرین
 ب۔ طلاق احسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو حالت طہرین
 ایک طلاق دے اور اوس کے ساتھ اوس طہرین جمع نکلیں اور چوتھے روز اوس کو
 یہاں تک کہ گزیرا دسے عدت اس کی۔

ج۔ طلاق بدعی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو تین طلاق الکی
 لفظ سے یا الکی ہی طہرین دے۔ اور ایسا طلاق دینے والا گناہ کا مرتکب ہے دیکھئے
 ہدایہ طہرین اولین صفحہ (۲۳۴) و (۲۳۵) مصطفائی۔

(پھر طلاق بدعتی کے آٹھ قسم ہیں)

قسم اول تین طلاق متفرق اکیس طہرین دینا۔

قسم دوم تین طلاق ایک لفظ سے اکیس ہی طہرین دینا۔

قسم سوم دو طلاق ایک لفظ سے دینا۔

قسم چہارم دو طلاق دو لفظ سے اول طہرین دینا جس میں حیض نہیں۔

قسم پنجم دو طلاق دو لفظ سے اول طہرین دینا۔

قسم ششم اوس طہرین طلاق دینا جس میں وطی ہو چکی۔

قسم ہفتم اوس طہرین طلاق دینا جس میں وطی نہیں ہوئی

لیکن طہر کے قبل حیض میں وطی ہو چکی۔

قسم ہفتم آٹھ طلاق دینا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۹۲) جلد (۲)

الفاظ طلاق کے ہی تین ہیں

اول الفاظ صحیح۔ الفاظ صحیح سے الفاظ میں جو خاص طلاق دینے کی

غرض سے تجویز ہوئی ہوں جیسا کہ زوج اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہے۔ کہ میں تجھے

تجھے طلاق دیتا۔ یا چھوڑ دیتا۔ یا آزاد کر دیتا ان الفاظ سے طلاق جمعی واقع ہوتی ہے طلاق کی

نیت کرے یا نہ کرے۔

دوم الفاظ ملحق بہ صحیح۔ الفاظ ملحق بہ صحیح سے الفاظ میں جو خاص طلاق دینے کی

غرض سے تجویز ہوئی ہوں لیکن جو یہ ملائمت کے سوا طلاق کے اوں سے دور

نہیں ہوں بجھے جاتے جیسا کہ زوج سے اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہے کہ میں تجھے

تجھے طلاق دیتا۔ یا چھوڑ دیتا۔ یا آزاد کر دیتا ان الفاظ سے ہی طلاق جمعی واقع ہو جاتی

طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

سوم الفاظ کنایہ۔ الفاظ کنایہ سے الفاظ میں جو خاص طلاق دینے کی

غرض سے ملحق نہیں ہیں اور اوں سے طلاق کے سواے اور بھی ہیں۔

سمجھا جاتا ہے مثلاً زوج نے اپنی زوجہ کو بنا نیت طلاق کے یہ کہے کہ کھڑی ہو جائی جا

ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ان الفاظ سے کوئی طلاق کا یا نہیں کیا

ہاں جبکہ اوس طلاق کی نیت کیا ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی اور جتنے الفاظ کنایہ ہیں

سب سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے بجز تین الفاظ کے کہ وہ بہن (عقدین بھیم)
یا (ایزہم کو پاک کر لے) یا (تواکیلی ہو) ان الفاظ میں طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔
مسئلہ ۳۱۔ طلاق رجعی اور بائن اور شمشہ میں بہت بڑا فرق ہے۔
تقصیح۔ طلاق رجعی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو بلا رضامندی
اوس کے ماہرین عدت طلاق میں بدولت بچہ بد نکاح کے رجوع کے لیے خواہ وہ رجوع
فعل مصاہرت سے ہو یا قول سے۔ اور طلاق بائن اوس کو کہتے ہیں کہ وہ اوس کے باطل
بچہ اور بدولت بچہ بد نکاح کے اون میں ملاپ ہو خواہ وہ طلاق ایک با
ویا ہو یا بدولت بائن۔ اور طلاق شمشہ کو مطلقہ بھی کہتے ہیں اوس کی یہ تعریف ہے
کہ جب رجوع نے تین طلاق ویدا ہو تو وہ مطلقہ نہ فعل مصاہرت سے نہ قول سے نہ بچہ
نکاح سے شوہر اول پر حلال ہوگی لیکن حلالہ ہونے کے بعد۔

مسئلہ ۳۲۔ طلاق کا اثر زوجہ پر اس وقت ہوتا ہے کہ زوجہ پہلے ہی
اوس کی منکوحہ ہو یا طلاق ملک نکاح کے طرف منسوب ہو
مسئلہ ۳۳۔ اور واقع ہونی طلاق اوس شخص کی کہ کسی نے اوس سے
جمہر اطلاق دلا یا ہو۔ یا اوس نے حالت نکاح میں طلاق دیا ہو
یا بطور نزل کے طلاق دیا ہو اور ایسا ہی واقع ہو جاتی ہو طلاق
کون کے کی اوس کا شمار ہے۔

(نکاح کے فسخ کا بیان)

فسخ عبارت ہے اصل نکاح کے اودھ پیڑ سے۔
مسئلہ ۳۴۔ نکاح کے فسخ کرا یا نکاح عورت کو حاصل ہو مرد کو حاصل
تقصیح۔ عورت کو فسخ کرائے کا حق اس واسطے حاصل ہے کہ اوس نے
جس غرض سے مرد کو جا ہی اور پسند کی تھی وہ غرض ہی اوس کے شوہر سے پوری ہوئی
مثلاً شوہر کو مرد دشور کر کے نکاح کی اوپر ہر مرد نکلا یا ہم کو ہوئے کی وجہ سے پسند کی
اور ہر ذیل نکلا۔

مسئلہ ۳۵۔ ساتھ اساتذہ ذیل سے قاضی واجہین خواست زوجہ
یا ولی زوجہ کے بحضوری زوج تضریق اور نکاح سابق فسخ

کرا سکتا ہے جنہیں یہ صرف میں صورتوں میں طلاق کا حکم عاید

تفصیل اسباب

الف (فرقت بوجہ خیار بلیغ)

التصريح - سبب صغیرہ کا نکاح بجز بابت اور واداکے کسی اور ولی سے نہ ہوتا
اور اس کو اختیار ہو کہ جو ان ہوتے ہی نکاح کو منسوخ کرالے لیکن شرط یہ ہے کہ بلیغ کے بعد
اس اظہار عدم رضامین ایک ساعت کا ہفتہ و ریمان ہو بیان تک کہ اگر کوئی صغیرین
بلیغ ہو گیا اور ایک مدت کے بعد ناراضی ظاہر کیا تو یہ عدم رضا معتبر نہیں اور سب کا حق بلیغ
ہوتے ہی مایل ہو گیا۔

ب (فرقت بوجہ کمی مہر)

التصريح - یعنی اگر عورت مکافہ نے مہر مثل سے بھی کم مہر پر اپنا نکاح
کر لیا تو ولی مجاز ہے کہ دونوں میں تفریق کرالے اگر قبل دخول کے تفریق ہوئی تو
کچھ مہر نہ پاوے گی اور اگر بعد دخول کے تفریق ہوئی تو مہر ہی پاوے گی۔

ج (فرقت بسبب فقدان کفو)

التصريح - یعنی جب عورت مکافہ نے اپنا نکاح خیر کفو سے بلا رضامندی ولی
مجاہد کے کر لی تو صرف اولیاء عصبہ اس نکاح کو جب چاہے فسخ کرا سکتے ہیں لیکن حاملہ
ہو جانے یا جتنے کے بعد فسخ نہیں کرا سکتے۔ اور فسخ کرانے کے قبل نکاح کے احکام مثل طلاق
اور ظہار اور ارث کے ثابت رہیں گے اگر تفریق بعد دخول کے ہوئی تو عورت کو مہر معین ملیگا
اور اس پر حدت لازم آوے گی اور قبل دخول کے ہوئے تو مہر نہ ملیگا اس واسطے کہ جدائی شوہر
کے جانب سے نہیں ہو اور اس فقدان کفو میں اگر ایک ولی زیادہ قریب والا راضی
ہو گیا تو باقی ولیوں کو جو آپس میں مساوی درجہ میں کوئی حق منہ نہ رہا اور اگر سب ولی
مساوی درجہ ہوں اور ادن میں کا ایک راضی ہو گیا ہو تو سب کا حق اعتراض جاتا رہا۔
اور اگر عورت کا کوئی ولی عصبہ نہیں ہے تو عقد صحیح اور نافذ ہو جاوے گا کیونکہ قوی الظہار
ہاں اور قاضی کو اس تفریق کا حق حاصل نہیں ہے دیکھئے غایتہ الاوطاف صفحہ (۲۵) و (۲۶) و (۲۷)

د (فرقت بسبب مقطوع ہونا تہا کے)

التصريح - یہ فرقت پہلی صورت ہو طلاق کی بعد داخل ہے اور ان بعد جدا ہونے میں

پس اگر زوج محبوب یعنی آلہ تناسل گھٹا ہوا ہو تو قاضی بغیر یقین مدت کے عورت کی درخواست پر بعد ثبوت مجبوری کے فوراً تفریق کرا دیگا۔

(فرقت بسبب نامردی کے)

نصرتیج۔ یہ فرقت دوسری صورت ہر طلاق کی جو داخل ہے اور نہی تہا
جدائیوں میں نامردی کا بیان آگے آدیگا۔

(فرقت بوجہ ہمت زنا کے)

نصرتیج۔ یہ فرقت تیسری صورت ہر طلاق کی جو داخل ہر اون
ساتھ جدائیوں میں اور سکا آگے ذکر ہوگا۔

(فرقت باعث ارضاع ضرہ)

نصرتیج۔ ارضاع دودہ پلانے کو کہتے ہیں اور ضرہ بفتح ضاد و جیمہ دراصل
مشدد سے سوکن مراد ہے۔ یعنی اگر ایک شخص کی دو بیبیاں تہین جن میں سے ایک نے
جوان ہر اور دوسری صغیرہ شیر خوارہ پس اگر جوان عورت نے اپنی صغیرہ سوکن کو
جس کی عمر ڈھائی برس سے کم تھی دودہ پلایا تو دونوں عورتوں کا نکاح منسوخ ہو گیا
اور یکم قاضی تفریق کرا دیگا و گلی۔

مسئلہ۔ آٹھ اسباب منسوخ نکاح کے ایسے ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے
ثبوت منسوخ کے لئے حکم قاضی کی ضرورت نہیں ہر اور ان میں سے
صرف ایک سبب طلاق کا حکم کہتا ہے۔
(تفصیل اسباب)

الف (فرقت بسبب اہ تداد)

نصرتیج۔ یعنی اگر احد الزوجین مرتد ہو جاوے تو اوہین نکاح
باقی نہ رہیگا۔

(فرقت بوجہ خیانت)

ب نصرتیج۔ مثلاً مالک نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی سے کرا دیا تھا
پھر اوس کو آزاد کیا تو اب اوس کو اختیار ہے کہ اپنا نکاح منسوخ کرے۔

ج (فرقت بسبب ملک)

لصريح - اميك مرد نے عيزي لونڈي سے نخل كيا بهر اوس كو بول
 ليا تو نخل فسخ ہو گیا عام اس سے كه اوس نے كل لونڈي كو خريد كيا هو يا بعض كو اوس كے
 (د) (فرقت بسبب سلام حربي م)
 لصريح - اگر كسي عورت كا غوهر حربي مسلمان هو اور اوس عورت ميں حفي
 ہو چكے يا ميں مہينے كے رگوں تو به جدا فسخ ہے۔

(ه) (فرقت باعث لقنيل وغيره)
 لصريح - عورت نے شوهر كے بيٹے سے يا شوهر نے عورت كى بيٲ
 شہوت كے ساتھ بوسہ ليا يا مساس كيا تو نخل فسخ ہو گیا۔
 (و) (فرقت بسبب عورت كے پاس بچاينكي قسم كھانكے م)
 لصريح - يعنے اگر زوج نے آبي عورت سے قسم كھا كر كہا كے جا
 يا زيادہ مہينے تك بچہ پاس نہ آؤنكا اور ديسا بهي كيا تو نخل فسخ ہو گیا۔ به فرقت بچوتى
 صورت ہو طلاق كى جو داخل ہے باقى اداں آہٲ جدا ميں ميں۔

ز (فرقت باعث تبائن م اريں كے)
 لصريح - اگر كسي عورت نے دارا حرب چوڑ كر دارالاسلام ميں آئى هو
 مسلمان ہو كر يا ذميہ ہو كر تو اپنے شوهر سے جدا ہو گى اگر عالمہ هو تو فنى الفو اوس كا كاخ
 دوسرے سے درست ہو۔

دارا حرب - اوس كو كہتے ہيں كه جس ملك كے كفار اسلام كے
 بطيح نہيں اور وہ ملك لائق غزا كر چكے هو۔

دارالاسلام - اوس كو كہتے ہيں كه جہان اسلامى احكام على آلا
 (ح) (فرقت بوجہ فساد عقد)

لصريح - يعنے جو نخل بلا شہود - يا حڑہ يرونڈي كے ساتھ يا مخصلا
 سے يا نخل متعہ يا موقت يا وہ نخل جو شرعاً نا درست تھا كيا گيا هو تو وہ كالعدم لغو
 كيا جاؤگا اور اگر ملك دارالقضاء كو اوس كى اطلاع ہو گى تو وہ فوراً تفرق كر ديگا ويكھے كے
 وى كے كوفات لا اوطار كے صفحہ (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) جلد (۲) ميں۔

مستندہ - سوا سے پندرہ اسبنا مفضلة الصدر كے ان چار اسبنا سے بھى

حضرت امام محمد رح اللہ کے پاس گلاح منسوخ ہوا ہے
سبب اول - مرد کا مجنون ہونا -

سبب دوم - مرد کا کوڑ کی بیماری میں مبتلا ہونا -

سبب سوم - مرد کا جنام کے مرض میں مبتلا ہونا -

سبب چہارم - مرد کا کسی اور بیماری یا خصلت مذمومہ میں مبتلا

ہونا جس کے باعث عورت بدون معرفت کے اس کے پاس نہ ٹھہر سکے تو کہنے غایتہ الاوطا
صفحہ (۲۱۳) مطبوعہ نول کشود سید (۲) اور مدانیہ صفحہ (۲۰۲) مطبوعہ مصطفیٰ -

ایلا کے بیان میں

ایلا - اس قسم کو کہتے ہیں کہ زوج نے زوجہ کے ساتھ چاہے مہینے یا زیادہ

تک ترک قربت پر کھائی ہو۔

مسئلہ - اس قسم کا شرعی ہونا کرین ایلا ہی یہاں تک کہ اگر کسی نے ایلا

کے نام باصفیات قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے قسم لی

ہو تو ایلا نہ ہو گا کیونکہ شریعت میں سوائے نام اللہ کے ایلا

صفات باقرآن شریف کے دوسری کوئی قسم مقہور نہیں ہے۔

مسئلہ - شرائط ایلا سے یہ کہ مرد طلاق دینے کے قابل یعنی عاقل بالغ

ہو اور عورت بھی وقت ایلا اس کے تکلح میں ہو۔ یا تکلح

نکاح کے طرف ایلا کی نسبت کیا وے لیغے اگر لون کھا

کہ میں تجھ سے نکاح کروں تو دانتہ تجھہ پاس چار مہانیت

نہ آؤنگا تب بھی ایلا ہو جاوے گا۔

مسئلہ - حکم ایلا کا یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی قسم یہ کہ اگر تو طلاق مان

واقع ہوگی اور اگر اس سے رجوع کرنا چاہے تو تجدید

نکاح کی ضرورت ہوگی اور رجوع کر لینے کا یہ نہیں لازم ہوگا

ایلا میں ہی موقع کے الفاظ ہیں

قسم اول الف ظ م ص ر ج
قسم دوم

(الف) الفاظ صریح وہ ہیں جن کے ظاہر معنی ہم بستری سے باز رہنے کے ہوں جیسا کہ مین بچہ سے صحبت نہ کروں گا یا پاس نہ آؤں گا ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا ہو جاتا ہے۔

ب۔ الفاظ کنایہ وہ ہیں جن کے ظاہر معنی مین ہم بستری سے باز رہنے کے سوائے اور معنی کا یہی احتمال پایا جاوے جیسا کہ مین تیری صورت نہ دیکھوں گا یا تو مجھ پر حرام ہے ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا نہیں ہوتا ہے۔

تیسرا کلمہ۔ بہت بڑا سخت وہ ایلا ہے جو ہمیشہ۔ یا تمام عمر کی ترک صحبت پر قسم کہانی جاوے۔ یا شک کہ اگر کسی نے تمام عمر کی قسم کہانی اور ایسی قسم سے نہ پھرا تو ہر دفعہ سے نکاح مین ایلا ہونے جاوے گی اور طلاق پڑتا رہیگا اور مین طلاق کے بعد حلالہ ہونے کی ضرورت ہوگی۔

لغیر صریح۔ مثلاً مرد نے ایلا کیا اور چار مہینے تک عورت کے پاس نکاح عورت کے طلاق واقع ہوگی پھر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نکاح تو دوسری طلاق بائن واقع ہوگی۔ پھر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نکاح تو تیسری طلاق واقع ہوگی اب بدو حلالہ ہونے کے نکاح اوس کا جائز نہ ہوگا۔

چوتھا کلمہ۔ ایلا مین رجوع جب ہی ہوتا ہے کہ زوج اپنی زوجہ سے درمیان چار مہینے کے زبان سے کہے اور صحبت بھی کرے صرف زبان سے رجوع کرنا معتبر نہ ہوگا مگر زوج در صورتیکہ صحبت سے عاجز ہو جاوے تو رجوع اوس کا صرف زبان سے کافی ہر ارباب ایلا مین بالذکر زائل ہو تو اسی وقت صحبت کرنا چاہئے اور اس رجوع کو اصطلاح شریعت مین قبیحتے ہیں۔

خلع کے بیان مین۔ خلع۔ اوس کو کہتے ہیں کہ تمہارے زوجہ سے کچھ عوض لیکر عقد نکاح کو ختم کر دے مگر شرط یہ ہے کہ وہ عوض مہر ہو سکتا ہو۔ خلع کرنا اس وقت برا نہیں ہے کہ درمیان بیان اور بیوی کے موافقت باقی نہ رہی اور زمرہ کے خلاف سے

اور ان کو آپس میں خوف نہ ہو کہ اب ہم سے حقوق زوجیت ادا نہ ہو سکیں گے اگر ایسی
 اموال فقت و خلاف کی دنیا و عورت کے جانب سے ہو تو اس صورت میں بالاتفاق
 مالیک جو پور دنیا درست ہے۔ اور اگر صرف غافلہ کے طرف سے ہو بدریضہ صورت کہ وہ عورت
 کو مارتا اور کوٹتا ہے اور تنگ کر کے اوس کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس سے
 طلاق لے اور نہ واپس دے سو یہ بالاتفاق حرام ہے۔

مسئلہ۔ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔
 نص صریح۔ ہمارے سید الامام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
 خلع کرنے اور مال لیکر طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے گو کہ بدلہ خلع شروع
 میں مال نہ ہو اور اس کو طلاق علی المال کہیگی اس میں پوری عدت لازم ہوگی۔
مسئلہ۔ خلع کر کے بعد زوج زوجہ سے رجوع نہیں کر سکتا تا وقتیکہ
 وہ راضی ہو جائے اور در صورت راضی ہو جائیکے عقد جدید
 لازم ہوگی۔

مسئلہ۔ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع کر سکتا ہے۔
 نص صریح۔ اگر کسی باپ نے اپنی نابالغہ لڑکی کا کچھ مال پر خلع کر لیا
 مال نہ باپ پر لازم ہوگا نہ صیغہ کے مال سے دیا جائے گا بلکہ مفت طلاق واقع ہو جائے گی
مسئلہ۔ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع نہیں کر سکتا۔
 نص صریح۔ ہندہ نے اپنے نابالغ شوہر کے باپ سے درخواست کی کہ خلع
 اتنے روپیہ کے مجھ کو طلاق دیدے اور اس نے خلع کیا تو صحیح نہیں کیونکہ ولی کو اختیار
 بقول نخل کا ہو طلاق یا فیخ نخل کا اختیار نہیں۔

لعان کے بیان میں
 لعان۔ اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی زوجہ کو بد و ن چار گواہوں
 ہمت نہ پا کر لگا دے۔

جب کسی شوہر اپنی زوجہ کا صبر نہ پا کر ہمت لگا دے اور گواہ لانے سے عاجز ہو
 شراعت نے طرفین پر حسب ذیل قسم لازم کر دیا ہے پس اگر مرد قسم سے انکار
 کرے تو جو سبھا سمجھا جاوے گا اور اس پر حد قذف جاری ہوگی اور عورت بجا

اصلی عاصمہ اور اس کے نکاح میں رہیگی۔

شوہر اول - چار دفعہ قسم اس طرح سے کھاؤ۔
(اللہ کی قسم کہ میں جو نسبت نکاحی اپنی فلان وجہ کے ساتھ کی ہے
اس میں بیشک سچا ہوں۔)
اور بعد پانچویں دفعہ قسم اس طرح سے کھاؤ۔

(میرے اور اللہ کی نسبت ہوگا اگر میں اس عورت میں جو ہا ہوں۔)
شوہر نے جب اس طرح سچا قسم کھا لی تو یہ عورت کو پانچ قسم حسب ذیل کھانے
یا دعوے زوج کے تسلیم کرنے پر مجبور کیا دے گی۔

قسم عورت

زوجہ اول چار دفعہ اس طرح سے قسم کھاؤ
(اللہ کی قسم کہ میرا شوہر مجھ پر جو نسبت نکاحی کیا ہے وہ میں بیشک
وہ جو ہا ہے۔)

پانچویں دفعہ یوں قسم کھاؤ
(میرے اور خدا کا غضب ہوگا اگر میرا شوہر اس عورت میں سچا
جب جانیں سے قسم پوری ادا ہو جاوے اور کسی ایک کو انکار نہ ہو تب دونوں میں
بحکم قاضی تفریق کرا دی جاوے گی اور تفریق کے بعد طلاق بائن واقع ہوگی مگر یہ
قسم اور تفریق کا عمل جب ہی ہوتا ہے کہ خاوند اور بیوی عاقل و بالغ ہوں یا
یا کد امرن پہلے تالس ہوں فاسق فاجر ہوں اور ایسے ہوں کہ جنگی کو اپنی کا اعتبار
نہیں پاس ہوتا ہو اور نہ لعان کے وقت انہیں علاقہ زوجیت کا باقی ہو۔
قبل کسی دعوے کرنے کے حاکم از خود لعان نہیں کرا سکتا بلکہ حاکم تو جہان تک
ممکن ہو روہ پوشی کرا دے اگر کسی نے دعوہ کیا تو دوسرے تفریق کو حاکم جبراً
طلب کرے گا اور بعد لعان کے انہیں تفریق کراوے گا اور یہ جب تک
کہ وہ اہل شہادت باقی ہیں انہیں نکاح نہیں ہو سکتا ہو اگر مرد یا عورت اہل
شہادت نہیں ہیں یعنی اپنے اس لعان پر گنہ گار نہ ہو کہ ہم نے وہ قسم

جو طے کیا تھی اس وقت میں نکاح کرنا جائز ہوگا اور پھر اس کی گواہی بعد
توبہ کے بھی مقبول ہوگی اور وہ مرد حد قذف مارا جاوے گا۔

عین عجزہ کے بیان میں

عین۔ اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کی فرج پر قادر نہ ہو سکے
عام اس سے کہ وہ قادر نہ ہونا اصلی مادہ کے لفغان سے ہو یا خلقی ضعف سے
یا بڑا پے کی وجہ سے۔ یا جادو وغیرہ کے سبب سے۔

قاضی کو چاہئے کہ جب مرد کو ایسی صفت سے موصوف پاوے تو بدخواست زوجہ کے
دونوں میں تفریق کراوے اگر مرد ابتدائی نالاش سے نامرد ہوتا اور عورت بھی نکاح کے
وقت کواری تھی تو عین فرخواست زوجہ کے شوہر سے دخول کی حلف لیجاوے گی
اگر اوس نے حلف کیا تو شوہر کا قول معتبر ہوگا اور عورت اوس کے نکاح میں بچت
اصلی باقی رہے گی۔ اور انکار کیا حلف کرنے سے تو عین ہونا اوس کا ثابت ہوگا
اور اگر زوجہ نکاح کے وقت کواری تھی اور اب مرد ظاہر کرتا ہے کہ میں نے اس سے
وطی اور اوس کے بکارت کو زائل کیا ہوں تو اس امر کی تصدیق دو عورتوں معتبرہ سے
کیجاوے گی در صورت ثبوت رفع بکارت وہ مرد عین نہیں ہے اور درخواست پر عین
محاذ نہ ہوگا اور بر تقدیر غلط ٹھہرنے اظہار مرد کے اوس کو عین سمجھیں گے اور عورت
عین ہونا ثابت ہو جاوے تو قاضی وقت نالاش واسطے انفصال نکاح کے مرد کو
رفع سستی کے معاملہ کے لئے مین سو پینسٹھ دن یعنی ایک سال ستی کی مدت دیگا
ما ایک سال کے چاروں فصلوں میں سے کسی ایک فصل میں اپنا شیک طور پر بے جا
کرے لیکن یہ مدت اس وقت دیجاوے گی جبکہ قاضی کو سال بہر کے اندر صحت یا بیکار
احتمال ہو اگر صحت یا بیکار احتمال خصوصاً در حقیقت مرد کا آہ تامل کٹا ہو یا شل رہتا
عورت کے ہو یا ایسا ہو یا نہ ہو کہ جس میں صحبت کرنے کی لیاقت باقی نہ رہی تو
ایسی صورت میں قاضی بلا تعین سال ستی فوراً درخواست پر تفریق کراوے گا
اور اگر وطی کرنے کی بخت بعد ثابت ہوئے عین اور درمیان مہلت سال بہر کے
پیش ہو حالانکہ عورت کے نکاح کے وقت کواری نہ تھی تب بھی مرد کا قول حلف سے
معتبر ہوگا اور اگر حلف سے انکار کرے گا تو اسی وقت تفریق کرا دیا جائے گی اور اگر عورت

نکاح کے وقت کواری تھی اور عہدت کے اندر بھی کواری باقی رہا تو تب ہی بعد از عہدت
 حاکم فوراً تفریق کرادے گا۔ اور اگر عورت عہدت کے اندر کواری نہیں ہو اور پہلے کواری
 تھی تب ہی مرد کا قول حلف سے مستبر ہوگا اگر انکار کرے گا تو فوراً تفریق کرادینا چاہیگی۔
 مسئلہ عورت اپنی مرضی سے جسبیل سے تو نہیں لے کر نکاح فسخ نہیں کر سکتی
 صورت اول۔ جبکہ عورت کی شرط مرگاہ بہ سبب نیا دینی کو سنت
 یا بدی کے بند ہو۔

صورت دوم۔ جبکہ عورت کو زوج کا حال قبل نکاح معلوم تھا کہ بیچ
 صورت سوم۔ جبکہ عورت اپنے قول یا عمل سے از سر نو عین کے

ساتھ رضا ظاہر کرے۔
 مسئلہ مرد عین کے زوجہ کا سکوت نکاح کے فسخ کرانے کے لئے عارض نہیں ہو سکتا
 لہذا اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو عین پاؤں سے جب تک وہ
 رضا نہ قول سے نہیں ہوئی تب تک جب چاہے تفریق کر سکتی ہے یہاں تک
 اگر حاکم کے یہاں ناشر ہی کی اور پھر اس عوے کو چھوڑ دیا جائے گا کہ اس کی عہدت
 اس کے شوہر کو رہی تھی اور بعد گذر نے ایک سال کے پھر مدت تک سکوت کیا ان
 سب امور سے اس کا حق زائل نہیں ہوتا ہے کیونکہ ترک و عوے سے یا عہدت سے
 ترک حق لازم نہیں آتا۔

مسئلہ زوج نے زوجہ کے اگر کیا بھی جمع کر لیا اور بعد کو عین ہو گیا ہو یا اس کا
 الہ تناسل کا گیا ہو تو اب تفریق نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک وقت کے
 جمع کرنے سے قضاء حق ادا ہو جاتا ہے ایک بار سے زیادہ جمع کرنا
 مرد پر دیا نہیں جاتا ہے قضاء نہیں ہے۔ دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ
 (۲۱۰) جلد (۲) مطبوعہ نول کشور۔

مسئلہ مرد عین کے امام غدر شرعی مجبرے و محسوب ہو سکتے ہیں۔
 لقصرتیج۔ مثلاً اس کو مرض لاحق ہو گیا ہو۔ یا احرام حج کا ماندہ رہا ہو
 یا اپنی عورت سے ظہار کیا ہو اور کفارہ اوس کا ساٹھ روزہ ہوں تو سب سے زیادہ چھت
 مرضی اور فراغت احرام اور کفارہ دو ماہ کے شروع ہوگی اگر سال بھر کی سیما گذر جاو

اور مرد نے جمع نہ کیا ہو تو حاکم دارالقضاء بلا طلب جدید حکم تفریق کا نہیں دے سکتا لیکن
یہ بھی شرط ہے کہ عورت اوس مدت میں مرد کے پاس رہے اگر وہ غائب ہو جائے
تو وہ ایام غیبت کے دن اور زیادہ مہر کے جاویں گے۔ اور مرد کا غائب ہو جانا یا حج کا سفر
کرنا عذر نہیں ہے اور ایام حیض عورت اور ماہ رمضان و نسل سال شمار کے جاویں گے
دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۱۲) جلد (۲)۔

مسئلہ ۵۴۔ غنیم کے حکم میں بھی بی بی دال ہوا اسکے لئے بی بی حین زوجہ است
زوجہ کے زوج کو سال بھر کی میعاد دیکھا دے گی۔
مسئلہ ۵۵۔ اگر مرد غنیم نے عورت سے غلو و ستاؤ سے بچ کر نکاح کیا تو تنہا بی بی کا
کے بعد پورا مہر لانا ہوگا اور عادت بھی واجب ہے اور بی بی اور
طلاق بائینہ واقع ہوگی۔ دیکھئے ہدایہ صفحہ (۲۰۱) جلد دومین مصطفیٰ
نکاح کا بیان

نکاح۔ عبارت عظام امیر لیس اور مکان سکونت سے۔
مسئلہ ۵۶۔ مرد پر زوجہ کا نفقہ دستور کے موافق واجب ہے جبکہ عورت نے
اپنا نفس تسلیم کر دیا ہو اور وہ عورت قابل صحبت بھی ہو عالم اس
کہ مرد قابل صحبت ہو یا نہ ہو۔
نکاح۔ دستور کے موافق نفقہ دینے کا یہ معنی ہے کہ مقدور والا اپنے
مقدور کے موافق خرچ دے اور جس پر روزی تنگ ہو جس قدر خدا اوس کو دیا ہے
آنا صرف کرے دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۵۲)۔

مسئلہ ۵۷۔ مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ میں اپنی عورت کو روٹی لپی پکائی
دے یا آٹا۔ دیکھئے بائیسویں فصل محیط کی۔

مسئلہ ۵۸۔ امور خانہ داری میں عورت حرہ پر پیکار کرنا اور مرد کی نیت
کرنا قضاء واجب نہیں و دانت واجب ہے دیکھئے فتاویٰ رضویہ
مسئلہ ۵۹۔ طلاق کی عدت میں زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے اور تفریق
فسخ نکاح اور موت کی عدت میں واجب نہیں۔
نکاح۔ جو تفریق زوج کے طرف سے ہوگی تو مقدمہ کا نفقہ واجب ہے

اور اگر جدائی عورت کے طرف سے ہو اگر بلا معصیت ہو یا بچہ خیار عتیق اور خیار مبلغ
اور عدم کفارت میں تو نفقہ واجب ہے اور اگر جدائی معصیت ہو یا بچہ ابتدا اور تبصیر
زوج کے اصول یا مزوج کی تو ان میں نفقہ ساقط ہے تو لہذا ان اور غلغلا اور ایلا اور تارار
زوج میں اور اسی طرح خوشداسن کی وظی میں نفقہ عورت کا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ عورت کی درخواست پر دوسرا مکان ہنرم لایا جاسکتا
جیکہ اوس مکان میں مشد حجہ ہوں۔

تفسیر صحیح۔ اگر مرد کی والدہ یا بہن یا اور کوئی ذی رحم محرم ہو
اور وہ مکان میں رہتے ہوں تو عورت کے دوسرے مکان کی استدعا پر دوسرا
مکان ہنرم دلایا جاتا جیکہ اوس مکان میں چند حجہ ہوں۔ اور کوئی حجہ اوٹھنے سے
تالی کر دیا گیا ہو اور اگر کوئی حجہ نہ ہو تو حسب استدعا زوجہ دینا چاہیے وہی شرط
مسئلہ ۱۶۔ قاضی شوہر کی بد مزاجی سے عورت کو لپچے لو کون کے ہمسایہ
میں رہنے کا حکم دے سکتا ہے۔

تفسیر صحیح۔ اگر عورت قاضی کے پاس زمرج کے زود کو کچی

شکایت کرے اور یہ استدعا کرے کہ مجھ کو جیسے لوگوں میں رکھے اس صورت میں
اگر قاضی کو صحت کی اس واقعہ کی علیت ہو تو منع کرے شوہر کو ظلم و تعدی سے
اور اگر علیت نہ ہو اور ہمسایہ اوس کے قوم صاحب ہوں تو وہاں ہی رہنے کا حکم دے
اور اگر ان سے گواہی طلب کرے اگر وہ تعدی عورت کی کوین تو بھی شوہر کو ظلم
و تعدی سے منع کرے اگر قوم صاحب نہوں تو زوج کو قوم صاحب میں رہنے کی تاکید کرے
اور ان سے پوچھے اور بعد تحقیق کے جو مناسب جائے تجویز کرے دیکھئے ہائین
فضل محیط کی۔

مسئلہ ۱۷۔ فرض ہے مرد پر عورت کو ایک سال میں دو جوڑے پوشاک کے بنا
لقمہ یعنی سال میں دو جوڑے کپڑے زوج پر فرض نہیں ہیں
باجت کے باعلیٰ گرمی اور سردی یعنی گرمی کے پوشاک جاڑے میں کاٹھن
آستے اور نہ جاڑے کے گرمی میں کام آتے ہیں لہذا سال بہرین دو بار پوشاک کی حاجت

مسئلہ ۶۲۔ مرد اپنی زوجہ کو حسب ذیل صورتوں میں باہر جانکی اجازت -
 دیکھتا ہے جبکہ زوج کو فتنے سے اتار دے۔
 صورت اول۔ جبکہ عورت زیارت و عبادت و تفریت باہر
 کے لئے جانا چاہئے۔

صورت دوم۔ جبکہ اقربا کی ملاقات کو جانا چاہئے۔

صورت سوم۔ جبکہ دانی ہو۔

صورت چہارم۔ جبکہ غسالہ ہو۔

صورت پنجم۔ جبکہ کسی پر حق اوس کا ہو۔

صورت ششم۔ جبکہ کسی کا شی اوس پر ہو۔

صورت ہفتم۔ جبکہ حج کا ارادہ کرے۔

ان امور مذکورہ کے سوا اشل دعوت و عبادت و زیارت اجنبیوں کے لئے
 شوہر اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر اجازت دے گا اور زوجہ باور لے تو دونوں گنہگار ہیں
 دیکھئے بایں سو منسل محیط کی۔

مسئلہ ۶۳۔ زوجہ خانہ زوج سے حسب ذیل صورتوں میں باہر اجازت شوہر سے

صورت اول۔ جبکہ زوجہ کو کسی مسئلہ کے دریافت کی حاجت
 ہو اور زوج اجہل اوسکا دریافت کر بیٹھے مانع ہو اور نہ خواب یافت کر کے خبر دے
 دیکھئے فتاویٰ ماضیخان۔

صورت دوم۔ جبکہ زوج کا تابا بالکل ضعیف و ناتوان ہو اور اوس پر

قیام و حفاظت اپنے باپ کی فرض ہو عام اس سے کہ وہ باپ کا فریاد یا مومن کے فتاویٰ قرآنی

مسئلہ ۶۴۔ زوج اپنی زوجہ کو حسب ذیل چار سببوں سے مارتا کہ

سبب اول۔ جبکہ زوج نے صحبت کے لئے بلوایا ہو اور انکار کر دیا

سبب دوم۔ جبکہ زوج نے زینت کے لئے حکم کیا ہو اور زینت نہ کر دی

سبب سوم۔ جبکہ زوج نے نماز یا شل جنابت کی تکلیف کی ہو اور اس سے انکار کر دیا

سبب چہارم۔ جبکہ زوج نے باہر جانے سے ممانعت کی ہو اور باہر جانے سے روک دیا

فتاویٰ قرآن خوانی۔

مسئلہ ۶۵۔ سراسر سرے اپنے بیٹی کے ملاقات کو مکان زوج میں مجرم
 کو آسکتے ہیں ان قیام کی ممانعت ہے۔ دیکھئے فتاویٰ الی لیسٹ۔
 مسئلہ ۶۶۔ ہر ذی رحم مجرم عورت کا مکان میں شوہر کے ہر سال آسکتا ہے۔
 دیکھئے محیط۔

مسئلہ ۶۷۔ عورت ابوین و محارم کی زیارت کے لئے ہر جمعہ میں وہ ہر ذی رحم
 کی ملاقات کو ایک سال میں جاسکتی ہے۔ دیکھئے باتیسویں فصل محیط کی
 تصریح قاضی علی سفدی کا قول ہے کہ عورت ملاقات ابوین کے لئے نہیں
 جاسکتی لیکن ابوین زوجہ کے منزل میں رو برو زوج کے ہر جمعہ دو جمعہ کو آسکتے ہیں
 نوادر فضلی بن قائم میں مروی ہے ابو یوسف صاحب سے جب ابوین زوجہ کے مکان زوج
 میں آسکتے ہوں تو زوجہ کو اختیار ملاقات محارم کے لئے جائے کہ نہیں اور اگر نہ
 نہ آسکتے ہوں تو جائز ہے کہ اذن سے شوہر کے اذن کی ملاقات کو ہر جمعہ میں جاسکے



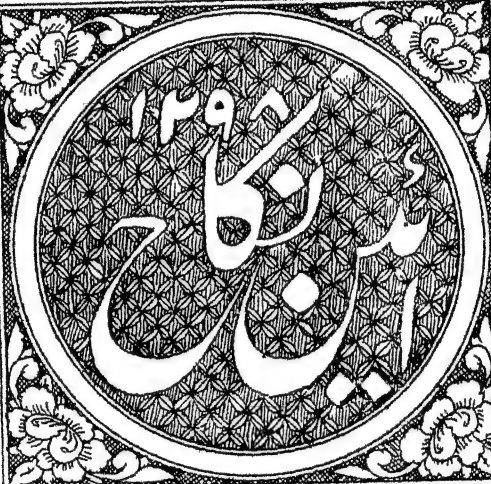
صحت نامہ غلط ہدایتہ القضاء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۶	اعتلا کے	اعتلا سے	۸	۱۰	رد الخمار	در الخمار
۳	۵	مہر	مہر سے	۹	۱	استرخا	استرخا کا
۴	۱۷	معتزل کہ	معتزلہ کے	۱۰	۸	دیکھئے دیکھئے	دیکھئے
۶	۹	اپنے بیٹے کے بیٹے	اپنے بیٹے کے ساتھ	۱۱	۱۲	صحبت	صحبت
۷	۲۰	کرا دینے	کرا دینے	۱۱	۲۰	محرمات	محرمات
۸	۱۶	دوسرے نچ	دوسرے نچ	۱۲	۵	یک	ایک
۱۱	۱۹	دیے	دیسی	۱۲	۲۰	کے	کے
۱۱	۲۲	بناہر	بناہر	۱۵	۲	دادن	دارون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۹	سفر	صفر	۳۶	۴	عنین	عنین
۱۳	۱۳	پڑا	پڑا	۲۱	۲۱	لی	کی
۲۲	۲۲	گواہ	گواہی	۳۹	۱	طرف	طرف سے
۲۳	۲۳	مدت	عدت	۲	۲	معصیت ہو	معصیت ہو
۲۴	۲۴	روز	اور	۴۰	۳	زیادت	زیارت
۱۶	۱۵	روک رکھی	روک رکھے	مت			
۱۷	۱۷	زمانہ	زنا				
۲۴	۲۴	العد	العدت	اشعار			
۱۸	۳	عورت	عورات				
۲۱	۲۰	جو	جو	<p>اس کتاب ہدایۃ القضاۃ مصنف جناب مولوی محمد احمد علی الدین صاحب کے حقوق تالیف و تصنیف اس طبع کو ہیہ کر دئے گئے ہیں کوئی صاحب بغرض فائدہ اس کو چھاپ اور نہ چھپوائیں بقدر جلدین مطلوب ہوں محمد مخدوم بخش صاحب تاجرتب کے دوکان واقع چارکان بلدہ حیدرآباد سے یا شہر کے پاس سے طلب فرمائیں۔</p> <p>قیمت فی جلد ۸۰</p> <p>المشتہ</p> <p>محمد حبیب الرحمن ابن محمد خلیل الرحمن صاحب مالک مہسہتم</p> <p>مطبع محبوب شاہی واقع افضل گنج</p>			
۲۲	۲۱	سو	سو				
۲۳	۲۳	چور	چور				
۲۴	۱۱	لازم	لازم				
۲۵	۱۲	لازم	لازم				
۲۵	۱۷	حضا	حضا				
۲۸	۸	مغلطہ	مغلطہ				
۲۹	۲۴	ہونی	ہونے				
۳۰	۴	داخل	داخل				
۳۲	۶	مفرت	مفرت				
۳۳	۱۱	یہاں تک	یہاں تک				
۳۴	۹	زودہ	زودہ				
۳۵	۱۱	زودہ	زودہ				
۳۶	۳	عنین	عنین				

عن کتاب من مستفیض عن غیب عن سید فیاضی

الحمد لله والمنة این رساله پرفایدت ترتیب دهنده محقر احمد قلندر غنی بمومنین



بایستهم کار بر داران کارخانه محمد نظام الدین کریم کتب است

در مطبع نظام المطابع واقع مدرسه مطبوعه



حمد کس سے خدا سے پاک کی ہو	کب ثنا کبریا سے پاک کی ہو
حرف کن کہتے ہی ظہور ہوا	عین ہر وہ ہزار عالم کا

إِنَّمَا أَنزَلُهَا إِذَا أَرَادَ شَيْءًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

وصف اوسکا کہے زبان کسی	خود ہی لے کہا ہی لا اخصی
------------------------	--------------------------

لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ

رہنمائی کو انبیا بھیجے	پیشوائی کو پیشوا بھیجے
------------------------	------------------------

کیسے کیسے بنی کئے پیدا	کیسے کیسے ولی کئے پیدا
------------------------	------------------------

باب احکام سب پہ باز کیا	خیر اور شر میں امتیاز دیا
-------------------------	---------------------------

جاوہ مستقیم دکھلائی	جس سے صورت نجات کی پائی
---------------------	-------------------------

تھا یہ منظور اس ہدایت سے	تاکہ دنیا بچے ضلالت سے
--------------------------	------------------------

مناجات درگاہ خدا تعالیٰ میں

مدعا ہے کہ اے خدا سے کریم	التجانی کہ اے کریم و رحیم
---------------------------	---------------------------

نیک توفیق دے ہدایت کر راہ اپنی ہمیں عنایت کر

آئین یا پانچوان شرع کے موافق نکاح کا ہونا

حکم اب شرع کا سناتا ہوں ہی برابر لکھا کتابوں میں درخت ر کی عبارت ہے ہی قدوری کی شرح سے پیدا ہی مشح لکھا وقایہ میں کہہ رہی ہے صلوٰۃ مسعودی جو ہی کنز وقایق اعلیٰ قاضی خان کی فتاویٰ میں ہی رقم دیکھ لیجے فتاویٰ عالمگیر	اصل جوابات ہے بتاتا ہوں جن کو شک ہو ضرور تردیکھیں سہل تر عقد کی اجازت ہے اور قیہ میں بھی ہے ذکر اسکا ہی مفصل رقم ہدایہ میں ہی فتاویٰ سرحدیہ میں بھی مسئلہ او سین بھی ہی صاف لکھا کہتی ہی شرح اربعین پیہم ہی کتاب النکاح میں تحریر
--	---

وَيَعْقِدُ بِإِيجَابٍ مِنْ أَحَدِهِمَا وَقَبُولٍ مِنَ الْآخِرِ وَضَعًا

لِلْآخِرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَصِلْ عَلَى الْحَقِيقِ كَتَرَوَجَّتْ نَفْسِي أَوْ بَيْتِي

أَوْ مَوَاطِنِي مِنْكَ وَيَقُولُ الْآخِرُ تَرَوَجَّتْ

متفق اسپہ بن فقیہ تمام ایک تو دونوں میں کرے ایجاب	واقعی ہے نکاح اسکا نام دوسرا بھی کرے قبول شتاب
--	---

وَشَرْطُهُ حُضُورُ شَاهِدَيْنِ حُرَّيْنِ أَوْ حُرٍّ وَنَسْرَتَيْنِ مُكَلَّفَتَيْنِ
سَامِعَيْنِ مَعَا قَوْلَهُمَا عَلَى الْآخِرِ

اسمیں یہ بھی ہی ایک شرط ضرور	جس سے ائے نکاح میں نہ فتور
------------------------------	----------------------------

معتبر دو گواہ حاضر ہوں یہ بھی تاکید ہے کہ ہوں نہ غلام مرد ہو اک تو عورتیں ہوں دو	شاہدی میں پسند خاطر ہوں پر ہوں آزاد اور نیکو کام انکو ایجاب کی سماعت ہو
--	---

بیان خوبی قلت مہر

ہی جو مشکوۃ دل حدیثوں کا حضرت عائشہ نے فرمایا اسمیں مطلق نہیں ہے جہاں کلام	اسکے باب النکاح میں ہے لکھا یہ بھی بیشک حدیث میں آیا یعنی فرماتے ہیں رسول انام
--	--

أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبٍ الْإِيمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ

أَعْظَمُ النِّكَاحِ بَرَكَهَ إِيسَاهُ مَوْنَةٌ

ہی وہ افضل جو سہل تر ہو نکاح جو کوئی اس سے آگے بڑھ کے چلا خود ہوا مبتلا سے بربادی	اوس سے ہوتی ہے خوشبین و فلاح جلد قیدی ہوا نخواست کا اسکو غم کہے یہ نہیں شادی
---	--

بیان مقدار مہر

ہی جو عقد نکاح کا مذکور اسکو بھی اب بیان میں کرتا ہوں	اسمیں ہے ایک امر مہر ضرور حال اصلی عیان میں کرتا ہوں
--	---

أَقْلَهُ عَشْرَةَ رَهْمًا

بند بگیا کے ذمہ مہر گران کی ہے کس درجہ مہر کی تخفیف اوسکا مطلب یہ ہے کہ کم سے کم	اوسکو برکت نہ ہو کسی عنوان خاص وارثہ ہی یوں حدیث شریف مہر میں ہیں درست و سن و درہم
--	--

جب ہوئی ہم حساب کے درپے	ہوے ہیں دس درم کے تین روپی
بلکہ تحقیق جب حساب سے کی	پائے جاتی تھی کچھ کم و بیشی

بیان طحام ولیمہ

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَى

بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّتَيْنِ شَعِيرًا

ترجمہ

عقد کے بعد کا لکھون احوال	اسین ایسا نہیں برا حجب ال
دوسرے دن ولیمہ ہوتا ہے	خاص اشخاص کا وہ کھانا ہے
پر تکلف کا اوسین حکم نہیں	جو میسر ہو اوسکو کر لین یقین
بھی صحیح بخاری میں یہ لکھا	اور مسلم میں بھی ہی صاف آیا
اسکے حضرت انس بھی ہیں راوی	کہ حدیث رسول ہے حاوی
ہیں صفیہ جو آپ کی بی بی	ہی اونہوں نے بھی یوں روایت کی
صاف مشکوٰۃ سے ہویدا ہے	یعنی دو مد لیک و لیا ہے

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْكَمَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى إِحْدَى

نِسَائِهِ مَا أَوْكَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْكَمَ بِشَاءَ

اوسکا کرنا ضرور بیشک ہی	یہ تو دوسیر ستونگ ہے
بلکہ یہ کام ہے نبیؐ نے کیا	بعض ازواج کے ولیمہ کا
یہ طریقہ ہے خیر کامنوں	قرض لیکر کرے نہ حال زبون
پر رسول خداؐ نے ایک کو بھی	نہیں اسراف کی اجازت دی

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا	
<p>تھی بنی کو بہت خوشی حاصل بی بی زینب سے مصطفیٰ کا نکاح دیکے دام اور مول منگوا کے جتنے حاضر تھے سب کو کھلوا یا شرم سے صرف چہرہ دین فی الفور وہ کچھ اسراف پر نہیں ہے بند نہ تو بھابی کی کچھ ضرورت ہی رت جگا جلوہ سب یہ ہی بیجا اس سے تو جان بری بلا شک ہی سب اسے کار خیر کہتے ہیں ایک بدعت ہی دوسری الزام منحصر زیرہ ازدواج نہیں کبھی کس نے اسے کیا جائز حاشیہ یہ چیز یا دیا ناحق اوسے بلے سے ہی عقد روا</p>	<p>جب فلما قضا ہوئی نازل یعنی حق نے کیا سمجھ کی صلاح اس خوشی کے سبب حضرت نے ایک بکرے کا گوشت پکوا یا اس ولیمہ کو لوگ کر کے غور بیاہ کہتے ہیں جسکو دانشمند نہ تو جوڑوں کی اسمین حاجت ہی سا پنچت اور منگنی بھات چھی منڈیا یہ بری سے بری بلا شک ہی علما اس سے دور رہتے ہیں اسمین اسراف کا نہیں کچھ کام دہوم کرنے کی احتیاج نہیں چن یہ سب واسیات ناجائز شرح زاید بر ما دیا ناحق جس سے جائز نماز کا پڑھنا</p>
بیان حضرت بی بی فاطمہ کی نکاح کا	
<p>کہ خوشی ہی شریک رنج و محن جس سے تصویر غم دکھاتا ہوں</p>	<p>بی تکلف ہو امی عروس سخن اب میں وہ ماجرا سناتا ہوں</p>

<p>حضرت شاہ جہنچہ نوشاہ نام اسی راہ کا ہی شرع شریف فاطمہ کے جو ساتھ عقد بندھا ہو گیا عقد منعقد جس دم اور سٹے یہ حال درد آمیز سولہ بیوند کی تھی اک ہیا در دو کھڑا دین تھیں ایک چکی تھی ایک تکیہ تھیں تاکہ بیہ بالین جب ہوئی یہ عقد کے رخصت ای خدا سے کریم ای غفار بس سیکا ہوا سطح سے نکاح میری امت پر جسم فرمانا</p>	<p>تب ہوئی سہل تر نکاح کی راہ کی خدا و رسول نے توصیف بی بی صاحب کا جہر یون تھرا جہرین باندھے چار سو درہم یہ دیا ان کو مصطفیٰ نے جہیز بلکہ اوسین بھی چھید تھے اکثر اور سواک ایک لکڑی کی ایک سادہ تھا کانسہ چوبین ملتی تھی سے یون ہو حضرت ای غفور الرحیم ای ستار بخشنا اوسکو دو جہانین فلاح سب کو اس راہ راست پر لانا</p>
---	---

قول مصنف

<p>جاسے گریہ ہی صاحب جوان پر اس طرح کا جہیز اوسکو ملے کیسی دولہن کہ جسکا باپ رسول کیسی دولہن کہ افضل نوان کیسی دولہن کہ شان میں جسکے کیسا دولہ کہ وصف میں اوسکے</p>	<p>جو رسول خدا کی ہو دختر ناخن غم سے کیوں جگر نہ پھلے کیسا دولہ کہ خلق کا مقبول کیسا دولہ کہ مقبل نیروان کہا حضرت نے صفہ منی سورہ بل اتے خدا بھیجے</p>
---	--

<p>جسکو کہتے ہیں لوگ فخر من فخر ازواج انبیا پر ہے ہی خواتین دو جہان پر شرف کون سی رکھتے تھے نہ طاقت و تاب دو جہان کو جہیز من دیتے صاحبو جسکا حق کوے اوصاف ہی غضب او سپہ خود کو دو تفصیل شرم آتی نہیں ذرا تم کو تھانہ زہار پہلے اسکا نشان کیا نہ دولت کی دست قدرت تھی جسکو جو چاہا دم میں بخش دیا ایسی اسراف سے روا ہی گریز</p>	<p>کوئی دولہ ہی ایسا یا دولہن او سکا دنیا میں کون سہمے یہہ مراتب یہہ جاہ ایک طرف تھا میسر نہ کون اسباب جو طلب کرتے حق سے لے لیتے اب تمہیں چاہئے بیان انصاف او سکو تو یہہ ملے جہیز قلیل بیاہ میں ایسا یا صرف کرو تم جو کرتے ہو بیاہ میں سامان کیا نہ حضرت کو استطاعت تھی خاطر تو تھی چشم دل کے ضیا ہر طرح اس سے چاہئے پرہیز</p>
---	---

بیان مارون رشید کا

<p>چاہئے منصفی کی تم کو نظر لگا بیٹی کا اپنے کرنے بیاہ تب و زیرون سے او سنے فرمایا کس قدر مہر خاطر نہ کا بند بیا اس طرح کہد یا مشیرون نے چار سو درہم او تھے ہر کے تھے</p>	<p>یان پاک اور معتبر ہی خبر جبکہ مارون رشید عالی جاہ وقت جسم نکاح کا آیا عقد جو حضرت علی کا ہوا غرض فی الفور کی و زیرون نے علما نے لکھا حدیثوں سے</p>
--	--

سکے مارون کمال شرمایا	پھر یہ اپنی زبان پر لایا
یہ تو اظہار خاص و عام میں ہی	فرق آقا میں اور غلام میں ہی
میری بیٹی کے دس درم ہوں مہر	اپنے آقا کی ہم سہری ہی قہر
صاحبوایا سلطنت آرا	فخر جمشید غیرت دارا
اسطی سے ادب کا ہو پابند	اور کرو تم فضول خرچ پسند
عاطفوں کو یہ پسند کافی ہے	خافوں کے لئے متافی ہے

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمہارا سکا ہی کہ نہیں ہے

دَارَ لَهُ وَمَالٌ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ

گھر اسکا آخرت میں اور مال اسکا ہی کہ نہیں ہے مال اسکو آخرت میں اور اسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہیں ہے عقل اسکو

فَإِنْ خُبَيْتَ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُبَيَّرَةً لَكَ وَتَكُونِ ذَاتَ

پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجھ کو اور ہو تو صاحب

كُنُونٍ وَجَاهٍ وَحَشْمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَىٰ مَرَاتِبِهَا تَكُونِي

خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور ہو گئے تو نہایت مراتب دنیا کو تو البتہ ہو گی تو

مِثْلَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَادٍ وَإِذَا كُنْتَ مُوَحَّدَةً

مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہوئی تو ایک جاننے والی خدا

وَعَابِدَةً وَزَاهِدَةً وَمُطِيعَةً وَمَرْضِيَةً وَقَانِعَةً

کی اور عبادت کرنیوالی اور میر غفتمی کرنیوالی دنیا میں اور طاعت کرنیوالی اور راضی ہوئی اور قناعت کرنیوالی اور رضا

وَصَابِرَةٌ وَشَاكِرَةٌ وَعَفِيفَةٌ وَمُتَّقِيَةٌ لَكُنْتَ مِنْ خَدَمَةِ
اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاکدامن اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیوں

سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَمَقْبُولَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَخْتَارِي
سر دار عالم کی سیف اور ہوگی مقبولوں رب العالمین سے۔ پس اختیار کر تو

ن

بجی

صلی اللہ علیہ وسلم

ن

سودہ بنت

عمر بن

ن

عبد

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

لَعْنَتُهَا الْمَلَكَةُ حَتَّى تَصْبَحَ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
لعنت کرتے ہیں اوس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہ بھی فرمایا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلزَّوْءِ أَنْ تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا يَحِلُّ
وہ وسلم کہ نہیں حلال ہے عورت کو یہ کہ اذن دے بغیر کہ اپنے گھر میں بے اجازت اپنے خاوند کے اور نہیں

لِلزَّوْءِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَكْفُرِي
ہی عورت کو نفل روزہ رکھنا اوس حال میں کہ خاوند اس کا موجود ہو مگر اس کے اذن سے اور نہ ناشکری کر

الْعَشِيرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
خاوند کی روایت ہے ابی سعید رحمہ خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ
علیہ وسلم عورتوں پر ہیں فرمایا اے گروہ عورتوں کی صدقہ دو تم

فَإِنَّ أَوَّلَ مَا يَكُونُ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فُكْلُنَ وَبِمَا يَرَى سَوْءًا اللَّهُ قَالَ
پس تحقیق دیکھ لیا گیہون میں کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہان عورتوں نے اس کو واسطے یہ بتایا کہ اللہ

تَكْثُرَنَّ اللَّعْنُ وَتَكْفُرَنَّ الْعَشِيرَةُ وَاسْتَعِيدِي يَا اللَّهُ
بہت کرتے ہو تم لعنت اور ناشکری کرتے ہو خاوند کی اور پناہ مانگنی رہ تو ساتھ اللہ کے

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ هُ قَالَ
شیطان رانہ سے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن گمراہ کن بظاہر ہے۔ فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچاتا ہی سخت اپنا

عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَّابًا هَ يَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَذَنَاهُمْ
اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہے شرابے کو تو کہ فرشتہ میں دالین آدمیوں کو پس فرما ترو نہیں ہے

مِنْهُ مَثْرَلَةٌ أَكْثَرُهُمْ فِتْنَةً يُخَيِّئُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ فَعَلْتُ

طرف اسکے مرتبہ میں وہ ہی جو برا فتنہ انگیز ہوتا ہی آتا ہی ایک ان میں کا پس کہتا ہی کیا میں نے

كَذَّابٌ وَقَدْ يَقُولُ مَا صَنَعْتُ شَيْئًا ثُمَّ يُخَيِّئُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ

ایسا اور ویسا پس کہتا ہی ایسے کچھ نہیں کیا تو نے پھر آتا ہی ایک ان میں سے پس کہتا ہے

مَا تَرَكْتُهُ حَتَّىٰ قَرَرْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَمْرٍ أَنَّهُ فَيُذْنِبُهُ مِنْهُ

نہیں چھوڑا میں نے اسکو یہاں تک کہ بدل فی دلوادی میں نے وہاں اسکے اور دوسرا اسکے کہ پس ایک کرتا ہے

وَيَقُولُ نَحْمَأْتُ فَيَلْزِمُهُ ۚ وَآيُضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اور کہتا ہی کیا اچھا ہی تو پس لگے لگا تا ہی اسکو اور یہ بھی فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ جَرِيٌّ مِنَ الْإِنْسَانِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی انسان میں

جَرِيٌّ الدَّمِ فَلَا تَغْفُلِي عَنْ مَكْرِهِ وَاسْتَعِينِي بِاللَّهِ عَلَيْهِ

جگر جاری ہونے خوف کے فلا میں غافل نہ مکر اسکے سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اور

وَآيُضًا لَكَ عَلَى زَوْجِكَ حَقٌّ وَفَقَّهُ اللَّهُ بِهِ ۚ قَالَ رَسُولُ

اور یہ بھی تیرے سے غافل نہ رہی حق تو فیق دی اللہ تعالیٰ اسکو ترقی اور اگر کسی فرمایا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُحْسِنَ فِطْعَامَهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ کہ اچھی طرح کھلاوی

وَكَسَوَاتِهَا وَآيُضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

اور پہناؤ بیوی کو اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ

خَيْرُكُمْ لَاهِلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لَاهِلِهِ ۚ وَآيُضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کہ بہتر ہو واسطے اہل بیوی کے اور میں بہتر ہوں تم میں واسطے اہل بیوی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا

ف
یعنی ترا شوق
یعنی وہ آدمی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌكُمْ خَيْرًا لِنِسَائِهِمْ وَأَيْضًا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ترین وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتوں اپنے کے اور یہ بھی

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِمَانًا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنوں میں ازور وے ایمان سے

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالطَّفْهُمُ بِأَهْلِهِ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ
 وہ ہی کہ بہت اچھا مخلق میں اور بہت مہربان ہوا اہل بی پر اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ
 علیہ وسلم نے جب دے گا اللہ کسی کو تم میں سے مال پس چاہئے کہ شروع کرے خیر کرنا سائنہ

وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةٌ
 اور اہل خانہ اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اخراج کرنا روکا

الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 اور ہر اہل کے صدقہ ہے نف اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ وَأَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ مِنْ خُلُقِنَ مِنْ ضَلَمٍ وَ
 سلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتوں کے کے پس تحقیق وہ بیدگنی گئی ہیں پسلی سے اور

إِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصِّلَامِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ
 تحقیق بہت تیرا چیز بیدوں میں اور یہ کی پسلی ہی پس اگر چاہے سید کرنا او کو

كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ
 توڑ بگاڑ تو اسکو اور اگر چھوڑے تو اسکو رہے گی بہت تیرا ہی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کے

خَيْرًا وَاعْلَمُوا أَنَّ لِحْدَامِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ فَرَأَيْتُمْ وَأَحْسَنُ
 اور جان لو کہ تحقیق واسطے خادموں کے تم پر حق ہی پس رعایت کرنا اسکی اور احسن

ن

م

اَلْيَغْنَمُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
طرف اول کے تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیکوں کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانَكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ
علیہ وسلم نے یہ بھائی تمہارے ہیں کہ کیا ان کو اللہ نے زیر دست تمہارا نہیں جو تمہارے

جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مَا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسْهُ
کہ کیا اللہ نے بھائی اوس کے کو زیر دست اوس کا پس چاہئے کہ کھلا دے اوس کو اور کھائے کہ کھا دے اور پہنا دے

مَا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفِيْهِ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَفَّهٖ مَا يَغْلِبُهُ
اوس کو اور جس چیز سے کہ پہنے آپ اور تکلیف دی اوس کو ایسے کام کی کہ عاجز کر دی اوس کو پس اگر تکلیف دے اوس کو پس

فَلْيُعْنَهُ عَلَيْهِ

پس آجائے کہ مدد کرے اوس کی اور پھر

شروط نكاح

شرطین نكاح کے تین ہیں۔ ایجاب و قبول دو گواہ۔ ان شرطوں کے سوا نكاح ثابت
ہوتا نہیں۔ مرد ہو یا عورت پہلے جو قبولیت کا لفظ کہے اس کو ایجاب کہتے ہیں اور
اس کے جواب کو قبول مسئلہ ایجاب و قبول میں ایک کا کہنا دوسرا سننا شرط ہی
یعنی عورت کا کہنا مرد۔ اور مرد کا کہنا عورت سننا ضروری اگر بہت بانو کے وکیل
کا سننا بھی پس ہے وکیل موکل کی جاسے پر ہی۔ عورت کی خموشی بھی اس کی قبولیت
کی دلیل بنی۔ لاکن چاہئے کہ وکیل جو عورت کو سناتا ہی ہر دو گواہ سن لیں۔
مسئلہ شرط ہی کہ ہر دو گواہ عاقل و بالغ مسلمان اور آزاد رہیں مسئلہ
گواہ عادل یعنی پر میزگار رہنا شرط ہی یا نہ اس میں اختلاف ہی امام اعظم کے

نکاح لازمی تھا

نکاح لازمی تھا

مذہب میں فاسق کی گواہی سے بھی نکاح درست ہی امام شافعی کے بیان میں لکن
 امام اعظم کے مذہب میں پرہیزگار کی گواہی افضل ہے۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ
 گواہ پرہیزگار بہن مسئلہ اقل مہر یعنی کم درجہ مہر کا صنفی مذہب میں دس مہرم
 ہی اس سے کم جائز نہیں۔ اس سے زیادہ جہان تگ مرد کی طاقت ہو جائز ہے۔ طلاق
 سے زیادہ جائز نہیں مسئلہ تین صورت میں پورا مہر لازم آتا ہے۔ اول وطی۔
 دوسری خلوت صحیحہ۔ تیسری مرد یا عورت کی موت ان تین سے جب ایک
 صورت بھی واقع ہو پورا مہر لازم ہوتا ہے مسئلہ نکاح درست نہیں ما اور بہن
 اور بیٹی اور نوآسی اور پوتی اور بھتیجی اور بھتیجی اور خالہ اور ساس۔ اور جسکی مان
 وطی کنی ہو۔ اور باپ دادا کے نکاحی عورتیں اور ایسا ہی جہان تگ اوپر جاوے
 اور بیٹہ اور پوتے کے نکاحی عورتیں اور جہان تگ نیچے اودین۔ اور غیر کی عورت
 کہ جسکا شوہر زندہ ہو اور طلاق نہ دیا ہو۔ یا طلاق دیا پر عدت کے آیام باقی ہوں
 اور مشرکہ۔ اور آتش پرست اور بت پرست اور جس عورت کو کہ آپ تین طلاق
 دیا ہو۔ مسئلہ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکی یا لڑکے کو اگر چہ شیب ہوں
 نکاح کرنے تو یہ نکاح ثابت ہو چکا۔ یعنی جب وہ بالغ ہوں انکو اختیار فسخ نکاح
 کا نہیں۔ اگر باپ دادا کے سوا اور کوئی ولی نکاح کر دیا تو اس لڑکے اور دختر کو جائز
 ہی کہ بعد بلوغ چاہیں تو نکاح فسخ کریں اگر پہلے سے نکاح کو جانتے ہوں۔ اگر ان کو
 نکاح کی خبر بلوغ کے بعد معلوم ہو اسوقت بھی فسخ کرنا جائز ہے۔ از تحفۃ المؤمنین۔

خطبہ نکاح کا یہ ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
 أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ
 مَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ - وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
 وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ - مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
 رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِمْ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ أَنْفُسُهُ وَلَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا
 اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
 رَقِيبًا - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
 إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا
 قَوْلًا سَدِيدًا يُضِلُّكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا - وَسَأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ نَا
 مِنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ - وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَحْتَسِبُ خَطَاهُ
 فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
 وَآلِهِ وَآخِصَائِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَلِّمْ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

خطبہ نوح کے بعد نو شہ سے مخاطب ہو کر استغفار فرمایا اور یہاں استغفر اللہ فرمایا

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ترجمہ تو بہ کرتا ہوں میں تمام
 گناہوں سے یا اللہ تو معاف کر کوئی گناہ کبھی نہیں کروں گا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا
 إِن كُنْ تَعْلَمُ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ بجا اسکے کلمہ شہادت
 یرہ دین اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ
 اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ گواہ ہوں میں اس بات کا کہ کسی کی
 بندگی نہیں سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہی اور سکا شریک نہیں کوئی اور گواہ ہوں میں
 اس کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول اس کے صیغہ نجات
 نوشتہ کے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر وکیل یا نائب صیغہ عربی میں ایک بار ہندی میں دوبار
 قبول کر اویں قِبَلَتْ نِكَاحُهَا وَتَزَوَّجَهَا بِهَذَا الْمَهْرِ مُبْلَغُهُ بِحُضُورِ
 شَاهِدَيْنِ رَضِيَتْ بِهِ وَهِيَ اَوْرِہندی میں یہ کہے۔ اللہ جل شانہ کے
 حکم کے موافق اور پیغمبر خدام کے شریعت کے مطابق فلان صتا کے فرزند فلان کو فلان
 صاحب کی لڑکی فلان کو ساتھ اس مہر کے روبرو دو گواہ فلان فلان کے فلان صاحب
 کی وکالت کا حاضران جماعت کے روبرو ایک نجات باند یا جوڑا کر دیا قبول کئے تم
 قبول کیا میں سہ بار نوشتہ بضرور کہنا۔ و عا بعد ايجاب وقبول کے
 اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَا اَدَمَ وَحَوَّاءَ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا
 كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَارَةَ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَا
 يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَا مُوسٰى وَصَفُوْا
 اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللهِ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى
 وَعَآيِشَةَ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا

اَلْفَتْ بَيْنَا عَلٰی الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَةَ الزَّهْرٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
 اِنَّهُ تَعَالٰی اَجَوَادُ كَرِيْمٌ رَّوْفٌ رَحِيْمٌ دَرَبٌ حَلِيْمٌ اِنْ كَارِ سَارِ
 وسازو اور خوشی و خرمی لطیف رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہمیشہ
 مبارکباد - پھر ایجاب اور قبول طرفین سے باوازا بلند کردا ہے جو وہ دونوں
 عربی سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحبی اور نہیں تو ایکیا عربی زبان میں ایجاب
 قبول کر دے اور وہ ہر طرفین کی زبان میں پھر ملحق چھوڑ دے یا دام شیرینی
 ہو سکا لے لوٹوں میں تقسیم کرے - اور سورہ فاتحہ و سورہ اذا جاء پر ہے

تعداد و ارجحیات مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

نام مبارک	تعداد درم نفقہ	تعداد دینار	وزن بھارت تولہ	بھارت پونہ
حضرت ام المومنین	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
حضرت سودہ	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
حضرت ام حبیبہ	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
اکثر ازواج مطہرات	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰

تعداد و ارجحیات مقدسات

حضرت فاطمہ	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
اکثر بنات	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰

جمع اہل مطاہر و ناجران کتب کی خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو جہانگیر
 قصہ قرماوین جغذہ ضرورت ہو دو کان محمد قلند مقام رشک گاہ بنگلہ قسطنطنیہ محراب اسلام آباد
 اور شمس کتاب پر محمد قلند رشک گاہ بنگلہ قسطنطنیہ محراب اسلام آباد

الذمیرہ و محیبات الجہاں

انتخاب فقہ و سنت اسلامی زینت الیقینی

الذمیرہ و محیبات الجہاں

تصنیف جناب مولوی قربان علی صاحب کتب

مطبع نوار محمدی لکھنؤ ہائیم محمد سعید طبع
باسطوٹان لکھنؤ

نزدیک اکثر سر۔ و لیکن امام مالک کا دوسرا قول اور اجماع تمام سر کے حلق یا قصر پر ہے (وہ بھی) مستحب ہے کہ بال کاٹنے میں ایک انگشت سے کمی نہ کرے۔ اور کہا بعض نے اس سے کم بھی جائز ہے لفظ قصر کے کم و زیادہ پر صادق ہونیکی وجہ سے مسئلہ عورتوں کو سر منڈانا حرام ہے الا بعد من سخت۔ اور حج میں بمقدار یک سر انگشت قصر واجب ہے۔ کہا علامہ ابو الحسن نے حاشیہ موطا امام محمد حج میں یعنی عورت قصر کرے بمقدار یک سر انگشت کیونکہ قصر اس کے حق میں واجب حلق ممنوع ہے مسئلہ مستحب ہے کہ حلق محلول کے دانے جانب سے شروع کیا جاوے اور اسی طرح قصر (قیاساً علی الحلق) صحیح مسلم و ترمذی میں النش رضی بن مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریان مار چکے اور قربانی قح کی پھر حجام کو اپنے سر کا دانہ نچ دیا اور اونے مونڈا وہ بال اباطحہ کو دیے۔ پھر حجام کی طرف سر کا بایان نچ کیا اور نچو

سنن ابی یوسف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بال کاٹنے میں ایک انگشت سے کمی نہ کرے۔ اور کہا بعض نے اس سے کم بھی جائز ہے لفظ قصر کے کم و زیادہ پر صادق ہونیکی وجہ سے مسئلہ عورتوں کو سر منڈانا حرام ہے الا بعد من سخت۔ اور حج میں بمقدار یک سر انگشت قصر واجب ہے۔ کہا علامہ ابو الحسن نے حاشیہ موطا امام محمد حج میں یعنی عورت قصر کرے بمقدار یک سر انگشت کیونکہ قصر اس کے حق میں واجب حلق ممنوع ہے مسئلہ مستحب ہے کہ حلق محلول کے دانے جانب سے شروع کیا جاوے اور اسی طرح قصر (قیاساً علی الحلق) صحیح مسلم و ترمذی میں النش رضی بن مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریان مار چکے اور قربانی قح کی پھر حجام کو اپنے سر کا دانہ نچ دیا اور اونے مونڈا وہ بال اباطحہ کو دیے۔ پھر حجام کی طرف سر کا بایان نچ کیا اور نچو

اس جامع ترمذی میں ہے کہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی میں کہتے ہیں کہ عورتوں کو سر منڈانا حرام ہے الا بعد من سخت۔ اور حج میں بمقدار یک سر انگشت قصر واجب ہے۔ کہا علامہ ابو الحسن نے حاشیہ موطا امام محمد حج میں یعنی عورت قصر کرے بمقدار یک سر انگشت کیونکہ قصر اس کے حق میں واجب حلق ممنوع ہے مسئلہ مستحب ہے کہ حلق محلول کے دانے جانب سے شروع کیا جاوے اور اسی طرح قصر (قیاساً علی الحلق) صحیح مسلم و ترمذی میں النش رضی بن مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریان مار چکے اور قربانی قح کی پھر حجام کو اپنے سر کا دانہ نچ دیا اور اونے مونڈا وہ بال اباطحہ کو دیے۔ پھر حجام کی طرف سر کا بایان نچ کیا اور نچو

موتھ اپنے فرمایا تقسیم کر دو ان بالوں کو سب آدمیوں میں۔ کہا امام نووی رح نے مذہب
ہمارا اور جمہور (علمای صحابہ و تابعین وغیرہم) کا یہی ہے کہ حلق مخلوق کے داہنی طرف
سے شروع کیا جاوے۔ اور کہا ابو حنیفہ رح نے بائیں طرف سے۔ نام اس حلق کا
معتزم بن عبداللہ عدوی ہے (وہو الصحیح) مسئلہ جمہور علماء کے نزدیک آدمی کے
بال پاک ہیں مسئلہ موے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کا لینے فیض حصول برکت کا چھوٹا
جائزہ ہے اور یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کا خاصہ ہے نہ غیر کا کہ غیر کے بال
بھی رکھ چوڑے جاویں۔ حج و عمرے میں موے راس کا تراشنا ضروریات سے ہے ہی
غیر وہ کسی تدبیر سے ہو صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے مجھ سے
بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال فروہ پر تیر کے پکان سے تراشنے اور
دوسری روایت میں ہے کہ تراشنے جاتے دیکھے۔ المعروض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام نے
حج و عمرے میں حلق راس فرمایا۔ اور بعض نے محض قصر پر اکتفا کیا چنانچہ صحیح مسلم
میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت صحابہؓ نے حلق راس
فرمایا۔ اور بعض نے قصر کیا۔ یہ حلق و قصر مرد و عورت پر حج و یا عمرے کے احرام
کھولنے کے وقت ہونا نہ احرام کے اندر حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مرض شدید میں مبتلا ہو

امام ابن الہمام رئیس الخلفۃ
غلامہ کامل الدین صاحب فہم الخلفۃ
سنا جکا حاصل یہ ہے کہ فعل صحابی ہمارے نزدیک
بیشک حقیقہ کے نزدیک حجت ہے جبکہ سنت کا مخالف
نہ ہو دوسرے اور ایسا ہی علامہ ابن طاہر و غیرہ کا کہ
اگر حقیقہ کا قول ہے اور یہی مذہب ہے امامہ حقیقین کا
شاخصہ جہلیہ کا امام عیسیٰ سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر
امام ابن الہمام نے فرمایا ہے
۱۲

۴
بلکہ صحیح بخاری میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق راس فرمایا۔
شکل اسکے بوداؤں نے آنحضرت سے زیادہ
امام محمد بن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق راس فرمایا۔
داہنی بائیں اس اثر سے احتجاج لینے اور حقیقہ فقہ سے زیادہ
جو کہ بولتے ہیں اس اثر سے احتجاج لینے اور حقیقہ فقہ سے زیادہ
فیض بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق راس فرمایا۔
چند دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق راس فرمایا۔
مسلحہ کے ذریعے سے

تو بھی اوسکو جائز نہیں کہ بال منڈاؤے یا کتراؤے مگر باداے کفارہ جیسا کہ صحیحین میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ اباؤٹحائے گئے مجھکو رسول اللہ صلعم کی طرف اور حال یہ کہ جوئین میرے سر سے میرے منہ پر شپکتی تھیں۔ سو فرمایا نہیں معلوم تھا مجھکو جو پہونچی ایذا تجھکو نہیں دیکھتا ہوں میں کہ پاؤے تو لکیری کمانے نہیں فرمایا روزے رکھتین دن یا کھانا کھلا چھ مسکین ہر مسکین کو نصف صاع۔ الحاصل یہ حجامائل حج و عمرے سے علاقہ رکھتے ہیں اس پر یہ قیاس کرنا کہ حلق راس حج و عمرے کی حالت کے سوا سنت یا جائز ہے یا نہ اعتبار و قبولیت سے ساقط ہے کہا امام ابن القیم نے حلق راس چار طرح پر ہے اول مشروع واجب یا مستحب اور یہ خدا کی عبادت ہے حج و عمرے میں کہ اوسکے فاعل کے واسطے اپنے تین بار استغفار کیا (یعنی طلب رحمۃ و مغفرت) دوم شرک محرم جیسا کہ جاہل لوگ زندہ یا مردہ کے واسطے کرتے ہیں اور یہ نوع انواع عبادات سے ہے واسطے مخلوق کے۔ کیونکہ حلق اصل میں تذلل و تعبد ہے اہل عرب کی عبادت تھی کہ جب کسی قیدی کو رہا کرتے اوسکی پیشانی تراشتے اور یہ کے بال منڈتے بغرض تعبد و اذلال (خوار و ذلیل کرنے کو بطور علامت ایسا کرتے) یہ عبودیت و اذلال و تواضع شریعت میں خاص و صرہ لاشریک لہ کے واسطے جاری ہے کہ سوا اوسکے کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے مشروعیت اوسکی اعظم عبادات میں انکسار و اذلال کیواسطے مقرر ہوئی کہ وہ حج ہے۔ پس جو شخص سر کے بال خدا کے سوا کسی زندہ مردہ کیواسطے تراشتے اوسنے گویا یہ عبادت ایسی ہی کے واسطے کی جو اوسکی اہل نہیں ہے سو تم بغرض اذالہ مرض جیسے جو ن خارش زخم وغیرہ یہ جائز ہے حکم حدیث کعب بن عجرہ جو کہ صحیحین میں ہے۔ چہارم بنظر راحت بغیر حاجت

بن لیت ابو محمد
مولوی قباغلی
سلیم کو کمال نظر
نصف نصف صاع فی کس
نصف صاعی مشہور انفاری

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ اباؤٹحائے گئے مجھکو رسول اللہ صلعم کی طرف اور حال یہ کہ جوئین میرے سر سے میرے منہ پر شپکتی تھیں۔ سو فرمایا نہیں معلوم تھا مجھکو جو پہونچی ایذا تجھکو نہیں دیکھتا ہوں میں کہ پاؤے تو لکیری کمانے نہیں فرمایا روزے رکھتین دن یا کھانا کھلا چھ مسکین ہر مسکین کو نصف صاع۔ الحاصل یہ حجامائل حج و عمرے سے علاقہ رکھتے ہیں اس پر یہ قیاس کرنا کہ حلق راس حج و عمرے کی حالت کے سوا سنت یا جائز ہے یا نہ اعتبار و قبولیت سے ساقط ہے کہا امام ابن القیم نے حلق راس چار طرح پر ہے اول مشروع واجب یا مستحب اور یہ خدا کی عبادت ہے حج و عمرے میں کہ اوسکے فاعل کے واسطے اپنے تین بار استغفار کیا (یعنی طلب رحمۃ و مغفرت) دوم شرک محرم جیسا کہ جاہل لوگ زندہ یا مردہ کے واسطے کرتے ہیں اور یہ نوع انواع عبادات سے ہے واسطے مخلوق کے۔ کیونکہ حلق اصل میں تذلل و تعبد ہے اہل عرب کی عبادت تھی کہ جب کسی قیدی کو رہا کرتے اوسکی پیشانی تراشتے اور یہ کے بال منڈتے بغرض تعبد و اذلال (خوار و ذلیل کرنے کو بطور علامت ایسا کرتے) یہ عبودیت و اذلال و تواضع شریعت میں خاص و صرہ لاشریک لہ کے واسطے جاری ہے کہ سوا اوسکے کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے مشروعیت اوسکی اعظم عبادات میں انکسار و اذلال کیواسطے مقرر ہوئی کہ وہ حج ہے۔ پس جو شخص سر کے بال خدا کے سوا کسی زندہ مردہ کیواسطے تراشتے اوسنے گویا یہ عبادت ایسی ہی کے واسطے کی جو اوسکی اہل نہیں ہے سو تم بغرض اذالہ مرض جیسے جو ن خارش زخم وغیرہ یہ جائز ہے حکم حدیث کعب بن عجرہ جو کہ صحیحین میں ہے۔ چہارم بنظر راحت بغیر حاجت

اسکے جواز میں امام احمد حرج نے دو حدیثوں سے احتجاج کیا ہے۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کچھ بال تراشے ہوئے تھے اور کچھ نا تراشیدہ آجے اوس لڑکے کے ورنہ کو فرمایا سب سر مونڈو یا سب بال رکھو (رواہ ابوی ذی ایمنہ) یا سنا (صحیح) اور حدیث آل جعفر کہ جعفرؓ کے انتقال کے بعد اونکے بچوں کے سر مونڈا (کہ مان بچوں کی ممنوع تھی خدمت نکر سکتی بچوں کے بالوں کی) ولیکن امام احمد حرج کا استدلال ان دونوں حدیثوں سے جواز حلق راس میں منظور فیہ ہے۔ کیونکہ یہ خبریں ایسی نہیں ہیں کہ جواز علی العموم پیدا کر سکیں۔ اس واسطے کہ شاید کہ جواز حلق بالوں کے میلے ہوئی سے ہو کہ بچے بنفس خود اغتسال وادھان و تسحیل پر مائل و ملتفت نہیں ہیں پس شارع نے انکے حقیق حلق جائز رکھا کہ زینت لوجہ عدم خدمت رحمت منوجاوے۔ پس جو فعل بچے کے حق میں بہ مصلحت رخصت دیا گیا ہے کیا ضرورت ہو کہ بالوں کو بھی آویز رخصت دیا جاوے فہم سلیم اسی امر کی مقتضی ہے کہ غیر مکلف سے ہر تکلیف اوٹھا لیا جاوے ان دونوں خبروں سے البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچے کے ورنہ ایسا نکرین کہ بچہ کالج سر مونڈین اور کچھ چھوڑ دین اگر بچے کے بالوں کی خدمت کر سکتے ہوں بال جتنے دین ورنہ سب بال مونڈا دین۔ اگر کہا جاوے کہ ان خبروں سے عمومیت نکلتی ہے اگرچہ محل درود امر بذات خاص ہے تو ہم کہیں گے کہ اگر بے ضرورت اسکی اجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتی تو صحابہ کرام سے اسکا فعل ضرور ثابت ہوتا کیونکہ امر آسان ہے اور کل طالع ایسے نہیں ہیں کہ محض زینت کے واسطے اغتسال وادھان و تسحیل وغیرہ تکلیفات کو پسند کرتے اور حلق فعل آسان کو باوجود جائز ہونیکے نہ کرتے۔ پس عدم فعل آنحضرت

مستور شمس
بلیل القند صاحب
ابن داود بن النبی
جعفر مدنی
عزل کرنا دونا
عزل کرنا دونا
عزل کرنا دونا

عزل کرنا دونا
عزل کرنا دونا
عزل کرنا دونا
عزل کرنا دونا
عزل کرنا دونا

[illegible]

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

گاہے گاہے اس سے کمی بیشی بھی ہوتی ہے امام ترمذی رح نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ نسائی میں ام المؤمنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے براء رضی عنہ نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت زیادہ نہیں دیکھا جب آپ (امام ابن القیم رح) نے کہا سنو خط کثرت سے تھے اسوجہ سے سنو نام ہے (بچنے تھے اور بال آپ کے مونڈھوں تک تھے۔ اور انس سے دوسری روایت مونڈھوں کے قریب تک کی ہے مسئلہ مونڈھوں سے زیادہ نیچے بال ہو جانا عیب ہے انتہا یہ کہ مونڈھوں تک ہوں۔ ابنی داؤد میں والکل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا میرے سر کے بال لمبے تھے جب آپ نے مجھے دیکھا فرمایا خوشست ہے خوشست ہر میں یہ سنکر لپٹ گیا اور بالوں کو کتر کر دوسرے روز حاضر ہوا اپنے سر فرمایا میں نے تیرے ساتھ برائی نہیں کی یہ بہت اچھا ہے (یعنی اب بال اچھے ہوئے جتنے چاہتی) معلوم ہوا کہ بہت لمبے بال رکھنا ممنوع ہے حد یہ کہ مونڈھوں تک ہوں مسئلہ بالوں کی خدمت لینے دھونا تیل لگانا کنگھی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ موطا امام مالک رحمہ اللہ میں یحییٰ رح بن سعید سے روایت ہے کہ وہ وقتا وہ انصاری نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے کہا میرے بال کندھوں تک ہیں میں انہیں کنگھی کروں فرمایا ہاں (کنگھی کر) اور بالوں کی عزت کر (یعنی خدمت) مسئلہ بالوں کو پراگندہ

۱۔ حضرت مولانا میر صاحب برادر مدظلہ العالی نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاں ایک قانون بنایا ہے جس کے تحت جو شخص میری طرف سے کوئی شکایت کرے گا میں اسے سزا دے گا۔

و پریشان رکھنا اور نہ سنوارنا مکروہ ہے۔ موطا امام مالک ج میں عطار بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص جسکے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان تھے آیا اپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالونکو درست کر کے آ) وہ شخص درست کر کے پھر آیا اپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہیں ہے اوس صورت سے کہ اوسے تم میں سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان۔ مسئلہ عورتوں کو دوسرے بال یا کپڑا ملا کر سر گوندھنا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے سخت ممانعت و موجب لعنت ہے اگرچہ سر بالکل گنبد ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا یہ فریب دینا ہے۔ نسائی میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ میں اونھوں نے اپنی بہترین سے ایک بالوں کا گچہ نکالا اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتیں سیاہ ہوئیں جبکہ اونھوں نے ایسے کام کیے اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ معاویہ نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم کو زور سے پھر ایک کالا جھڑ نکالا اور

عطار بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص جسکے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان تھے آیا اپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالونکو درست کر کے آ) وہ شخص درست کر کے پھر آیا اپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہیں ہے اوس صورت سے کہ اوسے تم میں سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان۔ مسئلہ عورتوں کو دوسرے بال یا کپڑا ملا کر سر گوندھنا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے سخت ممانعت و موجب لعنت ہے اگرچہ سر بالکل گنبد ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا یہ فریب دینا ہے۔ نسائی میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ میں اونھوں نے اپنی بہترین سے ایک بالوں کا گچہ نکالا اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتیں سیاہ ہوئیں جبکہ اونھوں نے ایسے کام کیے اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ معاویہ نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم کو زور سے پھر ایک کالا جھڑ نکالا اور

عطار بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص جسکے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان تھے آیا اپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالونکو درست کر کے آ) وہ شخص درست کر کے پھر آیا اپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہیں ہے اوس صورت سے کہ اوسے تم میں سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان۔ مسئلہ عورتوں کو دوسرے بال یا کپڑا ملا کر سر گوندھنا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے سخت ممانعت و موجب لعنت ہے اگرچہ سر بالکل گنبد ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا یہ فریب دینا ہے۔ نسائی میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ میں اونھوں نے اپنی بہترین سے ایک بالوں کا گچہ نکالا اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتیں سیاہ ہوئیں جبکہ اونھوں نے ایسے کام کیے اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ معاویہ نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم کو زور سے پھر ایک کالا جھڑ نکالا اور

اور لوگوں کے سامنے ڈال دیا اور کہا زور یہی ہے اسکو عورت اپنے سر میں رکھ کر (لیجئے کو نظر)
 اوپر سے اڑھنی اور ڈھلتی ہے۔ اور نسائی کی روایت میں ہی اسامی نے کہا ایک عورت
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ میری ایک بیٹی ہے جو نئی دولہن ہے
 وہ میرا رہوئی اور اس کے سر کے بال گر گئے تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اور بال اس کے
 سر میں جوڑ دوں اپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنی والی اور جوڑانے والی پر
 اور ابو داؤد کی حدیث طویل کا خلاصہ یہ ہے کہ ام یعقوب قاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما پر اعتراض
 کیا کہ میں نے سنا کہ اپنے واسطہ میں تھمہ و اصلہ متفقہ شافعیہ پر لعنت کی آیت ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 حضرت صلعم نے ان پر لعنت کی کہ میں نے کہا کہ ان لوگوں میں سے جو قرآن میں نہ
 دیکھا ابن مسعود نے کہا اگر سمجھ کر پڑھتی تو معلوم کرتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تکمور رسول ہے
 اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اسکو چھوڑ دو (فائدہ یہ معلوم ہوا کہ صرف صحیح حدیث
 کا لکھنا مکمل کافی اور میرا حجت ہے بلکہ یہ حکم نہیں ہے کہ جس بات کا تکمور رسول اللہ صلی علیہ وسلم حکم
 کریں اسکو پہلے ہماری کتاب کے مطابق کرو بعدہ تعمیل کرو بلکہ فرمایا جس نے کہا مانا رسول اللہ
 کا اسنے کہا مانا اللہ کا) وہ عورت بولی ان باتوں میں بعضی بات میں نے تمہاری بیوی پر
 دیکھی ہے ابن مسعود نے کہا اندرجا اور دیکھ وہ گئی اور واپس اگر بولی کچھ نہیں
 دیکھتی ہوں ابن مسعود نے کہا اگر وہ ایسی باتیں کرتی تو ہمارے پاس نہ رہتی۔ لیجئے
 اگر اللہ و رسول کے خلاف کوئی کام کرتی تو نکال دیتے۔ سچان اللہ کیسے پرہیزگار لوگ
 تھے کہ امور دین میں اولے مخالفت بیوی کی جائز نہ رکھتے فسق و فجور و محرمات کا تو کیا کر

ادھون نے یاد کیا کہ مسواک و فضیلین
 شریفین و آب ہمارت آنحضرت مسافرین ان
 پاس ہوتا تھا فضائل و کمالات
 اور حضرت شہادت دی
 جنت کی بشارت دی

تعالیٰ علیہ السلام

امام ربانی ابو عبد الرحمن
 عبد القادر جیلانی
 صاحب مقام و مقام
 میں پر یون میں
 میں پر یون میں
 میں پر یون میں

بخلاف اس وقت کے کہ شوہر اگر محبا صاحب ہی تو بیوی علانیہ او نہر خبر کرتی ہی محبت اہلبیت کا دم بھرتی ہی فریخ و علم پر سرخم کرتی ہی۔ میان اگر متقی و پرہیزگار ہیں تو بیوی صاحبہ شیخ سد و اور احمد کبیر کی اندر و نیاز میں گرفتار ہیں ہر سال مدار صاحب اور شاہ بالسنوی کے مزار پر چادر چڑھانے کے واسطے طیار ہیں۔ شوہر بوجہ نفرت سے راگ و باج سے محروم ہی اور بیوی صاحبہ کے بیان ہر نوچندی ورنہ ایام شادی میں بنگہ کی وجہ سے ڈھولک و طبلہ کی دھوم ہے۔ غرض کہ کھانک ہم اپنی خرابیوں کا شمار کریں اور فسق و فجور کا اظہار کریں۔ یہ سب دیال مردوں کی جان پر ہی و لیکن آج ان سے دریافت کرو تو کم دینے ہم اپنی عورتوں سے مجبور ہیں مسئلہ سفر میں گرد و غبار سے محفوظ رہنے کے لئے سر کے بالوں کی چار زلفین بنالینا یا کسی لیس دار سے جالینا جائز ہی۔ ابو داؤد میں مجاہد سے روایت ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم جب ہمارے پاس مکہ میں (فتح مکہ کے دن) آئے تو انکی جاز زلفین تھیں صحیح بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت کو مکتبہ دیکھا (بال چپکائے ہوئے) مسئلہ سر میں ناگ نکالنا سنت ہے۔ ابو داؤد میں ابن عباس سے روایت ہے

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت کو مکتبہ دیکھا (بال چپکائے ہوئے) مسئلہ سر میں ناگ نکالنا سنت ہے۔ ابو داؤد میں ابن عباس سے روایت ہے

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت کو مکتبہ دیکھا (بال چپکائے ہوئے) مسئلہ سر میں ناگ نکالنا سنت ہے۔ ابو داؤد میں ابن عباس سے روایت ہے

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت کو مکتبہ دیکھا (بال چپکائے ہوئے) مسئلہ سر میں ناگ نکالنا سنت ہے۔ ابو داؤد میں ابن عباس سے روایت ہے

حالانکہ تم امیر ہو کما اونھوں نے ہکو رسول اللہ صلعم رفاہ (شکار یا عیش روزانہ) سے منع کرتے تھے۔ دریافت کیا رفاہ کیا ہے کہا ہر روزہ کنگھی کرنا۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ کچھ فضلاء سے اونھوں نے کہا میں تمکو ننگے پیر دیکھتا ہوں جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم کبھی کبھی ہکو ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے تھے۔ تاکہ جونی کی عادت نہ ہو جاوے۔

مخصوصاً اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش و عشرت میں نہ پڑ جاویں اور ترقی دینی و ملکی سے محروم نہ ہو جاویں جیسا اب ہو گیا ابو داؤد میں ایوزر امام سے روایت ہے ایک روز صحابہ نے آنحضرت سے دنیا کا ذکر کیا اپنے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں مانتے کہ سادی وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے۔ لیکن زیب و زینت میں بہت مبالغہ نہ کرنا دلیل ایمان ہے مسئلہ بالون کی حدت کرنا اور تیل لگانا سنت ہی امام مالک رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی کہ ابو قتادہ انصاری نے رسول اللہ صلعم کو کہا کہ میرے بال کندھوں تک ہیں میں اونھیں کنگھی کروں فرمایا ہاں اور بالون کی غرت کر (یعنی خدمت) تیل لگانا دھونا وغیرہ۔ حضرت کے اس فرمانے کی وجہ سے ابو قتادہ کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے۔ شام میں ترمذی میں ہے کہ حضرت اپنے بالون کو تیل سے خوب تر رکھتے تھے۔ نسائی میں جابر بن ثمرہ سے روایت ہے اونھوں نے دریافت کیا کیا حضرت کی بالون کی سفیدی کا حال جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم ہوتی اور جب نہ لگاتے معلوم ہوتی مسئلہ کنگھی داہنے ماتھ اور داہنے جانب سے کرنا چاہیے نسائی میں ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم دوست رکھتے تھے داہنے طرف سے شروع کرنے کو لیتے تھے داہنے ماتھ سے دیتے تھے داہنے ماتھ سے ہر کام میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند کرتے تھے مسئلہ سفید بال چنایا او کھینا نامنتحبہ ہی۔ امام نسائی عمر بن شیبہ سے روایت ہے اپنے باپ امیہ سے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا سفید بال او کھاڑنے سے۔ اور انھیں پسند نہ کر روایت ہے ابو داؤد میں کہ آنحضرت نے فرمایا

حاشیہ میں مذکور صفحہ ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴
منقول ہے کہ ایسا صاحب
کمال پانچویں سال میں پیدا ہوا ہے
جو رسول گرامسیدہ اور نین امان کے وقت کی مجتہد
کی بات ہوگی اب صد سال کے بعد ایسے شخص کا ظور
مخال ہو گیا ہے تم کو مری اللہ تعالیٰ نے نجات اپنی اور
ایسے خبیث سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جمع کر دیا
اللہ حدیث و فقہ و تفسیر سب علم کاتون میں اور
ایسی اساطیر امت و قوم کو عطا فرمائی کہ انم سابقہ کو
زعملی تھی (رفت) حج و خشتین خستہ اور زخمی کر کے
کئے ہیں اور اصطلاح حدیث میں راوی کے ان پر عوب سے
بیان کرنے کے لئے ہیں جو اس کے اعتبار اور راستی و صداقت
میں ایسے تان ہوں کہ اگر کسی بیان کی ہوں مستبر
نہائی جاوے اور تخیل اس کی خدہ کر دے کہ ایسے اور حدیث
نقل کیا ہوں جو اس کی کمال صداقت پر دل ہوں اور
حج و خدیل نہایت کمال حدیث و فقہ
مفسرین متقدمین کا جو

۱۔ اعلیٰ ترین مسلم حدیث کے نہ ہر طالب و مراد کا حق

سفید بال رت او کاڑوا سیلے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام میں جس کا بال
 سفید ہو اگر وہ بال قیامت میں اس کے لیے نور نہ ہو۔ اور یحییٰ کی روایت میں ہے او کے
 لیے ہر سفید بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جائیگی اور ایک جزائی معاف ہوگی۔ اس
 بشارت کے داخلے صحت ایمان و خوبی اعمال مقدم ہے۔ ورنہ فاسق و فاجر و مبتدع و
 مشرک کے بال سن و ردی کی طرح سفید ہو جاویں تو رحمت در کنار رحمت ہیں کیونکہ
 اللہ تعالیٰ بڑے فاسق سے نہایت ناراض اور جوان صالح سے کمال خوش ہوتا ہے
 بالوں کی سفیدی اس کے حق میں بہتر و مبارک ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ مولانا
 ابوالحسنات رح نے تخلیق میں لکھا ہے اور اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ او کھیر و
 سفید بال کیونکہ سفید بال اسلام کا نور ہے۔ امام محمد رح نے سوطا میں سعید رح بن المسیب
 سے روایت کی اوسمیں یہ ہے کہ اول جس نے سفید بال دیکھے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور
 کہنا (تعجب سے) اسے رب یہ کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ابراہیم یہ وقار ہے کہا
 ابراہیم علیہ السلام نے اسے رب میرے وقار کو زیادہ کر عجب اس وجہ سے تھا کہ اس سے
 پہلے بال سفید ہوتے نہ دیکھے تھے اول اول انھیں کے بال سفید ہو گئے۔ اور لکھا کہ اول
 فرق جس نے کیا اور پاسبان۔ پہنا اور ناخن تراشے استعداد کیا اور خدا و کتم سے
 غضب کیا اور منبر پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا اور جہاد کیا اور لشکر مرتب کیا
 واسطے اور بائین ملانے پر ابراہیم علیہ السلام ہیں جیسا کہ ذکر کیا

مشرکین سے فرمایا کہ سننے میں
 میں غلیل اللہ کی بیعت میں دشمن
 بادین تھے ان کے زوال سے
 "ق"

ابراہیم علیہ السلام
 غلیل الرحمن علیہ السلام
 بیعت میں قرآن فرماتے ہیں
 بیعت میں کتاب کا حکم ہے
 حضرت کہ ہوا ہے

سیپوٹھی نے

ادب دوم۔ مسئلہ پیشانی بہوین پلکین گدی خلق سینہ شکم شانہ بخت ران
پنڈلی پشت پا کے بال کترنا موٹڈ نا یا سر کچھ موٹڈ نا کچھ باقی رکنا اور سوا کے اسکے
جس قدر صورتیں سنت کے خللات ہیں اور شارسر سے اونکا جواز ثابت نہیں تغیر
خلقت الہی میں داخل ہیں امام نسائی رح نے ابن مسعود سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلعم نے لعنت کی گودنا گودنے والی اور گدانے والی اور پیشانی یا منہ کے بال اکر ڈینے
اور دانتوں کو کشادہ یا باریک کرنے والیوں پر لعنت کی پیدائش بدلنے والی زبان
اور دوسری حدیث میں ان دونوں فعلوں کو حرام کہا ہے (دانتوں میں سوراخ کر کے
سوئے چاندی کی کیل خوبصورتی کے واسطے ڈالنا اسی قبیل سے ہے) اور بعض کہتے

[illegible]

❖ فتویٰ امام شافعی کے غریب پر دیتے تھے اللہ عز و جل وفات پائی ۱۳۱۱ ق

[illegible]

باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے اور یہ روایت حسن صحیح ہے احادیث میں
 جس میں جس جگہ ڈارہی بیڑ جانے کا ذکر آیا ہے وہاں کہاں تاکید بصیغہ امر شوارب کترنے کو
 بھی فرمایا ہے اور امر کا صیغہ دلالت کرتا ہے وجوب پر بخاری و مسلم وغیرہ کتب صحاح
 اہل سنت میں کہاں تاکید اسکی حدیثیں مروی ہیں اور حدیث مذکورہ اسباب میں سے
 زیادہ موکر ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجتہ امدا الباقیہ میں تحریر کرتے ہیں
 لوگ اس امر میں مختلف تھے جو اس ڈارہی کترنے شوارب دراز کرتے تھے اور سنت نبویہ
 علیہ السلام کی اسکی مخالفت تھی آپ نے فرمایا مگر کون کی مخالفت کرو ڈارہی دراز شوارب
 سبت کرو اور فرمایا حضرت نے فطرۃ پانچ چیزیں ہیں۔ ختان، استحوا، قص شارب
 نقلاً عن اللہ، رتف لظ سہم اسبات کی حاجت ہوئی کہ اسکا وقت مقرر کیا جاوے تاکہ
 ممکن ہو انکار او سپر جو سنت کے خلاف نہ کرے اور ایسا نہ ہو کہ پرہیزگار دوزر کرنے لگے
 اور ناقل برس دن تک نہ نکرے تو یہ مدت مقرر کی کہ چالیس دن کے اندر یہ کام ضرور
 کرے جاوین اس سے زیادہ دیر نہ ہو۔ جیسا کہ ابو داؤد و ابن النبی بن مالک و سج سے مروی ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے حد مقرر کر دی استیذان و تعلیم الاظفار قص شارب
 نتف ابسط کی کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ یعنی اس سے
 زیادہ تاخیر درست نہیں گویا یہ اکثر مدت ہے بعضی روایتوں میں ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ناخن شارب ہر ہفتہ میں قطع کرتے اور موے زیر ناف بیس یوم میں اکیلا اور کو
 بغل چالیس یوم میں ایک بار لیتے تھے اکثر علماء نے یہ کام ہر ہفتہ میں ادا کرنا مذکور
 سمجھا ہے اور امام ترمذی نے النبی بن مالک سے روایت کی ہے کہ نہ چھوڑیں ہم
 ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ لہذا اس مدت سے متجاوز ہونا اشد کرہ ہے
 ہے۔ مسئلہ مستحب ہے کہ قص شارب داہنی جانب سے شروع کیا جاوے اور چپا
 کترے جاوین کہ لبیک اطراف کھل جاوین و لیکن جرے سے نہ موڑیں لیکن مذہب اکثر

شغلہ معارف
 محلہ مجاہدانہ فقہ شمس الدین
 اسلام آباد جنگ فندق کے سال میں اور چکن
 کی اور اول جنگ فندق کے سال میں اور چکن
 امراتہ مخصوص اور اہل راہی و شورش سے معذورین کے لئے
 وین میں اور انسانی بریں کی عمر میں جلن فرامی اور امیر چکن
 کی طرف سے کوئی کے کارکنے کنیت ابو عبد اللہ ابو علی سے معذورین کے لئے
 علیہ محمد بن دین محمدی کے برسر اعلیٰ و صبح کے سلام
 حضرت گزرسہ بن ارق علیہ محمد بن دین محمدی کے برسر اعلیٰ و صبح کے سلام
 کوثرناہن ناسخ شمس الدین محمد بن دین محمدی کے برسر اعلیٰ و صبح کے سلام
 لکھا صاحب شغلہ الاخیرہ صبح بخاری و سلم ان کو چکن
 کہتے ہیں علم حدیث میں سب کتابوں سے منتخب ہیں انہی
 محنت پر اتفاق ہے امت کا خصوصاً صبح بخاری کی ارفع کتاب
 ہے بعد قرآن کے انہیں سوائے صحیح کے حسن حدیث بھی نہیں
 صنیف کا کوئی اور ہے کہ یہ ترتیب کے کو حاصل نہیں
 ہے علم حدیث میں کہ یہ ترتیب کے کو حاصل نہیں
 فی الحقیقت یہ دونوں بزرگ آسمان
 تحقیق کے آفتاب و تابان
 ابن اور

اور کمالات اور اعلیٰ کتابوں کو ایسی شہرت
 دی کہ کچھ یہاں کی حاجت نہیں لیکن کچھ عمل حال برکت
 کیو اسے مذکور ہوتا ہے تا نا واقفوں کو اعلیٰ ہو سکتا ہے
 ابو عبد اللہ مہارک محمد بن اسمعیل بن ابی ایمن بن غیر
 علی بن ابی ایمن علیہ السلام کو دیکھا کہ فرما میں خوش ہو کر بیٹھا
 ہے نہ تیری دعا داری سے تیری بیٹہ کی انہوں میں روشنی
 عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایادش برس کے کچھ تیرے بھائی
 میں اسے اور حدیث یاد کرنا شروع کیا سوا برس کی عمر میں ابن
 مبارک دم و دیگ کی تصنیفات یاد کر چکے پھر صبح کو لکھا
 عرب میں علم حدیث کرنے لگا جب اٹھارہ برس ہوئے
 فضائل اصحاب اور تابعین میں تصنیف شروع کی اور دونوں
 مجاہد کی مدینہ میں حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری
 اور بخاری اور تادون سے ساری
 علم حدیث تحقیق کرنے لگا
 ایک روز

میں نے بخاری سے لکھا کہ عریضی اس علم حدیث میں تمام احادیث کو نہیں لکھتا یا رہنا مشکل ہے کہ کوئی کسی حدیث سے لکھا کہ لاؤ

(مستحب) اور حاشیہ موطا امام مالک رحمہ اللہ میں ہے امر باحفاء الشوارب اسے باستیصال اور بازالت
استیصال انہی پنج نہر کندن - ازالہ دور نمودن - احفوصیغہ امر ہے دال ہو وجوب قطع
شارب پر - صحیح مسلم میں کہی حدیثین قطع شارب واحفائے بحیہ میں وارد ہوئی ہیں -
بعض کے الفاظ مختلف ہیں کسی میں احفاسی میں جزا اور کسی میں قص ہے اور احفا و
قص بہ نسبت اور الفاظ کے زیادہ وارد ہے - اور بعض روایت میں انکو اپنے مطلب
سیکا ایک ہے البتہ بہ نسبت ایک کے دوسرا زیادہ تر موکد ہے - اور ان جملہ الفاظ میں احفا
کا لفظ حلق کے معنی کو شامل ہے اسید واسطے بعض سلف حلق کے جواز کے قائل ہیں - اور کہا
بعض نے حلق وقصر دونوں جائز ہیں - اور کہا بعض نے اگر آپ کا ارادہ لفظ احفوا سے
احفوا ہوتا تو آپ لفظ احفوا فرماتے جو خاص اسی معنی میں مستعمل ہے کیونکہ اضمح ہی ہے
کہ لفظ مختص دال علی المطلوب کے ہوتے ہوئے لفظ مشترک و مبہم نہ استعمال کیا جاوے
اس سے معلوم ہوا کہ احفوا سے آپ کا وہی منشاء ہے جو قص و جز وغیرہ سے ہے
اور کہا بعض نے کہ لفظ مشترک لفظ سے دونوں فعلوں میں مخیر ہونے کا فائدہ دیتا ہے
اور اگر لفظ مختص ہی مشتمل ہوتا تو صرف ایک ہی فعل کا جواز اس سے ثابت ہوتا نہ دونوں
کا - کیونکہ مقصود مشاعر کا ان الفاظ سے ازالہ مو سے شارب ہے لغرض مخالفتہ شہرین
و مجہول موافقت انبیاء سابقین اور وہ حلق وقص دونوں میں حاصل ہے بلکہ
حلق میں بدرجہ اولی ازالہ استیصال کے ساتھ ہوتا ہے - اور حق یہی ہے کہ الفاظ حدیث
میں تطبیق دیجاوے کیونکہ صحابہ رضہ وغیرہ سے حلق شارب پائے ثبوت کو نہیں پہنچا -
اور تابعین وغیرہ سے جسے حلق کیا او سنے الفاظ حدیث سے استنباط کیا نہ یہ کہ صحابہ
یا انحضرت سے بصراحت فعل حلق نقل کر کے خود کیا - اور فہم سلف ہمہ حجت نہیں کتاب
وسنت حجت قطعی ہے اور بعض نے جو نقل کیا کہ فلان فلان کو دیکھا کہ شارب اور تھے
مخلوق تھے تو شبہ ہوا دیکھنے میں کہ خوب مباخذہ کے ساتھ کٹری ہوئی کو منڈی ہوئی تصویر کیا

مستحب ہے
اور اگر اصل میں
نہی تھا تو اصل کو
غرضت و اذیت
اور ان کی غرضت
و جواز ان کے
جو حلق کے لئے
کسی اصول میں
و فقہ میں
مستحب ہے
آئمہ میں
امام علیہ السلام
فقہ کا بیان
اہل و تابعین
امام احمد بن حنبل
نے بھی دیکھا
کہ ان میں
سنت دیکھی
جنگ ہوئی
مجبور گئے
حاجت ہو

ساتھ کہ مثل منڈے چوسے کے معلوم ہوا اور لکھا کہ فتح الباری میں تصریح ہے کہ امام حمادی
 حنفی نے کہا امام ابو حنیفہ صرح و مخرج والو یوسف صرح کا مذہب حلق شارب ہے حنفیہ کے
 نزدیک حلق احق اس افضل ہے۔ مگر یہ عمل ترود ہے کیونکہ نمیدہ اکنت مشورہ سے
 کثرت ثابت ہوتا ہے نہ حلق اور سب چہار ہم مسئلہ ڈار ہی رکنا واجب اور منڈا نا یا قر
 منڈا لے کے کثرت حرام ہے۔ صحیحین میں ابن عمر سے روایت ہے خالفنا الشریکین و صلیا
 اللہ علیہما و علیٰ آلہما و علیٰ سائر المسلمین و علیٰ سائر البشر و علیٰ سائر المخلوقین
 خلافت کرو مشرک کو کفار باو کرتے سے و اثر میں ان کو اور خوب بہت کر و مشورہ پ اور دیکھا
 روایت بخاری و مسلم میں ہے کہ سب سے کر و اچھی طرح سے مشورہ پ اور دیکھا و در بیان
 مسئلہ و اثر میں جو مال بہ نسبت اور سب با لون کے زیادہ ہیں لکن ہوں ایسے کہ بڑے
 معلوم ہو رہے تو ان کو کثرت سب کے برابر کر دیتا جائز ہے۔ ترجمہ میں عمر و بن شعیب
 نے وہ اپنے باب سے وہ اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش
 مبارک میں سے کچھ لیا کرتے تھے عرض و طول کی طرف سے (قال الترمذی) ابدا حدیث
 غریب (کہا امام ترمذی) ہر سننے سننا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے عمر بن
 مقارب الحدیث میں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی اصل نہویا یہ
 فرمایا صحیحین وہ مشرک ہوں سو اسے اس حدیث کے۔ اور کہا امام ترمذی رح نے
 میں بیان اس حدیث کو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے۔ عرض کہ اس حدیث کی ایک علت
 مشرک ہونے کی اور وہ سب سے یہ کہ یہ حدیث یہ اصل ہے۔ بلو طاک کے ترجمہ میں مولوی
 و صیبر الزمان سلمہ الرحمن نے لکھا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما و انہما

امام بیہقی حنفی شریک کی بیانی
 اس باب میں اس حدیث سے بحث نہیں
 قائم ہو سکتی "اق"

امام بیہقی حنفی شریک کی بیانی
 اس باب میں اس حدیث سے بحث نہیں
 قائم ہو سکتی "اق"

دوسرے لفظ کے زیادہ تر موکر ہے۔ تو اب اگر فرض کیا جاوے کہ حدیث کان یا خیرین
لحیثہ بے اصل نہوتی اور اوسمین راوی کے متقرر ہونے کی علت نہوتی و لیکن حدیث
صحیحین کی اسکی مخالف ہوتی تو عمل صحیحین کی حدیث پر ہوتا ترجیح مافی الصحیحین کے
حکم پر یہ ترجیح اوسوقت میں ہے کہ توفیق و تطبیق ممکن نہو ورنہ مہمالکن تو خبیث
دیجاوے کی بصورت عدم موافقت عمل صحیحین کی حدیث پر ہوگا۔ اور جبکہ حدیث
غیر مافی الصحیحین غریب و بے اصل و ضعیف ہو تو حاجتہ مطابقتہ نہیں بہر حالت
عمل بخاری و مسلم کی حدیث پر ہوگا۔ مثلاً ایک حدیث بخاری یا مسلم یاد و لون میں ہے
جیسے زید نے روایت کیا ہے اور ایک حدیث فرض کر کہ ابن ماجہ میں صحیح ہے جسے
خالد نے روایت کیا۔ اب اگر زید و خالد دونوں کی روایتیں موافق ہیں تو بہت
خوب ہے ورنہ جہاں تک ہو سکے گا خالد کی روایت تاویل کر کے اس زید کی روایت
کے موافق کر نیگے بصورت عدم موافقت خالد کی روایت ترک کر نیگے اور زید کی روایت
پر عمل کر نیگے اور اگر خالد کی روایت صحیح نہیں ہے تو کچھ موافق کر نیکی حاجت نہیں ہے
بہر طور عمل زید کی حدیث پر ہوگا تو ثابت ہوگا کہ بخاری و مسلم کی صحت اہل سنت میں
اعلیٰ درجہ کی ہے امت کا اس پر اجماع ہے کہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ بخاری و مسلم
ہے۔ معلوم ہوا کہ دائری کی کوئی حدیث نہ تھی نہ ثابت نہیں بلکہ اس بات کی غماز
و تائید ہے کہ دائری میں دست اندازی نہ کیجاوے اپنی حالت پر چھوڑ دیاوے
کچھ قطع و برید نہ کیجاوے افضل یہی ہے اور بعض علماء نے اس قدر اجازت دی ہے
کہ جو بال بہ نسبت سب بالوں کی زیادہ دراز ہو جاوے ایسا کہ بڑا معلوم ہوا و سکو
کتر کر برابر کر دینا چاہیے خواہ عرض میں ہو یا طول میں اور امید ہے کہ شاید مقدمہ
عرض کچھ مفر نہو۔ محرم سطور کتا ہے اس قدر عرض سے ہی اخرازاوے ہے احتیاط
اسی میں ہے تاکہ پوری پوری اتباع سنت میسر ہو کیونکہ انہی فرمایا اؤسروا

کس قدر تھا کمال درجہ حسن و جمال کے ساتھ تھی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور
 عثمان رضی اللہ عنہ و رضی اللہ عنہم اجمعین بہت گہان و اڑھیان رکھتے تھے کہ سینہ مبارک بڑھاتا تھا
 اور شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حلیہ شریف میں ہے کہ انکی
 ریش مبارک بہت طویل و عریض تھی۔ ادب و محبت سے نکلنے بغل کے بال اوکھاڑنا
 سنت ہے اور منڈانا نورہ لگا کر اڑا کرنا بھی جائز ہے صحیح مسلم میں حضرت سے
 دس چیزوں کا فطرتی سنت ہونا روایت کیا گیا منجملہ اوکے متف البطہ بنابرین
 حدیث امام طحاوی رحمہ اللہ نے کہا اوکھاڑنا سونڈے سے افضل ہے۔ حکایت ہے
 یونس بن عبد الاعلیٰ سے کہ میں امام شافعی کے پاس گیا اور اوکے پاس ترین
 بغل کے بال مونڈ رہا تھا امام شافعی نے اسے فرمایا جا مینے کہ متف سنت ہے
 لیکن درد کی برداشت نہیں ہے معلوم ہوا کہ جنگو ہمیشہ سے عادت نہیں ہے
 اونکو متف و شوار ہے بوجہ سختی بالوں کے۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے کہا متف محتجب ہے
 اور صاحب عادت کو سہل ہے اور جسکی عادت خلق کی ہے اور نہ حق میں خلق ہی
 کافی ہے کیونکہ متف مین او سے تکلیف ہوگی منظور اپنے لطافت و لطافت میں جمع
 ہونا جیسا کہ نت سے حاصل ہوتا وہ حلقہ میں بھی حاصل ہوگا۔ مگر دیکھا اس
 تقریر کو شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ نے رد کیا کہ ہم نہایت تسلیم کرتے
 کہ خلق وہی نفع کر لیا جو متف سے ہے کیونکہ متف مین یہ حکمت و نکتہ ہے کہ بغل محل
 بوسے ناخوش ہے کیونکہ وہاں اچھڑے سناٹ مین پس رہتے ہیں اور متف سے
 بال کی جڑیں بہت ضعیف ہو جاتی ہیں اسوجہ سے کہ خفیف ہو جاتی ہے وہ غفوت
 نہیں رہتی اور خلق سے بال کی جڑیں سخت مضبوط ہو جاتی ہیں اس علت سے
 یوریا دہ متعفن ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ اتباع سنت مین ہزاروں فائدے ہیں
 بعض ظاہر بعض مخفی نہیں جانتے اونکو مگر اوکے الابصار متع سنت اس دولت سے بالا مال

متبدل اول اس سے محروم ہوئی فتح محمد تائب کا یہ شعر خوب ہے۔ شوق رکھ سنت
گرا می سے + ہے شرف الکی غلامی سے + جو کوئی پیرو رسول بنیں + لاکھ طاعت کرے
تجول بنیں امام نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم میں فرماتے ہیں نفث بالالتفاق سنت ہے اور
افضل ہے جس سے ہو سکے اور حلق و نوزہ بھی جائز ہے۔ اور بعض کے نزدیک اگر کوئی
او۔ صورت ازالہ کی نہ ممکن ہو تو کترنا ہی اس قیاس پر جائز ہے بہر طور ازالہ موے
نقل ضروری امر ہے اور بوششم مسئلہ حلق عانہ سنت ہے صحیحین میں
ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا ہر پانچ چیزیں قطرہ سے ہیں ختان، استمداد
وقص شارب تعلیم، نظائر نفث الی۔ کہا امام نووی رحمہ اللہ استمداد حلق عانہ کو کہتے ہیں
اسکا نام استمداد واسو اسطے ہے کہ اس میں استعمال حدید ہے یعنی موسیٰ (جسے استرہ کہتے ہیں)
اور طوق عانہ سنت ہے اور مراد اس سے لطافۃ ہے اس موضع کی اور حلق افضل ہے
(اتباعاً للسنۃ) اور نفث وقص اور نوزہ بھی جائز ہے اگر حلق ممکن نہ ہو اور عانہ سے
وہ بال مراد ہیں جو ذکر اور اس کے اطراف میں ہوتے ہیں ایسا ہی قبل عورت اور
اس کے اطراف کے بال اور منقول ہے ابی العباس بن سیرج سے کہ مراد وہ بال ہیں جو
اطراف حلقہ دبر میں پیدا ہوتے ہیں پس حاصل ہوا اس مجموعے سے کہ سب
بال جو قبل وبرا وراون دونوں کے اطراف ہوں انکا حلق (یا ازالہ جس طرح
ہو سکے) مستحب ہے۔ طباً عورتوں کو نفث مردوں کو حلق مفید ہے کیونکہ حلق
میبی نوزہ مضعت اور عورتوں کو نفث مفید بفرعن لطافت موضع ہے۔ اور امام
احمد رحمہ اللہ سے ایک قول ہے کہ اگر مقرر من سے بھی کترے تو جائز ہے۔ بہر طور مردوں کے
حق میں حلق افضل ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو حسب طور سے ازالہ ہو سکے کرے ترک ازالہ
ممنوع ہے چالیس روز کے اندر اندر ضرور ہے کہ ازالہ کرے ورنہ اس شد ممنوع
نکزدہ ہے جیسا کہ جدید میں اسکا بیان پیشتر گذرا اور ہفتم مسئلہ ناخن ترا

سنت و فطرہ سے ہے جیسا کہ صحیحین کی حدیث سے معلوم ہوا اور مستحب ہے کہ جانب
 راست سے تراشے۔ اور جب قدر حدیثین اسکے فضائل و نعمین اوقات میں وارد ہوئے
 ہین اور جو حدیثین وقت معینہ کے خلاف خاصکر مدیہ کی روز تراشنے کی مانعت
 میں یا فضیلت میں وارد ہوئے ہین سب کی سب مومنوع و باطل ہین جو چاہے
 کتب مومنوعات امام شوکانی و ملا علی قاری حنفی و علامہ ابن طاہر حنفی وغیرہ
 کے مصنفات کو ملاحظہ کرے انکے معانیہ سے بہت بڑے فائدے ہین منجملہ اسکے یہ
 بھی ہے کہ ملاؤن کے وعظ اور موصوفیہ اور زمانہ حال کے مشائخ اور پیر حرجی صاحبان
 کے رسائل کی قلعی کھلتی ہے علماء کے مصنفات کا حال معلوم ہوتا ہے کہ کون اس
 سحر کا خواص اور کون نا آشنا ہے۔ علامہ ابوالحسنات رحمہ نے مومنوعات ابن الجوزی
 معہ تعلقات سیوطی رحمہ طبع کرادے جزاء اللہ تعالیٰ۔ ادب ہشتم مسئلہ
 ختنہ کرنا سنت و فطرہ سے ہے چنانچہ حدیث صحیحین میں وارد ہے جیسا کہ پیشتر
 لکھا گیا۔ اول جنہ ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام ہین (کما مر) ابوالحسنات رحمہ نے
 تعلیق میں لکھا کہ انہی سال کی عمر تھی (کما فی الصحیحین) کہ اپنے موضع قدوم میں ختنہ
 کیا۔ اور لکھا کہ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ انیسویں سال کی عمر میں ختنہ کیا
 بعدہ انہی سال زندہ رہے ابراہیم علیہ السلام سے اب تک یہ سنت جاری ہے کوئی
 کلمہ گو ایسا نہیں کہ اسے ترک کرتا ہو البتہ بالغ نو مسلم اس سے محروم رہتے ہین کہ
 اب اس سن میں ہکو ضرور نہیں ابراہیم علیہ السلام کے حال کو نہیں دیکھتے کہ کس
 عمر میں ختنہ کیا۔ ختنہ کرنا امام مالک امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہی اور امام شافعی
 اور اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے اس واسطے کہ ختنہ شعار اسلام سے ہے۔ امام ابن شریح نے
 کہا ستر عورت واجب ہی بالاتفاق پس اگر ختنہ کرنا واجب نہوتا تو اس فعل کیواسطے کشف عورت
 جائز نہوتا پس جواز کشف دلیل ہی وجوب کی۔ امام شافعی کے نزدیک عورت پر ختنہ کرنا واجب ہے

لہ
 امین ملک
 نہیں کہ آپ
 اس وقت کے
 مجدد اور مجدد
 پیش ہین
 کیونکہ جو مصنفات
 جامع و مانع
 ان مصنفین
 کے صدیقین
 نے بیان
 کیے ہین آپ
 میں اور سے
 نیا وہ موجود
 ہین لیکن فقہ
 نے بعض کلام
 کہ لکھا ہو کہ
 چشمہ فیض کو
 غنیمت نہیں
 جانتے ۱۷

کہ خضاب شیب کا مستحب ہر مرد و عورت دونوں کی واسطے رز و رنگ کا ہو یا سرخ کا سو کہ
سیاہ رنگ کے کہ وہ حرام ہے یہ سب اصح اور کہا قاضی عیاض نے اختلاف ہے خضاب
اور جنس خضاب میں۔ بعضوں نے کہا خضاب نہ لگانا افضل ہے اور روایت کیں حدیثین
تغیہ شیب میں اور کہا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا۔ اور کہا بعضوں نے خضاب افضل ہے
کہ آنحضرت و صحابہ نے اور تابعین نے خضاب کیا ہے جنس میں یہ اختلاف ہے کہ اکثر سلف
رز و خضاب کرتے تھے اور ایک جماعت نے عقائد تم سے خضاب کیا (یعنی سرخ) اور بعض
نے زعفران سے۔ اور ایک جماعت نے سیاہ رنگ سے۔ محرم سطور کہتا ہے خضاب یا سواد
کی خبریں یا موضوع و ضعیف ہیں اور یہ قابل استدلال نہیں اور بعض صحت ہی قابل
احتجاج نہیں کیونکہ خبر موقوفہ یعنی صحابی کا قول ہو یا فعل مقابل میں حدیث صحیح مرفوع
کے لائق حجت نہیں ہوتا چنانچہ بیشتر بیان اسکا گدرا ہے چہ جائیکہ یہ خبر مخالف ہو اس
حدیث مرفوع کے جو صحیحین میں ہے جسکا معارضہ و مقابلہ سنن اربعہ کی صحیح حدیثیں ہی
نہیں کر سکتیں اور اگر سب صحیح ثابت ہی ہو جاوے کہ بعض نے خضاب سواد کیا ہے
جیسا کہ سعد رضی بن علی رضی کے نسبت مروی ہے کہ وہ دونوں سیاہ خضاب
کرتے تھے تو ہم کہیں گے کہ شاید اونکو اسکی مخالفت نہیں پہونچی اور یہ ممکن ہے اور کثیر التواتر
کہ صد ہا صحابہ کو ہزار ہا حدیث نہ ملین بوجہ عدم تدوین احادیث اور یہ محال ہے کہ باوجود
مطلع ہونیکہ ایسے جلیل القدر صحابہ فعل منہی عنہ پر مصر ہوں۔ حالانکہ خبر سعد رضی اور
حسین رضی غیر صحیح ہے۔ کہا امام طبرانی رحمہ نے صواب یہ کہ اجازت و مخالفت خضاب
دونوں صحیح ہیں اور ائمہ تناقض نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ امر خضاب اوسکے واسطے
ہے جسکا شیب ابی قحافہ کے مثل ہو اور مخالفت اوسکے لیے ہے جسکے بال بالکل سفید
نہوں کچڑی ہوں۔ اور کہا امام نووی نے صحیح جوہی ہے جو اول ہنے ذکر کیا ملوفن
سنت کے لیے یہ کچھ ضرور نہیں کہ بال سب سفید ہوں تب ہی خضاب کوے۔ ملا علی

۱۔ اگر خضاب شیب کا مستحب ہر مرد و عورت دونوں کی واسطے رز و رنگ کا ہو یا سرخ کا سو کہ
سیاہ رنگ کے کہ وہ حرام ہے یہ سب اصح اور کہا قاضی عیاض نے اختلاف ہے خضاب
اور جنس خضاب میں۔ بعضوں نے کہا خضاب نہ لگانا افضل ہے اور روایت کیں حدیثین
تغیہ شیب میں اور کہا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا۔ اور کہا بعضوں نے خضاب افضل ہے
کہ آنحضرت و صحابہ نے اور تابعین نے خضاب کیا ہے جنس میں یہ اختلاف ہے کہ اکثر سلف
رز و خضاب کرتے تھے اور ایک جماعت نے عقائد تم سے خضاب کیا (یعنی سرخ) اور بعض
نے زعفران سے۔ اور ایک جماعت نے سیاہ رنگ سے۔ محرم سطور کہتا ہے خضاب یا سواد
کی خبریں یا موضوع و ضعیف ہیں اور یہ قابل استدلال نہیں اور بعض صحت ہی قابل
احتجاج نہیں کیونکہ خبر موقوفہ یعنی صحابی کا قول ہو یا فعل مقابل میں حدیث صحیح مرفوع
کے لائق حجت نہیں ہوتا چنانچہ بیشتر بیان اسکا گدرا ہے چہ جائیکہ یہ خبر مخالف ہو اس
حدیث مرفوع کے جو صحیحین میں ہے جسکا معارضہ و مقابلہ سنن اربعہ کی صحیح حدیثیں ہی
نہیں کر سکتیں اور اگر سب صحیح ثابت ہی ہو جاوے کہ بعض نے خضاب سواد کیا ہے
جیسا کہ سعد رضی بن علی رضی کے نسبت مروی ہے کہ وہ دونوں سیاہ خضاب
کرتے تھے تو ہم کہیں گے کہ شاید اونکو اسکی مخالفت نہیں پہونچی اور یہ ممکن ہے اور کثیر التواتر
کہ صد ہا صحابہ کو ہزار ہا حدیث نہ ملین بوجہ عدم تدوین احادیث اور یہ محال ہے کہ باوجود
مطلع ہونیکہ ایسے جلیل القدر صحابہ فعل منہی عنہ پر مصر ہوں۔ حالانکہ خبر سعد رضی اور
حسین رضی غیر صحیح ہے۔ کہا امام طبرانی رحمہ نے صواب یہ کہ اجازت و مخالفت خضاب
دونوں صحیح ہیں اور ائمہ تناقض نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ امر خضاب اوسکے واسطے
ہے جسکا شیب ابی قحافہ کے مثل ہو اور مخالفت اوسکے لیے ہے جسکے بال بالکل سفید
نہوں کچڑی ہوں۔ اور کہا امام نووی نے صحیح جوہی ہے جو اول ہنے ذکر کیا ملوفن
سنت کے لیے یہ کچھ ضرور نہیں کہ بال سب سفید ہوں تب ہی خضاب کوے۔ ملا علی

اور حدیث ضعیفہ
زردی اور احسان
و کثری ان انکہ
طائفت عالی درجہ
نے اپنی صفات
میں بیان کیا ہے
بخاری و مسلم و احمد
نسائی ابی داؤد و ترمذی
ابن ماجہ حسن
بن سہیان ابن
ابی حاتم ابو یوسف
ابوداؤد ابن قتیبہ
وابن اسکن بن کثیر
ابن حبان ربیع
بن حدادی خطیب
سنائی بزار
الطبرانی ابویعلی
ابن عساکر ابن کثیر
دلمی شیخ ابی یوسف
ابن جریر ابن کثیر
سیاح خضاب کی
عادت بھی بیان
کی ہے اور زردی
اور احمد و کثری
بیان میں لایا
بانی طائفت
خضاب کی ہیں

حقی نے مرقاة شیح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ بہت ظاہر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ احادیث
نبیہ مجہول ہیں خضاب راس پر اور اثبات اوسکا ڈاڑھی کے سفید بالوں پر والہ طہ
حاشیہ ابن ماجہ میں ہے والا کثری بدل علی تحریریم الخضاب بالاسواو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں
ایک قصہ روایت کیا اوسمیں ہے کہ عائشہ نے کھانا کھا کہ ابو بکر صدیق خضاب کیا کرتے تھے
کہا امام مالک رحمہ اللہ نے معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا ورنہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہی کہلا کر جنتین
لیکن ابن عمر سے روایت ہے کہ زرد خضاب اور اورثہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ شیخ خضاب منہدی کا انحضرت نے کیا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکا زرد عدم شہوت
اور انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت خضاب کے زمانہ تک نہیں پہونچے اور بالوں کا رنگین ہونا
کثرت استعمال طیب سے تھا۔ اور جابر بن سمرہ سے نسائی میں مروی ہے ایتنے دریا منت کیا
کیا حال حضرت کے بالوں کی سفیدی کا جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم
ہوتی اور جب نہ لگاتے تو معلوم ہوتی یہ سب اقوال اصحاب وال ہیں کہ آپ نے کبھی خضاب
نہیں کیا الا شاذ و نادر۔ ابن ماجہ میں ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا بن وہب کو موسے مبارک
انحضرت دکھلا کر محضوب بچا و کتم تھے اور صحیح بخاری میں ہے محضوب تھے اور اسمیں کلام
سمیں کہ یہ غالباً وہی بال میں جو تقسیم ہوئے تھے یعنی سر کے۔ تو اب بعض نے یہ تاویل کی ہے
کہ آپ سر پر استعمال طیب و حنا بوجہ درد سر کرتے تھے نہ بغرض خضاب اور یہ بھی احتمال ہے
کہ بالوں کی سرخی اصلی ہو جیسا کہ بعض بالوں میں میلان سرخی پایا جاتا ہے۔ مگر تاویلین
نا تمام ہیں اور جواب اون صحابہ کی خبروں کا جو خضاب حضرت کے راوی ہیں اور بچشم خود
دیکھ کر بیان کیا ہے کچھ نہیں بن پڑتا۔ کما ملا علی قاری حنفی نے اور صحیح وہی ہے جو صاحب
نہا یہ لے لکھا ہے البتہ مختار یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی وقت خضاب کیا اور اکثر
اوقات ترک کیا پس جسے جو دیکھا اوسکی خبر کی اور وہ صادق ہے اور اسی طرح تطبیق
دی امام ابو ذری رحمہ اللہ نے جیسا کہ گذرا۔ اور لکھا علامہ ابوالحسنات رحمہ اللہ نے تطبیق میں لیکن

ورنہ مثل مردوں کے عورتوں کی بیعت میں دست بدست بیعت نہیں لیجائی زبانی معاہدہ ہوگا
 اور حالانکہ بوجہ محصومیت اچکوا جائز تھا اور ہمارے ان پیران زمان و مشائخ دوران کو جو ہم
 عدم محصومیت یہ فعل جائز نہیں مگر خود بدولت اچکوا فرشتہ سمجھتے ہیں بیعت کے علاوہ
 فاسقہ عورتوں سے پاچپی کراتے ہیں۔ اور ابو داؤد و نسائی میں عائشہؓ سے مروی ہے
 ایک عورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اسکی ہاتھ میں کتاب تھی (یعنی کتاب
 حضرت کو دینی لگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کنسج لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا
 مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتھ ہے اپنے اوس
 فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونوں کو منھدی سے رنگتی لیکن ہاتھ نہ سنی ناخن ہی سہی
 کچھ تو عورت و مرد میں فرق رہے۔ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس واسطے نہ لگاتی تھیں
 کہ حضرت کو اسکی یوزا پسند تھی اور دوسری عورتوں کے بارہ میں فرمانا کچھ مضائقہ نہیں
 جیسا کہ ابو داؤد میں کہ عیبت ہمام سے مروی ہے کہ حکم مرد اگر ہاتھ بانو میں منھدی لگا کر
 تاکہ عورت کے مشابہ ہو تو وہ محنت قابل شہر مدیر ہے اور حدیث میں ایسے مرد پر جو عورت
 کے مشابہت کرے اور ایسی عورت پر جو مردوں سے تشبہ پیدا کرے لعنت وارد ہوتی ہے
 سنن ابی داؤد میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربوہ و ایک محنت
 لایا گیا دو لون ہاتھ اور بانوں اوس نے منھدی سے رنگے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کیا حال ہے اسکا لوگ بولے تشبہ کرتا ہے یہ عورتوں کے ساتھ پس حکم دیا اوسکے واسطے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نکالایا نقیص کی طرف تو آپسے کہا گیا کیا ہم اسکو قتل کر دیں
 آپ نے فرمایا میں نازل ہوں۔ کے قتل کیسے۔ سنن ابی داؤد میں ہے کہ ایک شخص بوجہ
 نماز کے قتل سے بچ گیا مسلک مردوں کو حمام جیسے کی اجازت اور عورتوں کو سخت
 مانعت ہے۔ سنن ابی داؤد و ترمذی و دار ہی میں ام المومنین عائشہؓ سے مروی
 مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام جیسے منع کیا پر سخت دی

بیعت بیعت
 بین جان فان
 نقیل المذبح من
 الشفت بکونوا
 لایدل علی عدم
 بواجبہ فان
 نوزہ بوجہ غیبہ
 زائد علی انہ فی حق
 انہی۔ و لیکن
 خطاب کرنا مقید
 بانوں کا پس
 تحقیق دار دیو کی
 میں ابی داؤد میں
 جو لالت کرنا نہیں
 خطاب کے مشورہ
 ہونے کی تاکہ یہ
 جیسا کہ صحیحین میں
 میں حدیث
 ابی ہریرہؓ سے
 ہے کہ حدیث
 نے فرمایا تحقیق
 یہود و نصاری
 نہیں خطاب
 کرتے ہیں

لگاتی تھے ہر شب تین سلاٹیان اس آنگہ میں اور تین اوس آنگہ میں ابو داؤد میں ہے
 کہ آپ نے حکم فرمایا اٹھ روح کا لینے خوشبو دار کیا ہوا مشک سے۔ اور چاہیے کہ سلاٹیاں طاق
 ہوں خواہ طاق ہوں ہر ایک میں یا دونوں آنگہوں میں ملکر اور چاہیے کہ شروع کرے
 داہنی جانب سے۔ من اقل غلیو تر مسئلہ مستحب ہے کہ ہر کام میں ابتدا جانبِ راست
 سے کیجاوے چنانچہ حدیث عائشہ رضہ صدیقہ اسپر ناطق ہے جو اس رسالہ میں ہمیشہ
 لکھی گئی (مگر استنجا اور ناک صاف کرنے میں) بقیہ بیان زینت از قسم لغال و لباس
 مع اونکے انواع و اجناس کے اس رسالہ کے دوسرے حصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جائیگا
 واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ
 قائدہ اصول فقہ و حدیث میں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ قول فعل صحابی کا حدیث صحیح مرفوع کے
 مقابلہ میں حجت نہیں ہے کما علامہ محمد طاہر خفّی نے تجميع البحار میں والموقوف ماری عن
 الصحابی من قول او فعل متصل او منقطع وہو یسیر بحجتہ۔ موقوف وہ ہے جو روایت
 کیجاوے صحابی سے سنداً و سبباً متصل ہو یا منقطع حجت نہیں ہے ایسا ہی مقدمہ
 جامع ترمذی میں ہے مع یہی ہے کہ حجت نہیں ہے۔ اور امام نووی رحمہ نے مقدمہ
 صحیح مسلم میں کہا صحیح جدید قول امام شافعی کا یہی ہے کہ موقوف بحجت نہیں۔ اور امام
 ابن العام رحمہ قدوة الحنفیہ نے کہا ہمارے نزدیک لینے حنفیہ کے نزدیک حجت ہے
 جب تک کہ سنت کی نفی نہ کرے لیکن اگر سنت کے مخالف نہ ہو۔ اور امام شافعی نے
 الیمانی نے کہا تحقیق مقرر ہوئی ہے یہ بات کہ افعال و اقوال صحابہ کے حجت نہیں ہیں
 اور کما مذہب جمہور علماء کا یہی ہے حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سائر امت
 کی طرف سوائے محمد رسول اللہ کے کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ اونکے سوا کسی
 متابعت کا حکم فرمایا۔ ایسا ہی سلف کا دستور تھا کہ موقوف کو ترک کرتے اور پیش
 پر عمل کرتے یہ منقول ہے امام شافعی رحمہ سے بواسطہ کتاب ام کے حجة اللہ الباقی

اور اس کے مؤید علامہ بارون رحمہ اللہ نے قول امام ابن عبد البر رحمہ اللہ کا ناظرۃ الحق میں لکھا ہے
اور عن ہی ہے کہ سوائے رسول کے کوئی خطایہ معصوم و محفوظ نہیں خواہ کوئی ہو اور
کہیں ہو اور کیسا ہی ہو و ما یطعن عن الدوا ان ہو الادوی یوحی کسی شان ہے
اور صفت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ من کون آپ کا شریک ہے۔ جب یہ قاعدہ
اصول معلوم ہو چکا کہ قول و فعل صحابی بمقابلہ حدیث مرفوع حجت نہیں تو جو لوگ
اسے کم درجہ کے ہیں اور ان کا قول و فعل کب بقابلہ حدیث رسول صلعم لائق حجت و تسک
ہوگا۔ صاحب الخفاف النبلاء نے لکھا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ کے فوائد سے ہے کہ ابن
عمر رضی اللہ عنہ حدیث اعفاء لحدیث کے راوی میں مع ذلک بقدر قبضہ و اثر ہی رکھتے باقی کرتے
شاید یہ بات حضرت کی حدیث سے ہو گئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بقدر قبضہ سے زیادہ اثر ہی
ہوتی تراش ڈالتے ولیکن حدیث اعفاء لحدیث اسکی منکر ہے۔ مگر ابن عمر کے اتباع سنت
میں بہت حرائص ہونے کی وجہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ ان کو اسکی رحمت کا علم ہوگا
اور ایک روایت مرسل بیان کی جو ابو صالح سماں تک منتہی ہوئی ہے اور مجوز ہے
قص ہمارا و علی القبۃ کی اور کہا امام احمد و ابراہیم بخاری و شعبی و سفیان ثوری وغیرہم
اسکی رخصت کے قائل ہیں۔ محرم سطور کہتا ہے یہ تقریر اول سے آخر تک مشکوک و محدور
ہے بچند وجوہ۔ اول یہ کہ فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما مختص ہے حج و عمر کے ساتھ اسکے سوا غیر
ناہت ہے جیسا کہ صحیح بخاری ابو داؤد و نسائی آثار امام محمد رحمہ اللہ سے ثابت ہے اور یہ
ابو داؤد کی زیادہ تر تصحیح ہے ہمارے دعوے کی اور ثابت کرتی ہے کہ فی فعل مختص
ہجج و عمرہ تھا اور ابن عمر کے سوا اور صحابہ بھی کرتے تھے چنانچہ جابر سے روایت
ہے کہ ہم لوگ اپنے صحابہ حج و عمر کے سوا ہمیشہ ڈاکھ بیون کو چھوڑ دیتے تھے معلوم
ہوگا کہ یہ بھی اسکے خواص سے ہے اور اگر اس سے نہ احتجاج کیا جاوے بوجہ لفظ
سبال کے مضطرب و متحمل ہونے کے تو شہادت کتب اس حدیث مرقومہ بالا کافی ہو

اسکے مختص حج و عمرہ ہونے پر۔ دوئم فعل موقوف ہے بمقابلہ مرفوع محبت نہیں اور
 اگر حدیث جابر جو حکماً مرفوع ہو سکتی ہے تمہاری دلیل ہے تو یہی ہمارا دعوے
 اختصاص ہے اولیس ظلیس۔ سوم فرض کرو کہ حدیث جابر حکماً مرفوع ہے
 یا اثر ابن عمرؓ بوجہ کمال ابتاع سنت دال ہے اخذ فعل نبوی پر تاہم حدیث
 متفق علیہ جو دال ہے وجوب اعتقاد لمحیہ پر مقدم ہے بوجہ اصح واقوسے و احوط اور قولی
 ہونے کے اثر ابن عمرؓ پر چہاں یہ کہ حدیث اعفاء دال ہے وجوب پر اور اثر ابن
 عمرؓ حضرت یا جواز پر اور امر مقدم ہے اباحتہ پر حکم اصل انہ یقدم الامر علی الاباحتہ
 بخسبم یہ کہ حدیث اعفاء پر عمل کرنے میں احتیاط ہے اس واسطے مقدم ہو حکم اس اصل
 کے یقدم اقرب الی الاحتیاط ششم یہ کہ حدیث اعفاء کے مقوی دلائل بہت ہیں لہذا
 مقدم ہے حکم اس قانون کے انہ یقدم ما عقدہ دلیل آخر علی ما لم یعینہ ہفتم حدیث
 اعفاء قولے ہے لہذا ولیدم القول علی الفعل کے حکم سے مقدم ہے ہشتم یہ کہ حدیث
 اعفاء میں تصریح حکم عام طور پر بصیغہ جمع ہے بخلاف اثر ابن عمرؓ کہ مختص و غیر مختص
 ہونے میں محتمل غیر مصرح ہے لہذا بحکم قانون انہ یقدم ما کان فیہ التصریح بالحکم علی ما لم
 یکن کذا لک کے مقدم ہے نہم بوجہ عمل اکثر سلف و ہم بوجہ موافق ہونے عمل خلفاء
 راشدین کے انہ یقدم ما عمل علیہ اکثر السلف علی ما لیس کذلک۔ و انہ ان یکون
 موافقا لعل الخلفاء الاربعہ دون الآخر۔ غرضکہ دلائل عقلی نقلی بے شمار ہیں
 بخوف طول ترک کے اور حدیث البصالح سنان مرسل ہو اور یہ بمقابلہ سند غیب
 مقبول ہے غیر منکر ڈارشی کتر نادرا سی ہی جائز نہیں حکم حدیث انحضرت جو کہ مختص
 میں ہو وہو المطلوب فقط



کتاب بیوی

ایک جامعہ اسلامی

